قال رسول الله لولا علی لما کان لفاطمة کفو

الحمد لله که زین یافت بسعادت تمامی این کتاب لطیف مختصر شریف و موجز منیف

مسمی به

کحل الناظرین فی تفضیل الزهراء علی الانبیاء والمرسلین

در سنه ۱۳۰۲ هجری

از نتایج افکار بدیع انظار زبده اخیار سرمد اتقیا رفیع مقدار المحلی بالفواضل والفضائل المتخلی عن الذمایم والرذائل السید الحسیب المتوحد الزکی الذکی المتوقد المرضی المرتضی شفیقنا السید محمد مرتضی نصر الله ریاض افاداته بمجده و آله

مطبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فضّل فاطمہ علیٰ نساء العالمین ثم شرفہا بعد ابیہا
وبعلہا والائمۃ من بینہا علیٰ جمیع المخلوقین حتی فاق فضلہا علی
ملائکتہ المقربین وعلیٰ انبیائہ المرسلین وصلی اللہ علی محمد
وعلیٌّ سیّدی اہل السماء والارضین وعلی آلہما الذین ہم مثلہما
سادات الخلائق اجمعین ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائہم الکافرین
وعلی الاشقیاء الذین کانوا لفضلہم منکرین اما بعد کہتا ہے بندۂ اذل
مخلوقات واضعف عباد خدا محمد بن حسن علی المرتضیٰ حشرہما اللہ فی احسن مالہما مع
جدیہما محمد وعلی المرتضیٰ جون پوری مسکناً وکربلائی مدفناً انشاء اللہ تعالیٰ کہ احادیث
متظافرہ وروایات متکاثرہ سے فضیلت ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی
انبیاء اولوالعزم وغیرہم علیہم السلام پر بخوبی ثابت ہے اور اخبار اہلبیت اطہار اس
باب میں اس قدر حد تواتر اور تکاثر کو پہونچے ہین کہ جنکا احصا و شمار غیر ممکن ہے اور
جناب ملا محمد باقر مجلسی عطر اللہ مضجعہ ونور مہجعہ کتاب بحار میں تحریر فرماتے ہین

لا یابی ذالک الا جاهل بالاخبار یعنی نہ انکار کریگا اسکا مگر جاہل بالاخبار اور
آگاہ ہو کہ اس باب مین علمار رضوان اللہ علیہم نے خاص کتابین بھی تصنیف کین
مگر ابتک باوجود دلالت احادیث واخبار جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا کی ایسی فضیلت
مین کوئی کتاب تالیف نہین ہوئی لہذا اس عبد ذلیل نے لرفع الارتیاب و
نیل الثواب موافق اپنی استعداد کے بہزار دقت وکوشش باوجود عدم موجودگی
کتب احادیث بفحوائے ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند کتب موجودہ سے یہہ رسالہ
خاص جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا کی فضیلت مین جمع کیا اور اگرچہ فضیلت مین
اون معظمہ کے احادیث بکثرت وارد ہوئی ہین مگر مینے مخصوص اونہین احادیث کو جنسے
فضیلت حضرت کی انبیار پر ثابت ہوتی ہے خواہ دلالت اونکی بالمطابقہ ہو یا بالالتزام
نقل کرکے نام اس وجیزۂ مختصرہ کا تفضیل الزہرا علی الانبیار اور نام تاریخی کحل الناظرین
رکھا حضرات ناظرین وارباب علم ویقین کی خدمات مین التماس ہے کہ زلل الفاظ و
خطائے معانی پر زبان طعن نکھولین بلکہ بفحوائے المؤمن اخ المؤمن اصلاح دیکر
برادرنوازی فرمائین اور اس حقیر کو بدعائے خیر یاد کرین اور واضح ہو کہ چونکہ مین نے
احادیث کتب معتبرہ سے نقل کی ہین لہذا ذکر اسمار رواۃ روماً للایجاز والاختصار
حذف کیا اور اسمار کتب احادیث اگرچہ اپنے محال پر بیان ہونگی مگر بالاجمال یہہ ہین
کتاب تفسیر علی بن ابراہیم کتاب تفسیر امام حسن عسکری کتاب بصائر الدرجات
کتاب کافی کتاب علل الشرائع کتاب معانی الاخبار کتاب اکمال الدین کتاب
عیون اخبار الرضا کتاب امالی شیخ صدوق کتاب جامع الاخبار کتاب صحیفۃ الرضا
کتاب ارشاد شیخ مفید کتاب امالی شیخ طوسی کتاب بحار الانوار جلد ثالث کتاب العدل
والمعاد وجلد سابع کتاب الامامہ وجلد ثامن کتاب الفتن وجلد تاسع فی احوال

کتاب غایة المرام کتاب مدینة المعاجز کتاب معالم الزلفی کتاب نزہة الابرار کتاب
وسائل الشیعة جلد اول کتاب انوار نعمانیہ کتاب مقتل عوالم کتاب نفس الرحمان
دعار کتاب زاد المعاد اور مرتب کیا مین نے اپنی اس کتاب کو دس فصلون پر
اور فہرست اوسکی یہہ ہے وباللہ التوفیق وہو المستعان

فصل اوّل اس بیانمین کہ نور جناب سیدہ نور خدا سے ہے اور قبل خلقت انبیاءؑ اور طینت حضرت کی اور جناب رسول خدا و ائمہ ہدا صلوات اللہ علیہم کی ایک ہے کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۲۴۹) مین ہے عن جابر عن ابی جعفر قال قال ان اللہ تعالیٰ خلق اربعة عشر نورا من نور عظمتہ قبل خلق آدم باربعة عشر الف عام فھی ارواحنا فقیل یابن رسول اللہ عدّھم باسمائھم فمن ھؤلاء الاربعة عشر نورا فقال ھو محمّد وعلی وفاطمة والحسن والحسین وتسعة من ولد الحسین تاسعھم قائمھم ثم عدّھم باسمائھم الحدیث جابر نے جناب امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہ خداے تعالےٰ نے چودہ نور کو اپنے نور عظمت سے قبل خلقت آدمؑ چودہ ہزار برس پیدا کیا ہے پس وہ ہماری روحین ہین پس پوچھا حضرت سے کہ اے فرزند رسول خدا آپ اون اسماء مبارک کو شمار فرمائین کہ وہ کون سے چودہ نور ہین حضرت نے فرمایا کہ وہ محمّدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور نو فرزندان حسین ہین کہ نوان اونکا قائم ہے صلوات اللہ علیہم پھر اونکے نام کو بھی حضرت نے شمار کیا **اقول** ناظرین پر ظاہر ہے کہ یہ حدیث اور اسیطرح احادیث دیگر جو اس فصل مین مذکور ہونگی مقام اظہار شرف و منزلت چہاردہ معصومین مین وارد ہوئی ہین انسے معلوم ہوتا ہے کہ ان

حضرات کو تقدم بالشرف تمام خلق پر کہ انبیا بہی اونمین ہین حاصل ہو پس افضلیت
چاردہ معصوم کی انبیا پر واضح ہوئی ورنہ تفضیل مفضول لازم آتی ہے اور اگر تقدم
خلق معصومین دلالت فضیلت و افضلیت پر نکرے تو ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہو اور
یہہ دونون امر قبیح ہین عقلاً یہہ ہے بیان اجمالی جو ان احادیث مین مشترک ہو
اور کل احادیث مین جاری ہوتا ہے اور بعضی احادیث کو دلالت اس مطلوب پر
اور وجوہ سے بہی ہے کہ اونکی تصریح آیندہ مذکور ہوگی فافہم کتاب بحار الانوار
جلد سابع صفحہ (۲۵۳) مین کتاب اکمال الدین سے نقل کیا ہے عن المفضل
قال قال الصادق ان اللہ تبارک وتعالیٰ خلق اربعۃ عشر نورا قبل خلق
الخلق باربعۃ عشر الف عام فہی ارواحنا فقیل لہ یابن رسول اللہ و
من الاربعۃ عشر فقال محمد وعلی و فاطمۃ والحسن والحسین و
الائمۃ من ولد الحسین اخرہم القائم الذی یقوم بعد غیبتہ
فیقتل الدجال ویطہر الارض من کل جور وظلم مفضل سی منقول ہو
کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ بتحقیق کہ خدائے تعالےٰ نے خلق کیا چودہ
نورونکو قبل پیدا کرنے خلق کے چودہ ہزار برس پس وہ سب ہماری روحین ہین
پوچہا حضرت سے کہ اے فرزند رسول خدا وہ کون چودہ حضرات ہین تو حضرت
نے فرمایا کہ وہ محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین اور ائمہ فرزندان حسین کے
ہین صلوات اللہ علیہم کہ آخر اونکا قائم ہے کہ بعد اپنے غیبت کے قیام کریگا اور قتل
کریگا دجال کو اور پاک کریگا زمین کو ہر ایک ظلم وجور سے کتاب بحار الانوار
جلد رابع عشر مین کافی سے اور جلد سابع مین کتاب مشارق الانوار سے نقل کیا
ہے اور عبارت اول کی یہہ ہے عن محمد بن سنان قال کنت عند ابی جعفر
الثانی علیہ السلام فاجریت اختلاف الشیعۃ فقال یا محمد ان اللہ

تبارك وتعالى لم يزل متفرداً بوحدانيته ثم خلق محمداً وعلياً وفاطمة
فمكثوا الف دهر ثم خلق جميع الاشياء فاشهدهم خلقها واجرى
طاعتهم عليها وفوض امورها اليهم فهم يحلون ما يشاؤن ويحرمون
ما يشاؤن ولن يشاؤا الا ان يشاء الله تبارك وتعالى ثم قال يا محمد
هذه الديانة التي من تقدمها مرق ومن تخلف عنها محق ومن لزمها
لحق خذها اليك يا محمد محمد بن سنان سے منقول ہے کہا اوسنے کہ مین خدمت
جناب امام محمد تقی صلوات اللہ علیہ مین حاضر تہا کہ مین نے اختلاف شیعہ کو ذکر
کیا پس فرمایا حضرت نے کہ اے محمد بتحقیق کہ خدائے تعالے اپنی وحدانیت مین ہمیشہ
منفرد تہا پہر خلق کیا محمد و علی و فاطمہ صلی اللہ علیہم کو پس ٹہرے یہہ حضرات ہزار
زمانہ پہر خلق کیا جمیع اشیاء کو پس گواہ کیا ان حضرات کو اوسکی خلقت پر اور جاری
کیا فرمان برداری کو ان حضرات کی سب پر اور تفویض کیا امور کو اون سب کی طرف
ان حضرات کے پس یہہ حضرات حلال کرتے ہین جو چاہتے ہین اور حرام کرتے ہین
جو چاہتے ہین اور ہر آئینہ نہین چاہتے یہہ حضرات مگر یہہ کہ خدائے تبارک وتعالی
چاہتا ہے اے محمد یہہ وہ دینداری ہے کہ جسنے اس سے تقدم کیا دین سے خارج ہوا
اور جسنے اس سے تخلف کیا ہلاک ہوا اور جسنے لیا اوسکو ملحق ہوا اے اس دینداری کو
اپنی طرف اے محمد **اقول** تقریب دلیل اس حدیث مین علاوہ اوس عنوان کلی
کے جو جملہ احادیث فصل اول مین جاری ہوتا ہے یہہ ہے کہ حدیث مذکور دلالت
کرتی ہے اس امر پر کہ طاعت چہاردہ معصومین علیہم السلام کی جملہ خلق پر و منہم
الانبیاء جاری کی گئی اور امور جملہ خلق مفوض ان حضرات پر کیے گئے وہو عین المطلوب
کتاب **علل الشرائع** مین ہے اور کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین اسی کتاب سے
ونیز مصباح الانوار سے بحدیث جناب امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ و ابائہ الابرار

[illegible]

عليه السلام قال قلت له لم سميت فاطمة الزهراء زهراء فقال

لان الله عز وجل خلقها من نور عظمته فلما اشرقت اضائت

السماوات والارض بنورها وغشيت ابصار الملائكة وخرت

الملائكة لله ساجدين وقالوا الٰهنا وسيدنا ما هٰذا النور

فاوحى الله اليهم هٰذا نور من نوري اسكنته في سمائي خلقته

من عظمتي اخرجه من صلب نبي من انبيائي افضله على جميع

الانبياء واخرج من تلك النور ائمة يقومون بامري يهدون الى

حقي واجعلهم خلفائي في ارضي بعد انقضاء وحيي جابر نے جناب

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہا اونھون نے کہ مین نے عرض کیا

خدمت مین حضرت کی کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نام زہرا کیون رکھا گیا فرمایا حضرت

نے اسلیے کہ خدائے عز وجل نے خلق کیا جناب سیدہ کو اپنے نور عظمت سے پس

جبکہ چمکا نور حضرت کا تو آسمان و زمین بسبب نور سیدہ کے روشن ہوگئی اور خیرہ

ہوگئیں آنکھین ملائک کی اور جھک گئے ملائکہ خدا کے سجدہ کرنیکو اور عرض کیا کہ خداوندا

اور اے سید ہمارے یہہ کیسا نور ہے تو وحی کی خدا نے اونکی طرف کہ یہہ ایک نور ہے میرے

نور سے جگہہ دی ہے مین نے اوسکو اپنے آسمان پر خلق کیا ہے مین نے اوسے اپنے

نور عظمت سے نکالونگا مین اوسکو صلب سے ایک نبی کے اپنے انبیاء سے فضیلت

دونگا اوسکو تمام انبیاء پر اور نکالونگا مین اوس نور سے ائمہ کو کہ میرے امر کو قائم کرینگے

اور میرے حق کیطرف ہدایت کرینگے اور گردانونگا مین اونکو خلیفہ اپنا اپنی زمین مین

بعد منقضی ہونے اپنے وحی کے **اقول** اس حدیث مین علاوہ اوس عنوان کلی کے

جو مذکور ہوا تفضیل نور جناب سیدہ و جمیع انبیاء پر بتصریح مذکور ہے لکن مشتبہ ہے کہ لفظ

ہوتا ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ رجوع اس ضمیر کا بھی مانند ضمائر سابقہ طرف نور حضرت
فاطمہ زہرا علیہا کے ہوا اور یہہ احتمال موافقت ماقبل ومابعد سے رکھتا ہے اور قطع نظر
اسکے نور جناب فاطمہ زہرا ہمیشہ حذا لفحوائے حدیث مذکور زیادہ تر مقام قرب خدا
مین انوار طیبہ انبیاء علیہم السلام سے ہے اسیوجہہ سے ملائکہ نے اوسکی عظمت سے
متحیر ہوکر سوال کیا پس دلالت تفضیل جناب سیدہ پر بوجہ اکمل اس حدیث سے
حاصل ہے کتاب جامع الاخبار مین ہے عن علیؑ بن ابی طالب قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول ان اللہ تبارک
وتعالیٰ خلقنی وخلق علیاً وفاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام
من نور جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت
نے کہ سنا مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق
کہ خدائے تعالےٰ نے خلق کیا مجھہ کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو
ایک نور سے اقول واضح ہو کہ اتحاد انوار خمسہ نجبا فضیلت تامہ ہے پس حکم بھی
متحد ہوگا یعنی جسطرح افضلیت انوار محمدؐ وعلیؑ وحسنین علیہم السلام جملہ انوار انبیاء وغیرہم
پر ثابت ہے اسی طرح نور جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا کا بھی حکم ہوگا فلا تغفل
کتاب بحار الانوار جلد عاشر وجلد سابع صفحہ (۲۴۹) مین ہے عن ابی
محمد العسکری عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم لما خلق اللہ آدم وحوا تبجترا فی الجنۃ فقال
آدم لحوا ما خلق اللہ خلقا ھو احسن منا فاوحی اللہ عز وجل الی
جبرئیل ان ائت بعبدی فی الجنۃ الفردوس الاعلیٰ فلما دخلا
الفردوس نظرا الی جاریۃ علی درنوک من درانیک الجنۃ علی راسہا

حسن وجهها قال آدمؑ حبیبی جبرئیل من هذه الجاریة التی قد
اشرقت الجنان من حسن وجهها فقال هذه فاطمةؑ بنت محمدؐ
نبی من ولدک یکون فی آخر الزمان قال فما هذا التاج الذی علی
راسها قال بعلها علی بن ابی طالب قال فما القرطان اللذان
فی اذنیها قال ولداها الحسن والحسین قال حبیبی جبرئیلؑ
اخلقوا قبلی قال هم موجودون فی غامض علم اللہ عز وجل
قبل ان تخلق باربعة آلاف سنة جناب امام حسن عسکری علیہ السلام
نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے کہ جبکہ خلق کیا خدا نے آدمؑ و حوّا علیہما السلام کو تو افتخار کیا اون
دونون نے جنت مین پس کہا آدمؑ نے حوّا سے کہ نہین خلق کیا ہے خدا نے کسی
خلق کو جو ہم سے بہتر ہو تو وحی کی خدا نے طرف جبرئیل کے کہ لیجاؤ میرے
ان دونون بندون کو فردوس اعلی مین پس جبکہ آدم و حوا داخل ہوے
فردوس مین دیکھا اون دونون نے طرف ایک دختر کے ایک فرش پر فرشہائے
جنت سے سر پر اوس معظمہ کے ایک تاج تھا نور کا اور دونون کانون مین اونکے
دو گوشوارے نور کے تھے تحقیق کہ روشن ہو گئی تھی جنت اون حضرت کے چہرہ کے
نور سے تو کہا آدم نے کہ اے حبیب میرے جبرئیل یہہ کونسی دختر ہے کہ اسکے چہرہ کے
نور سے بہشت روشن ہو گئی ہے تو کہا جبرئیل نے کہ یہہ فاطمہؑ بنت محمدؐ نبی ہے
تمہاری اولاد سے کہ ہونگی آخر زمانہ مین کہا آدمؑ نے کہ یہہ تاج کیسا ہے اسکے سر پر
کہا جبرئیل نے کہ شوہر اس معظمہ کے علی ابن ابی طالب ہین کہا آدمؑ نے کہ یہہ
گوشوارے کیسے ہین جو اسکے کانون مین ہین کہا جبرئیل نے کہ دو نو بیٹے اس معظمہ کے

حسن وحسین ہین کہا حضرت آدم نے کہ حبیب میرے جبرئیل یہہ سب مجھسے
پہلے پیدا ہوئے ہین کہا جبرئیل نے کہ یہہ سب موجود ہین خدا کے مخفی علم مین
چار ہزار برس قبل اسکے کہ تم خلق ہو اقول اس حدیث مین تفضیل نور
جناب سیدہ و آدم وحوا پر تصریح مذکور ہے اور یہہ مستلزم تفضیل سائر انبیاء کی
بھی ہے لعدم الفرق نور محمدی اس سے مستثنیٰ ہے والا لزم الخرق علامہ
محمد ہاشم علیہ الرحمہ نے کتاب غایۃ المرام مین اور کتاب معالم الزلفیٰ صفحہ
۲۴۹ مین مصباح الانوار شیخ طوسی علیہ الرحمہ سے بحدیث طویل انس بن
مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب نے مخاطب ہوکر
اپنے چچا عباس سے یا عم قد خلقنی اللہ وخلق علیا وفاطمۃ والحسن
والحسین قبل ان یخلق آدم بالفی عام حین لا سماء مبنیۃ ولا
ارض مدحیۃ ولا جبال مرسیۃ ولا بحار مجریۃ ولا ریاح مسریۃ
ولا شمس مضیئۃ ولا قمر منیر ولا نور ولا جنۃ ولا نار فقال لہ
العباس کیف بدأ خلقکم یا رسول اللہ قال یا عم لما اراد ان
یخلقنا تکلم کلمۃ خلق منہا نورا ثم تکلم اخریٰ فخلق منہا روحا
ثم مزج النور بالروح فخلقنی ثم خلق علیا وخلق فاطمۃ والحسن
والحسین وکنا نسبحہ حین لا تسبیح ونقدسہ حین
لا تقدیس فلما اراد اللہ ان ینشئ الصنعۃ فتق نوری فخلق منہ
العرش فالعرش من نوری ونوری من نور اللہ ونوری افضل
من العرش ثم فتق نور اخی علی بن ابی طالب علیہ السلام
فخلق منہ الملائکۃ والملائکۃ من نور علی ونور علی من
نور اللہ وعلی بن ابی طالب افضل من الملائکۃ ثم فتق نور ابنتی

فاطمة فخلق منه السّمٰوٰت والارض فالسّمٰوٰت والارض
من نور ابنتی فاطمة ونور ابنتی فاطمة من نور الله وابنتی فاطمة
افضل من السّمٰوٰت والارض ثم فتق نور ولدی الحسن فخلق
منه الشمس والقمر فالشمس والقمر من نور الحسن ونور ولدی
الحسن من نور الله والحسن افضل من الشمس والقمر ثم فتق
نور ولدی الحسین فخلق منه الجنّة والنّار والحور العین
والولدان فالجنّة والنّار والحور والولدان من نور ولدی
الحسین فنور ولدی الحسین من نور الله وولدی الحسین
افضل من الجنّة وما فیها وافضل من النّار وما فیها ثم امر الله
الظلمات ان تمر بسحائب الظلم فاظلمت السّمٰوٰت علی
الملائکة فضجّت الملائکة بالتسبیح والتقدیس وقالت
الهنا وربّنا وخالقنا منذ خلقتنا وعرفتنا هذه الاشباح
لم نر بؤسا فبحقّ هذه الاشباح الّا ما کشفت عنّا
هذه الظلمة فاخرج الله تعالیٰ من نور ابنتی قنادیل فعلّقها
فی بطنان العرش فازهرت السّمٰوٰت والارض ثم اشرقت
بنورها فلاجل ذالک سمّیت الزّهراء فقالت الملائکة الهنا
وسیّدنا لمن هذا النور الّذی اشرقت به السّمٰوٰت والارض
فاوحی الله تعالیٰ الی الملائکة هذا نور اخترعته من نور جلالی
وجمالی لامتی فاطمة بنت حبیبی محمّد وزوجة ولیّی واخی
نبیی وابی حججی علی عبادی علیّ بن ابی طالب اشهدکم
یا ملائکتی انّی قد جعلت ثواب تسبیحکم وتقدیسکم

لهذه المرأة وشيعتها الى يوم القيامة فقالوا شهدنا بذالك
یارب الحدیث یعنی اے چچا بتحقیق کہ پیدا کیا خدا نے مجھ کو اور علی اور
فاطمہ اور حسن اور حسین کو دو ہزار برس پہلے آدمؑ سے اوسوقت کہ نہ آسمان بنا
لیا گیا تھا اور نہ زمین بچھائی گئی تھی اور نہ پہاڑ قائم کیے گئے تھے اور نہ دریا
جاری کیے گئے تھے اور نہ ہوائین چلائی گئی تھین اور نہ آفتاب روشن تھا اور نہ
ماہتاب منور تھا اور نہ تاریکی تھی اور نہ روشنی تھی اور نہ بہشت تھی اور نہ جہنم تھا
پس کہا عباس نے کہ کیونکر ابتدائے خلقت تمہاری تھی اے رسول خداؐ فرمایا
کہ اے چچا جبکہ ارادہ کیا خدا نے کہ خلق کرے ہم کو کلام کیا ایک کلمہ سے کہ خلق کیا
اوس سے ایک نور کو پھر دوسری بار کلام کیا تو خلق کیا اوس سے روح کو پھر مخلوط کیا
نور کو روح سے پس خلق کیا مجھے پھر علی کو اور خلق کیا فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور ہم
تسبیح خدا اوسوقت کرتے تھے کہ نہین تسبیح کیا جاتا تھا اور تقدیس کرتے تھے ہم اوسکی
اوسوقت کہ نہین تقدیس کیا جاتا تھا پس جبکہ ارادہ کیا خدا نے کہ پیدا کرے خلقت کو
شگافتہ کیا میرے نور کو اور خلق کیا اوس سے عرش کو تو عرش میرے نور سے ہے
اور نور میرا خدا کے نور سے ہے اور نور میرا افضل ہے عرش سے پھر شگافتہ کیا
نور کو میرے بھائی علیؑ بن ابی طالب کے اور خلق کیا اوس سے ملائکہ کو پس ملائکہ
نور علی سے ہین اور نور علیؑ خدا کے نور سے ہے اور علیؑ بن ابی طالب افضل ہین
ملائکہ سے پھر شگافتہ کیا میری بیٹی فاطمہ کے نور کو اور خلق کیا اوس سے آسمان و
زمین کو پس آسمان و زمین میری بیٹی فاطمہ کے نور سے ہے اور نور میری بیٹی فاطمہ کا
خدا کے نور سے ہے اور بیٹی میری فاطمہ افضل ہے آسمان و زمین سے پھر شگافتہ
کیا میرے فرزند حسن کے نور کو اور خلق کیا اوس سے آفتاب و ماہتاب کو پس آفتاب
و ماہتاب نور حسن سے ہے اور نور میرے فرزند حسن کا خدا کے نور سے ہے اور حسن

افضل ہے آفتاب و ماہتاب سے پھر شگافتہ کیا میرے فرزند حسین کے نور کو اور
خلق کیا اوس سے جنّت اور جہنّم اور حور العین اور ولدان کو پس جنّت اور جہنّم حور اور
ولدان میرے فرزند حسین کے نور سے ہین اور نور میرے فرزند حسین کا خدا کے
نور سے ہے اور فرزند میرا حسین افضل ہے جنّت سے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے اور
افضل ہے جہنّم سے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے پھر حکم کیا خدا نے ظلمات کو کہ لیجائے
ابرہائے ظلمت کو پس تاریک ہو گئے آسمان ملائکہ پر تو فریاد کی ملائکہ نے ساتھ
تسبیح اور تقدیس کے اور کہا کہ خداوندا اور اے رب اور خالق ہمارے جب سے
تو نے ہمین خلق کیا ہے اور پہنچوایا ہے ان ابدان نورانیہ کو نہین دیکھی ہم نے سختی
پس واسطے انہین ابدان نورانیہ کا کہ کھولدے ہم سے اس تاریکی کو تو نکالین خداوند
عالم نے قندیلین میری بیٹی کے نور سے اور لٹکایا اونہین درمیان عرش مین
تو روشن ہوئے آسمان و زمین پھر منوّر ہوئے بسبب نور سیدہ کے تو اسی وجہ سے
نام رکھی گئی زہرا پس کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار اور اے سید ہمارے یہہ کس کا
نور ہے جس سے آسمان و زمین روشن ہو گئے تو وحی کی خدا نے طرف ملائکہ کے
کہ یہہ وہ نور ہے کہ مین نے اپنے نور جلال و جمال سے شگافتہ کیا ہے واسطے اپنی کنیز
فاطمہ کے کہ بیٹی ہے میرے حبیب محمد مصطفیٰ کی اور زوجہ ہے میرے اوس ولی کی
کہ بھائی ہے میرے نبی کا اور باپ ہے میری حجتون کا جو میرے عباد پر ہوگی علی بن
ابی طالب ہے گواہ کرتا ہون مین اے ملائکہ میرے کہ گردانا مین نے ثواب تمہاری تسبیح
اور تقدیس کا واسطے اس عورت کے اور اسکی شیعہ کے قیامت تک پس عرض کیا
ملائکہ نے کہ ہم گواہ ہوئے اسپر **اقول** دلالت حدیث مذکور کی تفضیل نور فاطمہ
زہرا پر کالنور علی شاہق الطور ظاہر ہے بکمال ظہور اور یہہ فضیلت مستلزم فضیلت
ہے وھو المطلوب کتاب جامع الاخبار فصل فضائل النبی مین ہے عن

جابر بن عبد الله الانصاري قال سمعت رسول الله يقول ان الله
خلقني وخلق عليا وفاطمة والحسن والحسين والائمة من نور فعصر
ذالك النور عصرة فخرج منه شيعتنا فسبحنا فسبحوا وقدسنا فقد
سوا وهللنا فهللوا ومجدنا فمجدوا ووحدنا فوحدوا ثم خلق الله
السماوات والارضين وخلق الملائكة فمكثت الملائكة مائة عام
لا تعرف تسبيحا ولا تقديسا ولا تمجيدا فسبحنا فسبحت شيعتنا
فسبحت الملائكة لتسبيحنا وقدسنا فقدست شيعتنا فقدست
الملائكة لتقديسنا ومجدنا ومجدت شيعتنا فمجدت الملائكة
لتمجيدنا ووحدنا فوحدت شيعتنا فوحدت الملائكة لتوحيدنا
وكانت الملائكة لا تعرف تسبيحا ولا تقديسا من قبل تسبيحنا
وتسبيح شيعتنا فنحن الموحدون حين لا موحد غيرنا وحقيق
على الله تعالى كما اختصنا واختص شيعتنا ان ينزلنا في اعلى
عليين ان الله سبحانه وتعالى اصطفانا واصطفى شيعتنا من قبل
ان نكون اجساما فدعانا واجبنا فغفر لنا ولشيعتنا من قبل ان
نسبق ان نستغفر الله جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہا اونہون
نے سنا مین نے جناب رسول خدا سے کہ فرماتے تھی کہ خدا ے تعالے نے خلق کیا
مجھ کو اور خلق کیا علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور ائمہ کو ایک نور سے پس نچوڑا
اوس نور کو تو نکلا اوس مین سے شیعہ ہمارے تو تسبیح کی ہمنی پھر تسبیح کی ہمارے
شیعون نے اور تقدیس کی ہمنے پھر اونھون نے تقدیس کی اور ہمنے تہلیل کی تو
اونھون نے تہلیل کی اور تمجید کی ہمنے پھر اونھون نے تمجید کی اور ہمنے توحید کی پھر
اونھون نے توحید کی پھر خلق کیا خدا نے آسمان و زمین کو اور خلق کیا ملائکہ کو پس

رہے ملائکہ اس حال پر سو برس کہ نہ جانتے تھے تسبیح کو اور نہ تقدیس کو اور نہ تمجید کو پھر ہمنے
تسبیح کی پھر تسبیح کی ہمارے شیعون نے تب تسبیح کی ملائکہ نے بسبب ہماری تسبیح
کے اور تقدیس کی ہمنے پھر تقدیس کی ہمارے شیعون نے تب تقدیس کی ملائکہ نے
ہماری تقدیس کیوجہہ سے اور تمجید کی ہمنے پھر تمجید کی ہمارے شیعون نے تب تمجید کی
ملائکہ نے ہماری تمجید کیوجہہ سے اور توحید کی ہمنے پھر توحید کی ہمارے شیعون نے
تب توحید کی ملائکہ نے ہماری توحید کیوجہہ سے اور ملائکہ نہین جانتے تھے تسبیح کو
اور نہ تقدیس کو پہلے ہماری تسبیح اور ہمارے شیعون کی تسبیح سے پس ہم موحد خدا
ہین اوسوقت کہ نتھا کوئی موحد سواے ہمارے اور سزاوار ہے اور حق ہے خدا پر
کہ جیسا ہم کو مختص کیا اور مختص کیا ہمارے شیعون کو یہہ کہ جگہہ دی ہم سب کو جنت
فردوس مین تحقیق کہ خداوند عالم نے برگزیدہ کیا ہم کو اور برگزیدہ کیا ہماری شیعونکو
پہلے اسکے کہ ہون اجسام پس دعوت کی ہماری تو جواب دیا ہمنے اور بخش دیا ہم کو
اور ہمارے شیعون کو قبل اسکے کہ سبقت استغفار کی کرین ہم سب خدا سے
کتاب بحار الانوار جلد ثالث مین ہے عن ابی هريرة رض قال سمعت رسول الله
يقول لعلیّ الا ابشرك يا علی قال بلى بابی و امیّ يا رسول الله قال انا
وانت وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام خلقنا من طينة
واحدة وفضّلت منها فضلة فجعل منها شيعتنا ومحبّونا فاذا كان
يوم القيامة دعى الناس باسمائهم واسماء امّهاتهم ما خلا نحن
وشيعتنا ومحبينا فانّهم يدعون باسمائهم واسماء ابائهم
ابوہریرہ رض سے منقول ہے کہا اوسنے کہ سنا مین نے جناب رسول خدا سے
کہ فرماتے تھے جناب امیر سے کہ آیا نہ بشارت دون مین تم کو اے علی عرض کیا
حضرت نے کہ ہان ارشاد فرمائین اے رسول خدا میرے باپ مان آپ پر

فدا ہون فرمایا حضرت نے کہ مین اور تو اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام خلق کیے
گئے ہین ایک مٹی سے اور فاضل مٹی جو بچی تھی اوس سے شیعہ اور محب ہمارے بنائے گئے
پس جبکہ قیامت ہوگی تو پکارے جائینگے لوگ اپنے نامون سے اور اپنے ماؤن کے
نام سے سوائے ہمارے اور ہمارے شیعہ اور محب کے پس تحقیق کہ یہہ سب پکارے
جائینگے اپنے نامون سے اور اپنے آبا کے نام سے کتاب بصائر الدرجات مین ہے
عن سلیمان قال سئلت اباعبداللہ عن قول اللہ تعالیٰ سدرۃ المنتھی
وقوله اصلها ثابت وفرعها فی السماء فقال رسول اللہ واللہ جذرها و
علیّ ذروها وفاطمة فرعها والائمة اغصانها وشیعتهم اوراقها
قال قلت جعلت فداك فما معنی المنتھی قال الیها واللہ انتھی الدین
من لم یکن من الشجرۃ فلیس بمؤمن ولیس لنا شیعة سلیمان سے منقول ہے
کہ اوسنے کہ سوال کیا مین نے جناب امام جعفر صادقؑ سے قول خدائے تعالے
سدرۃ المنتھی اور اوسکے قول اصلها ثابت وفرعها فی السماء سے تو فرمایا کہ واللہ
جناب رسول خدا اصل اوس درخت کی ہین اور علیؑ بلندی اوسکی ہین اور فاطمہ
فرع اوسکی ہین اور ائمہ شاخین اوسکی ہین اور شیعہ ان حضرات کے پتے اوس درخت
کے ہین کہا راوی نے کہ عرض کیا مین نے کہ میری جان آپ پر سے فدا ہو کیا
معنی ہین منتھی کے فرمایا کہ واللہ اوسی کیطرف منتھی ہوا ہے دین جو شخص کہ نہو اوس
درخت سے وہ مومن نہین ہے اور نہ ہمارا شیعہ ہے اعلاہم ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
نے کتاب بحار الانوار جلد سابع باب بخصم الشجرۃ الطیبۃ فی القران مین مثل اسی
حدیث کے احادیث سندہائے مختلفہ سے نقل کیے ہین کتاب مقتل عوالم
صفحہ (۳) مین ہے عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ یا سلمان ان خلقنی
اللہ من صفاء نورہ فدعانی فاطعته وخلق من نوری علیا فدعاہ اسلیٰ

طاعته فاطاعه وخلق من نوری و نور علی فاطمة فدعاها فاطاعته
وخلق منی ومن علی ومن فاطمة الحسن والحسین فدعاهما فاطاعاه
فسمانا الله عز وجل بخمسة اسماء من اسمائه فالله المحمود وانا محمد والله
العلی فهذا علی والله فاطر وهذه فاطمة والله الاحسان وهذا حسن
والله المحسن وهذا الحسین ثم خلق من نور الحسین تسعة ائمة
فدعاهم فاطاعوه قبل ان یخلق الله سماء مبنیة او ارضا مدحیة
او هواء او ماء او ملکا او بشرا وکنا بعلمه انوارا نسبحه ونسمع
له ونطیع سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا اونھون نے کہ فرمایا
جناب رسول خدا نے کہ اے سلمان خلق کیا خدا نے مجھے اپنے خالص نور سے اور
دعوت کی میری یعنی بلایا مجھ کو تو مین نے اطاعت کی اوسکی اور خلق کیا میرے نور سے
علی کو اور دعوت کی اوسکی تو اطاعت کی اوسنے خدا کی اور خلق کیا میرے نور سے
اور علی کے نور سے فاطمہ کو اور دعوت کی اوسکی تو اطاعت کی اوسکی فاطمہ نے
اور خلق کیا مجھ سے اور علی سے اور فاطمہ سے حسن اور حسین کو اور اون دونوں کی
دعوت کی تو اون دونون نے اوسکی اطاعت کی پس نام رکھا ہم سب کا خدا نے
ساتھ پانچ نامون کے اپنے نامون سے پس خدا محمود ہے اور مین محمد ہون اور خدا اعلی
ہے اور یہہ علی ہے اور خدا فاطر ہے اور یہہ فاطمہ ہے اور خدا احسان ہے اور یہہ حسن ہے
اور خدا محسن ہے اور یہہ حسین ہے پھر خلق کیا حسین کے نور سے نو اماموں کو اور اونکی دعوت
کی تو اطاعت کی اوسکی اون سب نے قبل اسکے کہ خلق کرے خدا اوس آسمان کو
جو بنا کیا گیا ہے اور اوس زمین کو جو بچھائی گئی ہے یا ہوا کو یا پانی کو یا ملک کو یا بشر کو
اور ہم سب خدا کے علم مین نور تھے کہ ہم سب اوسکی تسبیح کرتے تھے اور سنتے تھے
جو کچھ وہ حکم کرتا تھا اور اطاعت کرتے تھے اعلام کتاب بحار الانوار جلد رابع عشر مین

کتاب مقتضب اور کتاب اختصاص سے بتغیر قلیل نقل کیا ہے اور دلالت ان
احادیث کی مطلوب پر ظاہر ہے اور سابق مین بیان ہو چکی ہے فلا تغفل +
فصل دوم اس بیان مین کہ انبیاء علیہم السلام نے بتوسل جناب سیدہ اکثر
تہلکون سے نجات پائی ہے اور حضرت کی ولایت پر مبعوث ہوئے ہین اور عرض
ہوئی ولایت تمام ملائکہ پر کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۵۰۳) مین معانی
الاخبار و علل الشرایع سے نقل کیا ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ
لعلی بن ابی طالب لما خلق اللّٰہ عزّ ذکرہ ادم و نفخ فیہ من روحہ
واسجد لہ ملائکتہ واسکنہ جنّتہ وزوّجہ حوّا امتہ فرفع
طرفہ نحو العرش فاذا بخمس سطور مکتوبات قال ادم یا رب ما ہولاء
قال اللّٰہ عزّ وجل ہؤلاء الذین اذا تشفّعوا بہم الی خلقی شفعتہم فقال
ادم یا ربّ بقدرہم عندک ما اسمہم فقال امّا الاول فانا المحمود
وہو محمّد والثانی فانا العالی وہذا علیّ والثالث فانا الفاطر وہذہ
فاطمۃ والرّابع فانا المحسن وہذا الحسن والخامس فانا ذو الاحسان
وہذا الحسین کلّ یحمد اللّٰہ عزّ وجل ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا نے جناب امیر المومنین سے کہ جبکہ خلق کیا خدا ئے تعالیٰ نے آدم کو
اور پھونکا اونمین روح اپنی کو یعنی حکم اپنا اور سجدہ کرایا اونہین ملائکہ سے اور ساکن کیا
اونکو جنت مین اور تزویج کی اون حضرت کی حوا اپنی کنیز سے تو اوٹھایا آدم نے اپنی
آنکھ کو عرش کیطرف تو دیکھین پانچ سطرین لکھی ہوئی عرض کیا آدم نے کہ خداوندا
یہ کون لوگ ہین خطاب ہوا خدا کی جانب سے کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جسوقت
شفاعت کرین لوگ میری خلق کی میری طرف انکی ذریعہ سے تو مین شفاعت
قبول کرونگا تو عرض کیا آدم نے کہ خداوندا واسطے انکی بزرگی کا جو تیرے نزدیک ہے

انکا ایسا نام ہے خطاب ہوا کہ لیکن اوّل پس مین محمود ہون اور یہہ محمد ہے اور دوسرا
پس مین عالی ہون اور یہہ علی ہے اور تیسرا پس مین فاطر ہون اور یہہ فاطمہ ہے
اور چوتھا پس مین محسن ہون اور یہہ حسن ہے اور پانچوان پس مین ذوالاحسان
ہون اور یہہ حسین ہے ہر ایک حمد کرتا ہے خداے عزوجل کی اقول یہہ حدیث
دال ہے افضلیت انوار خمسۂ نجباپر حضرت آدمؑ سے بلکہ تمام خلق سے اور انبیا
بھی خلق مین داخل ہین پس اون پر تفضیل ثابت ہوئی وھو المطلوب

کتاب وسائل الشیعہ باب استحباب التوسل فی الدعاء
بمحمد وآل محمد مین ہے عن ابن عباس فی حدیث قصۃ یوسف یقول
فی آخرہ ھبط جبرئیل علی یعقوب فقال الا اعلمک دعاء یرد اللہ بہ
بصرک ویرد علیک ابنیک قال بلی قال فقل ما قالہ ابوک آدم فتاب
اللہ علیہ وما قالہ نوح فاستوت سفینتہ علی الجودی ونجاہ اللہ
من الغرق وما قالہ ابوک ابراھیم خلیل الرحمان حین القی فی النار
فجعلھا اللہ علیہ بردا وسلاما قال یعقوب وما ذالک یا جبرئیل
فقال قل اللھم انی اسئلک بحق محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین
ان تاتینی بیوسف وبنیامین وترد علیّ عینیّ فقالہ فما استتم یعقوب
ھذا الدعاء حتی جاء البشیر فالقی قمیص یوسف علیہ فارتد بصیرا

ابن عباس سے قصۂ حضرت یوسفؑ مین منقول ہے کہ اوسکے آخر مین وہ کہتے ہین
کہ آئے جبرئیل یعقوبؑ کے پاس اور کہا کہ نہ بتاؤن مین تم کو ایسی دعا کہ پھیرے اللہ
اوس سے تمھاری آنکھہ کو اور پھیر دے تمھارے پاس تمھارے دونو بیٹونکو
حضرت یعقوب نے کہا کہ ہان بتاؤ تو کہا جبرئیل نے کہو جو تمھارے باپ آدمؑ نے
کہا تھا تو خدا نے بخش دیا اونکی تقصیر اور جو نوحؑ نے کہا تھا الی ... ٹھہر گئی کشتی اون کی

جودی پر اور خدا نے اونکو غرق سے نجات دی اور جو کچھ کہ تمھارے باپ ابراہیمؑ خلیل الرحمان نے جبکہ ڈالے گئے آگ مین تو کر دیا آگ کو سرد و سلامتی کے تو حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ وہ کونسی دعا ہے اے جبرئیل تو کہا کہ کہو خداوندا مین سوال کرتا ہون تجھ سے ساتھ حق محمدؐ اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے کہ ملادے مجھ کو یوسف اور بنیامین سے اور پھیر دے تو میری آنکھ کو پس کہا اوسے حضرت یعقوبؑ نے اور ابھی نہین ختم کیا تھا اس دعا کو کہ آیا بشارت دہندہ اور ڈال دیا قمیص یوسفؑ کو اون حضرت پر پس حضرت یعقوب بصیر ہوگئے **اقول** اس حدیث سے صاحبان بصیرت پر تفضیل خمسۂ نجبا آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و یعقوبؑ و یوسفؑ علی نبینا و آلہ و علیہم السلام پر بخوبی ظاہر ہوئی اسلیے کہ ان حضرات کے توسل سے دعا مقبول ہو فکذا علی سائر الانبیاء لعدم الفرق کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۳۶۷) مین ہے عن ابی المعزا عن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول من کانت لہ الی اللہ حاجۃ و اراد ان یرانا و ان یعرف موضعہ فلیغتسل ثلث لیال یناجی بنا فانہ یرانا و یغفر لہ بنا ولا یخفی علیہ موضعہ قلت سیدی فان رجلا راٰک فی منامہ و یشرب النبیذ قال لیس النبیذ یفسد علیہ دینہ انما یفسد علیہ ترکنا و تخلفہ عنا ان اشقی اشقیاء من یکذبنا فی الباطن مما یخبر عنا و یصدقنا فی الظاہر نحن ابناء نبی اللہ و ابناء رسول اللہ و ابناء امیر المؤمنین و احباب رب العالمین نحن مفتاح الکتاب بنا نطق العلماء ولولا ذالک لخرسوا نحن رفعنا المنار و عرفنا القبلۃ نحن حجر البیت فی السماء والارض بنا غفر لآدم و بنا ابتلی ایوب و بنا افتقد یعقوب ... [illegible]

الشمس نحن مکتوبون علی عرش ربنا مکتوب محمد خیر النبیین
وعلی سید الوصیین وفاطمۃ سیدۃ نساء العالمین ابوالمعزا نے
جناب امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہا اوسنے کہ سنا مین نے
حضرت سے کہ فرماتے تھے کہ جس شخص کو خدا کیطرف کوئی حاجت ہو اور ارادہ کرے
کہ دیکھے ہم کو اور پہچانے اپنی جگہ کو تو تین شب غسل کرکے ہمارے ذریعہ سے مناجات
کرے تو وہ ہم کو دیکھیگا اور بخشیگا خدا اوسکو ہمارے سبب اور نہ پوشیدہ ہوگا اوسپر مقام اوسکا ابوالمعزا
مین نے عرض کیا کہ اے سید میرے ایک شخص نے آپکو اپنے خواب مین دیکھا اور
وہ نبیذ پیتا ہے فرمایا حضرت نے کہ نبیذ اوسکے دین مین کچھ فساد نہین لاتی جز این نیست
کہ فاسد کرتا ہے دین کو ہم کو ترک کرنا اور ہم سے تخلف کرنا بتحقیق کہ زیادہ تر شقی
ہمارے اشقیاء کا وہ ہے جو ہماری تکذیب کرے باطن مین اوس امر سے کہ ہم سے
خبر پاوے اور تصدیق کرے ظاہر مین ہم فرزندان نبی خدا ہین اور اولاد رسول
خدا ہین اور ابناء امیر المومنین اور احباب رب العالمین ہین ہم مفتاح کتاب ہین
ہماری ہی وجہ سے گویا ہوئے علماء اور اگر ایسا نہوتا تو گونگے ہوتے ہمین نے بلند کیا ہے
منار کو ہمین نے چنوایا ہے قبلہ کو ہمین حجر بیت ہین آسمان وزمین مین ہماری ہی وجہ
سے بخشا خدا نے آدم کو ہماری ہی وجہ سے مبتلا ہوئے ایوب ہماری ہی وجہ سے
گم کیے گئے یعقوب سے یوسف ہمارے ہی سبب سے قید کیے گئے یوسف
ہماری ہی وجہ سے روشن ہوا آفتاب ہم لکھے ہوئے ہین عرش پر اپنے پروردگار کے
لکھا ہے کہ محمد خیر النبیین ہین علی سید الوصیین ہین فاطمہ سیدہ نساء عالمین ہین
علامہ جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ بعد نقل حدیث تحریر فرماتے ہین
کہ حجر بیت ہین بالکسر یعنی ہمارا اختصاص بیت یعنی کعبہ سے ایسا ہے جیسا

یا جیسا حجر یعنی کنار کو انسان سے ہے اور بالتحریک یعنی بزرگی حجر کی بھاری وجہ سے ہے آسمان و زمین میں یعنی پہچانتے ہیں اسکو اہل آسمان و زمین یا ودیعت جو آسمان و زمین میں ہے اور ابتلا اور اعتقاد اور حبس یا بسبب تقصیر قلیل ان حضرات کی معرفت کے اور انکی ذریعہ سے توسل میں ہے کہ نہیں پہونچی حد معصیت کو یا بسبب انتہائے معرفت اور توسل کی ہے اسلیئے کہ ابتلا علامت فضل و کمال ہے اقول اس حدیث سے بھی افضلیت جناب سیدہ و سائر خلق پر بیان عنوان جو ہمنے سابق میں ذکر کیا ظاہر ہے اور اعادہ اوسکا ضرور نہیں اور یہہ توہم نہو کہ لفظ سیدۃ نساء عالمین سے اختصاص افضلیت جناب سیدہ تمام نسوان پر ثابت ہوتا ہے نہ انبیاء پر اسلیئے کہ یہہ لفظ مثل علی سید الوصیین کے ہے پس جسطرح افضلیت جناب امیر المومنین جملہ وصیین پر منافی افضلیت آنحضرت بر سائر انبیاء نہیں ہے اسی طرح یہہ لفظ بھی منافی افضلیت فاطمہ زہرا بر انبیاء نہیں ہے بلکہ اضافت لفظ سیدہ طرف نساء عالمین کے مثل اضافت افعل التفضیل بسوئے مضاف الیہ ہے کما فی قولھم نبینا افضل قریش یہی معنی اسکے بتصریح اہل ادب یہہ ہیں کہ نبینا افضل الناس من بین قریش اسی طرح معنی اس لفظ کے یہہ ہیں کہ فاطمہ سیدۃ الخلق من بین النساء لا سیدۃ النساء فحسب فافھم ولا تغفل کتاب جامع الاخبار فصل فضائل النبی میں ہے اور صاحب بحار اسی کتاب سے و کتاب احتجاج و امالی شیخ صدوق سے نقل کرتے ہیں عن معمر بن راشد قال سمعت ابا عبد اللہ الصادق علیہ السلام یقول اتی یھودی الی النبی فقام بین یدیہ یحد النظر الیہ فقال یا یھودی ما حاجتک فقال انت افضل ام موسی بن عمران الذی کلمہ اللہ تعالیٰ و انزل علیہ التوریۃ والعصا و فلق البحر

واظلہ بالغمام فقال لہ النبی انہ یکرہ للعبد ان یزکی نفسہ ولکنی
اقول ان ادم لما اصاب الخطیئۃ کانت توبتہ ان قال اللّٰھم انی
اسئلک بحق محمدؐ وال محمدؐ لما غفرت لی فغفر اللہ لہ وان نوحا
لما رکب فی السفینۃ وخاف الغرق قال اللّٰھم انی اسئلک بحق
محمدؐ وال محمدؐ لما انجیتنی من الغرق فنجاہ اللہ عنھا وان ابراھیم
لما القی فی النار قال اللّٰھم انی اسئلک بحق محمدؐ وال محمدؐ لما
انجیتنی منھا فجعلھا اللہ علیہ بردا وسلاما وان موسی لما القی
عصاہ فاوجس فی نفسہ خیفۃ قال اللّٰھم انی اسئلک بحق محمدؐ و
ال محمدؐ لما امنتنی منھا فقال اللہ جل جلالہ لا تخف انک انت
الاعلی یا یھودی ان موسی لو ادرکنی ثم لم یؤمن بی وبنبوتی ما
نفعہ ایمانہ ولا نفعتہ النبوۃ یا یھودی ومن ذریتی المھدی اذا
خرج نزل عیسی بن مریم لنصرتہ فقدمہ وصلی خلفہ معمر بن راشد
سے منقول ہے کہا اوسنے کہ سنا مین نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
سے فرماتے تھے کہ ایک یہودی آیا جناب رسالت مآبؐ کی خدمت مین اور سامنے
حضرت کے کھڑا ہوکے نظر تند سے حضرت کیطرف دیکھنے لگا پس حضرتؐ
نے فرمایا کہ اے یہودی کیا حاجت ہے تیری تو کہا اوسنے کہ آپ افضل ہین
یا موسی بن عمران کہ کلام کیا خدا نے اونسے اور نازل کیا اون پر توریۃ و عصا کو
اور شگافتہ کیا اونکے لیے دریا کو اور سایہ کیا اون پر ابر کا پس جناب رسول خدا نے
ارشاد فرمایا اوس سے کہ کراہت رکھتا ہے عبد کے لیے کہ اپنے نفس کی تعریف
کرے لیکن مین کہتا ہون کہ آدم جب ترک اولے مین پڑگئے تو توبہ اونکی اسطرح
تھی کہ کہا خداوندا مین سوال کرتا ہون تجھ سے بحق محمدؐ اور آل محمدؐ کہ بخش دیگر تو مجھکو

بس بخش دیا خدا نے اونکو تئین اور بتحقیق کہ نوحؑ جب سوار ہوئے کشتی مین اور
ڈوب جانے کا خوف کیا تو کہا خداوندا مین سوال کرتا ہون تجھ سے بحق محمدؐ
اور آل محمدؐ کہ نجات دے تو مجھکو غرق سے پس نجات دی خدا نے اونکو غرق سے
اور بتحقیق کہ ابراہیمؑ جبکہ آگ مین ڈالے گئے تو کہا خداوندا مین سوال کرتا ہون تجھسے
بحق محمدؐ و آل محمدؐ کہ نجات دے تو مجھکو آگ سے پس گردانا خدا نے اوسکو حضرت پر
سرد وسلامتی کے ساتھ اور بتحقیق کہ موسیٰؑ نے جب چھوڑا اپنے عصا کو اور گھبرائے
اپنے دل مین خوفناک ہوکے تو کہا خداوندا مین سوال کرتا ہون تجھسے ساتھ حق
محمد اور آل محمدؐ کے کہ امان دے تو مجھکو پس ارشاد کیا خداوند عالم نے کہ نہ خوف
کر تو کہ تو اعلیٰ ہے اے یہودی اگر موسیٰؑ پہونچتے مجھ تک اور پھر ایمان نہ لاتے میرے
ساتھ اور میری نبوت کے ساتھ تو نہ نفع بخشتا اونہین ایمان اونکا اور نہ نفع
بخشتی اونکو نبوت اے یہودی اور میری ذریت سے مہدی ہے جبکہ خروج کریگا
نازل ہونگے عیسیٰؑ بن مریم اوسکی نصرت کو پس مقدم ہوگا وہ عیسیٰؑ سے اور نماز پڑھینگے
عیسیٰؑ پیچھے اوسکے اقول ظاہر ہے کہ جناب سیدہ آل محمدؐ مین باتفاق داخل ہین
پس افضلیت اوس جناب کی حضرت موسیٰؑ بلکہ جملہ انبیاء پر کالشمس علی
شاهق الطور ظاہر ہے بکمال ظہور کتاب وسائل الشیعہ مین کافی سے
نقل کیا ہے عن داؤد الرقی قال انی کنت اسمع اباعبد اللہ اکثر ما یلح
فی الدعاء علی اللہ بحق الخمسۃ یعنی رسول اللہ وامیر المؤمنین
والفاطمہ والحسن والحسین داؤد رقی سے منقول ہے کہا اونہون نے
کہ سنتا تھا مین جناب صادق علیہ السلام کے تئین کہ اکثر الحاح کیا کرتے تھے
دعا مین ساتھ حق پانچ حضرات یعنی رسول خداؐ اور امیر المومنین اور فاطمہ
اور حسن اور حسین صلی اللہ علیہم کے اقول فی الواقع ایسا ہی شرف جناب

سیدہ کا ہے کہ ہمارے ائمہ نے بھی حضرت کے حق کا واسطہ دلایا ہے پھر جو معظم
ایسی مقرب درگاہ خدا ہو اوس سے انبیاء علیہم السلام کیونکر افضل ہوسکتے ہیں
اشارہ شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ بعد ختم احادیث باب کتاب مذکور مین لکھتے ہیں
اگر احادیث اس باب مین بطریق خاصہ وعامہ بہت کثرت سے ہین اور ادعیہ
ماثورہ مین دلالت ہے اسکے اسلیے کہ وہ بھرے ہین توسل سے بذریعہ انہین
حضرات کے انتہی کلامہ رفع اللہ مقامہ اور بعض احادیث اس فصل
کے فصل آیات مین بیان ہونگی انشاء اللہ تعالے کتاب غایۃ المرام
صفحہ (۳۹۳) مین اور کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۳۹۱) مین تفسیر
عیاشی سے نقل کیا ہے عن عبد الرحمن بن کثیر عن ابی عبد اللہ
قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ عرض علی آدم فی المیثاق ذریتہ فمر بہ
النبی وھو متکی علی علی وفاطمۃ صلوات اللہ علیہما تتلوھما والحسن
والحسین علیہما السلام یتلو ان فاطمۃ فقال آدم ایاک ان تنظر
الیہم بحسد اھبطک من جواری فلما اسکنہ اللہ الجنۃ مثل
لہ النبی وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین صلوات اللہ علیہم فنظر
الیہم بحسد ثم عرضت علیہ الولایۃ فانکرھا فرمتہ الجنۃ باوراقھا
فلما تاب الی اللہ من حسدہ واقر بالولایۃ بحق الخمسۃ محمد وعلی
وفاطمۃ والحسن والحسین صلی اللہ علیہم غفر اللہ لہ وذلک
قولہ فتلقی آدم من ربہ کلمات الآیہ عبد الرحمان بن کثیر نے جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ خداوند
عالم نے ظاہر کیا آدم پر میثاق مین اون حضرت کی ذریت کو پس گذر کیا جناب
رسول خدا آپ تکیہ کیے ہوے تھے امیر المومنین پر اور جناب فاطمہ ان دونون

حضرات کے بعد تھین اور حسن اور حسین علیہما السلام بعد فاطمہ علیہا السلام کی
تھی پس ارشاد کیا خداوند عالم نے کہ اے آدمؑ پرہیز کر تو کہ ان حضرات کو بنظر
حسد دیکھے تو کہ گرا دونگا تجھو اپنے قرب سے پس جبکہ جگہہ دی خدا نے آدمؑ کو جنت
مین تو متمثل کیا اونکے لیے نبی اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو
پس دیکھا آدمؑ نے انحضرات کیطرف حسد سے پھر ظاہر کی گئی ان حضرات کی
ولایت آدمؑ پر پس انکار کیا اوسکا تو گرا دیا اون حضرت پر جنت نے اپنے پتون کو
پس جبکہ توبہ کی خدا کیطرف اپنے حسد سے اور اقرار کیا ولایت کا بحق پنجتن
یعنی محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین صلی اللہ علیہم بخش دیا خدا نے اونہین
اور اسی لیے قول خدا ہے کہ اخذ کیا آدم نے اپنے پروردگار سے کلمات کو کتاب
کافی مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور کتاب بحار الانوار
جلد عاشر مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے درباب قول خدائے تعالےٰ
اس طرح وارد ہوا ہے ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد و
علی و فاطمة والحسن والحسین والائمة علیهم السلام من ذریتهم
فنسی هکذا والله انزلت علی محمد صلی الله علیه واله فرمایا حضرت
نے واللہ یہہ آیت اسی طرح جناب رسولخدا پر نازل ہوئی ترجمہ یہہ ہے کہ تحقیق کہ
عہد کیا ہمنے طرف آدمؑ کے پہلے سے کلمات کا بیچ محمد اور علی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین اور بیچ ائمہ علیہم السلام کے کہ ذریت مین اونکی ہین پس نسیان
کیا آدم نے اوسکو کتاب بصائر الدرجات مین ہے عن حذیفة
بن اسید الغفاری قال قال رسول الله ما تکاملت النبوة لنبی
فی الاظلة حتی عرضت علیه ولایتی وولایة اهلبیتی حذیفہ
بن اسید نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا

حضرت سے کہ نہین کامل ہوئی نبوت کسی نبی کی عالم مجردات مین تا اینکہ عرض
کی گئی اوسپر ولایت میری اور روایت میرے اہلبیت کی اقول عرض کرنا
ولایت اہلبیت کا انبیاء پر دلالت کمال شرف اور فضیلت پر کرتا ہے اور جناب
سیدہ بھی داخل اہلبیت ہین و ھو المطلوب وعن قریب بحدیث صادق
آل محمد صلی اللہ علیہم آتا ہے وعلی معرفتہا دارت القرون الاولی یعنی
اون معظمہ کی معرفت پر زمانہائے سابقہ نے دور کیا ہے اور مولانا مجلسی اسکا
ترجمہ کتاب جلاء العیون مین باین الفاظ کرتے ہین کہ جمیع پیغمبران گذشتہ بر
معرفت وولایت او مبعوث گردیدہ اند کتاب اکمال الدین مین ہے عن
الصادق جعفر بن محمد عن ابیہ عن اٰبائہ عن امیر المؤمنین
قال قال رسول اللہ لما اسری بی الی السماء اوحی الیّ ربی جل جلالہ
فقال یا محمد انی اطلعت الی الارض اطلاعۃ فاخترتک منہا
فجعلتک نبیاً وشققت لک من اسمی اسما فانا المحمود وانت
محمد ثم اطلعت الثانیۃ فاخترت منہا علیاً وجعلتہ وصیک
وخلیفتک وزوج ابنتک وابا ذریتک وشققت لہ اسما من
اسمائی فانا العلی الاعلی وھو علی وخلقت فاطمۃ والحسن و
الحسین من نورکما ثم عرضت ولایتہم علی الملائکۃ
فمن قبلہا کان عندی من المقربین یا محمد لو ان عبدا عبدنی
حتی ینقطع او یصیر کالشن البالی ثم اتانی جاحدا لولایتہم فما
اسکنتہ جنتی ولا اظللتہ تحت عرشی یا محمد تحب ان
تراھم قلت نعم یا رب فقال عز وجل ارفع راسک فرفعت

جناب امام جعفر صادق ؑ نے اپنے والد بزرگوار سے اور اون حضرت نے اپنے آبار
طاہرین سے اور اون حضرات نے جناب امیر المومنین ؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا
جناب رسول خدا ؐ نے کہ جب معراج ہوئی مجھ کو آسمان کیطرف وحی کی میری طرف
میرے رب نے پس کہا اے محمد ؐ مین مطلع ہوا طرف زمین کے پس اختیار کیا
مین نے اوس سے تجھکو اور گردانا تجھکو نبی اور شگافتہ کیا مین نے تیرے لیے ایک
نام اپنے نام سے پس مین محمود ہون اور تو محمد ؐ ہے پھر مطلع ہوا طرف زمین کے
دوسری بار پس اختیار کیا مین نے اوس سے علی کو اور گردانا مین نے اوسے
وصی اور خلیفہ تیرا اور شوہر تیری بیٹی کا اور باپ تیری ذریت کا اور شگافتہ
کیا مین نے اوسکے لیے نام اپنے نامون سے پس مین علی اعلی ہون اور وہ علی ہے
اور خلق کیا مین نے فاطمہ اور حسن اور حسین کو تم دونو کے نور سے پھر ظاہر کیا
مین نے ولایت کو ان سب کی ملائکہ پر پس جو شخص قبول کریگا اوسے ہوگا میرے
نزدیک مقربین سے اے محمد ؐ اگر کوئی بندہ عبادت کرے میری تا اینکہ منقطع ہوجاوے
مثل مشک کہنہ وخشک کے پھر آوے میرے پاس کہ انکار کرنے والا ہو انکی
ولایت کا تو نہ جگہہ دونگا اوسے اپنی جنت مین اور نہ سایہ کرونگا میں اوسپر عرش کے
اے محمد ؐ آیا تو چاہتا ہے کہ دیکھے اونکو مین نے کہا ہان اے پروردگار میرے پس کہا
خداوند عالم نے کہ اپنے سر کو اوٹھا تو اوٹھایا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے
انوار علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو اور حدیث طویل ہے و اسماء
دوازدہ معصومین علیہم السلام بھی مذکور ہین اور مثل مضمون اسی حدیث کے
احادیث طرق متعددہ سے وارد ہوے ہین پس بعض کے الفاظ اسطرح ہے
کتاب غایۃ المرام صفحہ (۲۷ و ۳۵ و ۲۵۶) مین مذکور ہین انی خلقت
علیا [illegible]

اطلع یعنے نظر کی طرف اہل زمین کے ۱۲

عرضت ولایتہم علی الملائکۃ فمن قبلہا کان من المقربین
ومن جحدہا کان من الکافرین یا محمد لو ان عبدا من عبادی عبدنی
عبدنی حتی ینقطع یلقانی جاحد الولایتہم ادخلتہ النار
الحدیث یعنی میں نے خلق کیا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور ائمہ علیہم السلام کو
ایک نور سے پھر ظاہر کیا ولایت کو ان سب کی ملائکہ پر پس جو شخص قبول کرے
اسکو ہوگا مقربین سے اور جو شخص انکار کرے اسکا ہوگا کافرین سے اے محمد
اگر کوئی بندہ عبادت کرے میری تا اینکہ منقطع ہو جائے اور ملاقات کرے مجھسے
انکار کرنے والا ہو انکی ولایت کا تو داخل کرونگا اوسکو میں جہنم میں اور بعض کے
الفاظ بطریق مخالفین اسطرح ہیں یا محمد انی خلقتک وخلقت علیا
وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ولدہ من نوری وعرضت
ولایتکم علی اہل السماوات والارض فمن قبلہا کان عندی
من المؤمنین ومن جحدہا کان عندی من الکافرین
یا محمد لو ان عبدا من عبادی عبدنی حتی ینقطع او یصیر
کالشن البالی ثم جائنی جاحد الولایتکم ما غفرت لہ حتی یقر بولایتکم
یا محمد تحب ان تراہم قال قلت نعم یا رب فقال التفت عن یمین
العرش فالتفت فاذا بعلی وفاطمۃ والحسن والحسین الی آخرہ
یعنی اے محمد میں نے خلق کیا تجھکو اور خلق کیا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین
اور ائمہ فرزندان حسین علیہم السلام کو اپنے نور سے اور ظاہر کیا میں نے ولایت کو تم
سب کی اہل آسمان و زمین پر پس جو شخص قبول کرے اوسکو ہوگا میرے نزدیک
مومنین سے اور جو شخص انکار کرے اوسکا ہوگا میرے نزدیک کافرین سے اے محمد
منقطع ہو جائے

یا مثل مشک کہنہ خشکیدہ کے ہو جائے پھر آوے میرے پاس درحالیکہ تم سب کی ولایت کا انکار کرنے والا ہو نہ بخشونگا اوسکو تا اینکہ اقرار کرے تمہاری ولایت کا اے محمدؐ چاہتا ہے تو کہ دیکھو اونکو مین نے کہا ہان اے پروردگار میرے پس ارشاد کیا خدا نے کہ ملتفت ہو داہنی طرف عرش کے پس ملتفت ہوا مین تو دیکھا مین نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پھر اسماء ائمہ بھی مذکور ہین اور بعض کو کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۲۸۵) مین بحدیث جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کتاب معراج سے اسطرح نقل کیا ہے انی خلقتك وخلقت علیا و فاطمة والحسن والحسین من شبح نور ثم عرضت ولایتہم علی الملائکة وسائر خلقی وھم ارواح فمن قبلھا کان عندی من المقربین ومن جحدھا کان عندی من الکافرین یا محمدؐ وعزتی وجلالی لو ان عبدا عبدنی حتی ینقطع او یصیر کالشن البالی ثم اتانی جاحدا لولایتہم لما ادخلتہ جنتی ولا اظللتہ تحت عرشی یعنی مین نے خلق کیا تجھکو اور خلق کیا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک ظل نور سے پھر ظاہر کیا مین نے ولایت ان سب کی ملائکہ پر اور تمام اپنی خلقت پر درحالیکہ یہ سب ارواح تھے پس جو شخص قبول کرے اوسکو ہوگا میری نزدیک مقربین سے اور جو شخص انکار کرے ہوگا میرے نزدیک کافرین سے اے محمدؐ قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ اگر کوئی بندہ عبادت کرے میری تا اینکہ منقطع ہو جائے اور ہو جائے مثل مشک کہنہ و دریدہ کے پھر آوے میرے پاس انکار کرنے والا انکی ولایت کا تو نہ داخل کرونگا اوسکو اپنی جنت مین اور نہ سایہ کرونگا اوسپر نیچے عرش کے اقول وتقریب المرام من تلك الاحادیث

صفحہ (۲۹) مین بحدیث طویل ابن عباس سے منقول ہے قال رسول اللہ انا و
علی و فاطمة والحسن والحسین وتسعة من ولد الحسین حجج اللہ علی
خلقه اعداؤنا اعداء اللہ واولیاؤنا اولیاء اللہ فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ مین اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور نو فرزندان حسین حجت خدا ہین اوپر
خلق پر دشمن ہمارے دشمن خدا ہین اور دوست ہمارے دوست خدا ہین
اقول لفظ خلق عام ہے اور شامل ہے تمام انبیاء و رسل کو پس حدیث مذکور سے
افضلیت فاطمہ زہرا علی سائر الانبیاء ظاہر ہے کتاب غایۃ المرام صفحہ (۵۷)
مین امالی شیخ سے نقل کیا ہے عن علی بن الحسین زین العابدین قال قال
رسول اللہ ما بال اقوام اذا ذکر عندهم آل ابراهیم علیه السلام فرحوا
واستبشروا واذا ذکر عندهم آل محمد اشمازت قلوبهم والذی نفس
محمد بیده لو ان عبدا جاء یوم القیامة بعمل سبعین نبیا ما قبل اللہ ذلک
منه حتی یلقی اللہ بولایتی وولایة اهلبیتی جناب امام زین العابدین علیه السلام
سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ و آلہ نے کہ کیا وجہ ہے لوگون کو
جب اونکے نزدیک آل ابراہیم ذکر کیے جاتے ہین تو خوش و خورم ہوتے ہین اور جب
اون کے نزدیک آل محمد ذکر کیے جاتے ہین تو منقبض ہوجاتے ہین قلوب اون کے
قسم ہے اوس شخص کی کہ جان محمد کی اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے اگر کوئی بندہ آوے
بروز قیامت ساتھ عمل ستر نبیون کے نہ قبول کرے گا خدا اوس سے تا اینکہ ملاقات
کرے خدا سے ساتھ میری ولایت اور میرے اہل بیت کی ولایت کے کتاب علل
الشرائع مین ہے عن عبد العظیم بن عبد اللہ الحافظ قال سمعت
علی بن محمد العسکری علیه السلام یقول انما اتخذ اللہ عز و جل ابراهیم

بن عبداللہ حافظ سے منقول ہے کہا اوسنے کہ سنا مین نے جناب امام علی نقی علیہ السلام
سے کہ فرماتے تھے کہ جزین نیست کہ ابراہیم کو خداوند عالم نے خلیل کیا بسبب کثرت
صلوٰۃ او نہین حضرت کے محمدؐ و اہلبیت محمدؐ پر صلی اللہ علیہم

فصل سوم ولادت جناب سیدہ مثل ولادت انبیاء و اوصیاء علیہم السلام
ہوئی اور بعض احادیث تزویج کتاب علل الشرائع مین ہے عن ابن
عباس قال دخلت عایشة علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وهو
یقبل فاطمة فقالت له اتحبها یا رسول اللہ قال اما واللہ لو علمت حبی
لها لازددت لها حبا انه لما عرج بی الی السماء الرابعة اذن جبرئیل
واقام میکائیل ثم قیل لی اُدن یا محمدؐ فقلت اتقدم وانت بحضرتی
یا جبرئیل قال نعم ان اللہ عزّ وجلّ فضّل انبیائه المرسلین علی
ملائکته المقربین وفضّلك انت خاصة فدنوت فصلیت باهل
السماء الرابعة ثم التفت عن یمینی فاذا انا بابراهیم علیه السلام فی
روض من ریاض الجنة وقد اکتنفها جماعة من الملائکة ثم
انی صرت الی السماء الخامسة ومنها الی السادسة فنودیت یا محمدؐ
نعم الاب ابوك ابراهیم ونعم الاخ اخوك علی فلما صرت الی
الحجب اخذ جبرئیل بیدی فادخلنی الجنة فاذا انا بشجرة من نور فی
اصلها ملکان یطویان الحلل والحلی فقلت حبیبی جبرئیل علیه
السلام لمن هذه الشجرة فقال هذه لاخیك علی بن ابی طالب
وهذان الملکان یطویان له الحلی والحلل الی یوم القیامة ثم تقدمت
امامی فاذا انا برطب الین من الزبد واطیب رائحة من المسك و

فی صلبی فلما ان ہبطت الی الارض واقعت خدیجۃ فحملت
بفاطمۃ ففاطمۃ حوراء انسیۃ فاذا اشتقت الی الجنۃ شممت
رائحۃ فاطمۃ علیہا السلام ابن عباس سے منقول ہے کہ اونہوں نے
کہا ایک دن خدمت جناب رسالتمآب مین آئے اصحاب کہ حضرت بوسہ دیتے تھے
جناب فاطمہ کو تو کہا اونسے کہ آیا آپ دوست رکھتی ہین فاطمہ کو ای رسول خدا
پس حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ واللہ اگر جانتی تو میری محبت کو فاطمہ کے ساتھ
تو تو بھی زیادہ محبت کرتی تحقیق کہ جب مجہکو چوتھے آسمان پر معراج ہوئی جبرئیل نے
اذان کہی اور میکائیل نے اقامت کہی پھر مجہسے کہا گیا کہ قریب آؤ اے محمد تو مین نے
کہا کیا مین آگے بڑہون درحالیکہ تو میرے سامنے ہے اے جبرئیل عرض کیا ہان تحقیق
کہ خدائے عزوجل نے فضیلت دی انبیاء مرسلین کو اپنے ملائکہ مقربین پر اور فضیلت
دی آپ کو خاص کر پس مین قریب گیا اور نماز پڑہی مین نے چوتھے آسمان والونکے
ساتھ پھر مین ملتفت ہوا اپنے داہنے طرف تو دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو
ایک باغ مین باغہائے جنت سے اور تحقیق کہ احاطہ کر لیا تھا اوسی باغ کو ایک جماعت نے
ملائکہ سے پھر گیا مین پانچوین آسمان کیطرف اور اوس سے طرف چھٹے آسمان کے
تو ندا کیا گیا مین اے محمد کیا خوب باپ ہے باپ تیرا ابراہیم ع اور کیا خوب بھائی ہے
بھائی ہے تیرا علی پس جبکہ پہونچا مین طرف حجب کے جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑ لیا
اور داخل کیا مجہکو جنت مین پس دیکھا مین نے ایک درخت نور کو کہ اوسکی جڑ مین
دو ملک جنتی ہین حلون کو اور زیورون کو تو مین نے کہا اے حبیب میری جبرئیل
یہہ درخت کس شخص کے لیے ہے پس عرض کیا کہ یہہ واسطے آپ کے بھائی علی بن
ابی طالب کے ہے اور یہہ دونو ملک جنتی ہین اونہین حضرت کے لیے زیورات اور حلون

مسک سے اور خوشگوار تر تھا مشک سے اور شیرین تر تھا شہد سے پس لیا مین نے
ایک رطب اور کھایا اوسکو تو ہو گیا رطب نطفہ میرے صلب مین پس جبکہ مین اوترا
زمین پر ہم بستری کی مینے خدیجہ سے تو حاملہ ہوئین فاطمہ سے پس فاطمہ حور ہین انسانکی
صورت مین پس جبکہ مین مشتاق ہوتا ہون جنت کیطرف سونگھتا ہون بو فاطمہ
علیہا السلام کی ملّا محمد ہاشم علیہ الرحمہ کتاب نزہۃ الابرار صفحہ (۳۹۰) مین کتاب
امالی شیخ صدوق اور کتاب روضہ اور کتاب بیاض فخری سے اور ملّا محمد باقر
مجلسی علیہ الرحمہ کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین مصباح الانوار سے بروایت
حماد اور امالی شیخ صدوق سے نقل کرتے مین عن المفضل بن عمر قال قلت
لابی عبد الله الصادق کیف کان ولادۃ فاطمۃ فقال نعم ان خدیجۃ
لما تزوج بہا رسول الله ہجرتہا نسوۃ مکۃ فکن لا یدخلن علیہا و لا
یسلمن علیہا و لا یترکن امرأۃ تدخل علیہا فاستوحشت خدیجۃ
لذالک وکان جزعہا وغمہا حذرا علیہ فلما حملت بفاطمۃ کانت
فاطمۃ تحدثہا من بطنہا وتصبرہا وکانت تکتم ذالک من رسول الله
فدخل رسول الله یوما فسمع خدیجۃ تحدث فاطمۃ فقال لہا
یا خدیجۃ من تحدثین قالت الجنین الذی فی بطنی یحدثنی ویؤنسنی
قال یا خدیجۃ ہذا جبرئیل یبشرنی انہا انثی وانہا النسلۃ
الطاہرۃ المیمونۃ وان الله تبارک وتعالی سیجعل نسلی منہا ویجعل
من نسلہا ائمۃ ویجعلہم خلفائہ فی ارضہ بعد انقضاء وحیہ
فلم تزل خدیجۃ علی ذالک الی ان حضرت ولادتہا فوجہت الی
نساء قریش وبنی ہاشم ان تعالین لتلین منی ما تلی النساء من

محمد ايتيم ابي طالب فقير الا مال له فلسنا نجيئ ولا نلي من
امرك شيئا فاغتمت خديجة لذالك فبينا هي كذالك اذ دخل
عليها اربع نسوة سمر طوال كانهن من نساء بني هاشم ففزعت
منهن لما راتهن فقالت احداهن لا تحزني يا خديجة فانا رسل
ربك اليك ونحن اخواتك انا سارة وهذه اسية بنت مزاحم
وهي رفيقتك في الجنة وهذه مريم بنت عمران وهذه كلثم
اخت موسى بن عمران بعثنا الله اليك لنلي منك ما تلي النسا
من النساء فجلست واحدة عن يمينها واخرى عن يسارها
والثالثة بين يديها والرابعة من خلفها فوضعت فاطمة طاهرة
مطهرة فلما سقطت الى الارض اشرق منها النور حتى دخل
بيوتات مكة ولم يبق في شرق الارض ولا غربها موضع الا
اشرق فيه ذالك النور ودخل عشر من الحور العين كل واحدة
منهن معها طست من الجنة وابريق من الجنة وفي الابريق ماء
من الكوثر فتناولتها المراة التي كانت بين يديها فغسلتها بماء
الكوثر واخرجت خرقتين بيضاوتين اشد بياضا من اللبن و
اطيب ريحا من المسك والعنبر فلفتها بواحدة وقنعتها بالثانية
ثم استنطقتها فنطقت فاطمة بالشهادتين وقالت اشهد ان
لا اله الا الله وان ابي رسول الله سيد الانبياء وان بعلي سيد
الاوصياء وولدي سادة الاسباط ثم سلمت عليهن و
سمت كل واحدة باسمها واقبلن يضحكن اليها وتباشرت

فی السماء نورا زاهرا لم تره الملائكة قبل ذلك وقالت النسوة
خذيها يا خديجة طاهرة مطهرة زكية ميمونة بورك فيها وفي
نسلها فتناولتها فرحة مستبشرة والقمتها ثديها فدر
عليها فكانت فاطمة عليها السلام تنمي في اليوم كما
ينمي الصبي في الشهر وتنمي في الشهر كما ينمي الصبي في السنة

مفضل بن عمر سے منقول ہے کہا اونہوں نے کہ عرض کی مین نے خدمت مین جناب
صادق علیہ السلام کے کہ کیونکر تھی ولادت جناب فاطمہ علیہا السلام کی فرمایا
ہان یون تھی کہ بتحقیق کہ جب تزویج کی جناب رسول خدا نے خدیجہ سے تو چھوڑ دیا
اون کو عورات مکہ نے پس نہین آتی تھین پاس اون معظمہ کے اور نہ سلام
کرتی تھین اون پر اور نہ چھوڑتی تھین کسی عورت کو کہ آوے پاس جناب خدیجہ
کے پس متوحش ہوئین جناب خدیجہ اس امر سے اور حضرت خدیجہ اسی وجہ سے
مغموم ومحزون رہتی تھین پس جبکہ وہ معظمہ حاملہ ہوئین جناب فاطمہ سے تو جناب
سیدہ اونکی بطن مبارک سے کلام کرتی تھین اور شکیبائی دلاتی تھین حضرت
خدیجہ کو اور حضرت خدیجہ اس امر کو جناب رسول خدا سے چھپاتی تھین پس ایک
روز جناب رسالت مآب تشریف لائے تو سنا خدیجہ کو کہ باتین کرتی تھین
فاطمہ علیہا السلام سے تو جناب رسول خدا نے حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ ای
خدیجہ کس سے باتین کرتی ہو کہا کہ وہ بچہ جو میرے شکم مین ہے باتین کرتا ہے مجھ سے
اور میرا مونس تنہائی ہوتا ہے فرمایا حضرت نے کہ اے خدیجہ جبرئیل نے مجھے بشارت
دی ہے کہ یہہ بچہ انثی ہے اور یہہ نسل طاہرہ مبارکہ ہے اور قریب ہے کہ گردانے
خدائے عزوجل نسل میری اسی سے اور عنقریب گردانے گا اسکی نسل سے ائمہ کو اور گردانیگا
[illegible] منقضی ہونے وحی کے پس [illegible] خدیجہ علیہا السلام اسی طرح

سے تھین تا اینکہ قریب پہونچی ولادت جناب سیدہ کی پس متوجہ ہوئین خدیجہ
علیہا السلام طرف نساء قریش اور بنی ہاشم کے کہ آؤ تم سب تا کہ کرو تم میرے
اون کامون کو جو عورتین عورتون کے حق مین کرتی ہین تو جواب کھلا بھیجا اون
سبھون نے کہ تم نے ہمارا کہنا نہ مانا اور نہین قبول کیا تم نے ہمارے قول کو اور
تزویج کرلی تم نے محمد یتیم ابوطالب سے کہ فقیر اور بے مال ہے پس نہ ہم آوینگے اور
اور نہ تمہارے کسی امر کے قریب جائینگے پس غمگین ہوئین جناب خدیجہ اس
امر سے پس خدیجہ علیہا السلام اوسی حال مین تھین کہ داخل ہوئین اون کے پاس
چار عورتین گندم گون دراز قامت گویا وہ سب نساء بنی ہاشم سے تھین تو خوفناک
ہوئین خدیجہ دیکھکر اون سب کو پس ایک نے اون مین سے کہا کہ غمگین نہو اے خدیجہ
کہ ہم سب بھیجی ہوئی ہین تمہارے رب کی اور سب تمہاری بہنین ہین مین سارہ
ہون اور یہہ آسیہ بنت مزاحم ہین اور یہہ جنت مین تمہاری رفیقہ ہین اور یہہ مریم
بنت عمران ہین اور یہہ کلثم خواہر موسی بن عمران ہین خدا نے ہم سب کو تمہاری
پاس بھیجا تا کہ کرین ہم سب تمہارے کامونکو جو عورتین عورتونکے کام کرتی ہین ہم سب تب اوس امر کو قریب بیٹھتی ہین
عورتین عورتونکی تو ایک داہنی طرف حضرت خدیجہ کے بیٹھی اور دوسری بائین طرف
اوس معظمہ کے اور تیسری سامنے اور چوتھی پیچھے اون کے پس جنا خدیجہ نے
فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو طاہرہ مطہرہ اور جبکہ آئین جناب سیدہ زمین پر تو
روشن ہوا نور حضرت کا تا اینکہ بیوت مکہ مین داخل ہوا اور نہ باقی رہی مشرق و
مغرب مین کوئی جگہہ کہ یہ نور وہان نہ چمکا ہو اور داخل ہوئین دس حورین کہ ہر ایک
کے پاس ایک طشت جنت اور آفتابہ جنت تھا اور آفتابہ مین آب کوثر تھا تو لیا
اوسے اوس عورت نے جو سامنے حضرت خدیجہ کی تھین اور غسل دیا اونہون نے

اور خوشبو مین خوش گوار تھے مشک و عنبر سے پس ایک پارچہ مین لپیٹا جناب
سیدہ کو اور اوڑھایا حضرت کو دوسرے پارچے سے پھر بولایا اون معظمہ نے جناب
سیدہ کو تو گویا ہوئین حضرت ساتھ شہادتین کے او رکہا کہ گواہی دیتی ہون مین
اسکی کہ نہین ہے کوئی خدا سواے خدا کے اور باپ میرے رسول خدا سید انبیا
ہین اور شوہر میرے امیر اوصیا ہین اور اولاد میری بہترین اسباط ہین پھر
سلام کیا حضرت نے اون بی بیون پر اور ہر ایک کا نام لیا پس وہ سب بی بیان
متوجہ ہوئین طرف جناب سیدہ علیہا السلام کے ہنستی ہوئین اور باخود
مژدہ دیتی تھین حورین اور بشارت دی ولادت جناب سیدہ کی بعض اہل
سما نے بعض کو اور پیدا ہو گیا آسمان پر نور روشن کہ نہین دیکھا تھا ملائکہ نے
قبل اسکے اور کہا اون بی بیون نے کہ لو اسکو اے خدیجہ کہ پاک و پاکیزہ اور
مبارک ہے برکت دیگئی ہے اسمین اور اسکی نسل مین پس خوش خوش لیا
جناب سیدہ کو حضرت خدیجہ نے اور دودھ پلایا تو دودھ جاری ہوا پس بڑہتی
تھین جناب سیدہ دن بھر مین جیسا کہ بڑہتا ہے لڑکا مہینہ مین اور بڑہتی تھین
مہینہ مین جسطرح لڑکا سال مین بڑہتا ہے کتاب مدینۃ المعاجز صفحہ ١٥٠
مین مناقب فاطمہ اور امالی ابن بابویہ سے نقل کیا ہے عن المفضل بن عمر
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہا استنطقت عند ولادتہا
فنطقت فاطمۃ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان ابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وان بعلی سید الاوصیاء وان ولدی
سید الاسباط مفضل بن عمر نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ بولائی گئین جناب فاطمہ وقت ولادت اپنی تو بولین ساتھ شہادت
اسکی کہ نہین ہے کوئی خدا سواے خدا کے اور باپ میرے رسول خدا ہین اور شوہر

میرے سیّد اوصیا ہین اور بیٹے میرے بہترین اسباط ہین کتاب بحار الانوار
جلد عاشر مین ہے عن جعفر بن محمّد عن ابیہ عن جدّہ عن ابن
عباس قال لم تزل فاطمة تشب فی الیوم کالجمعة وفی الجمعة
کالشھر وفی الشھر کالسنّة الحدیث امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ
وآلہ نے اپنے پدر بزرگوار سے اور اون حضرت نے اپنے جدّ نامدار سے اور اون حضرت
نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہا اونھون نے کہ برابر جناب فاطمہ بالیدہ
ہوتی تھین دن مین مثل جمعہ کے اور جمعہ مین مثل مہینہ کے اور مہینہ مین مثل سال کے
اقول قد تمّت احادیث ولادتھا روحی وروح العالمین لھا
الفداء ولنشرع فی احادیث تزویجھا وسیظھر منھا فضلھا علی سائر الانبیاء
کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین عیون الاخبار وصحیفة الرّضا سے نقل کیا ہے
عن الرضا عن ابائہ قال قال رسول اللہ اتانی ملك فقال یا محمّد
انّ اللہ یقرء علیك السلام ویقول لك قد زوجت فاطمة من
علی فزوجھا منہ وقد امرت شجرة طوبیٰ ان تحمل الدر والیاقوت
والمرجان وانّ اھل السّماء قد فرحوا لذالك وسیولد منھا ولدان
سیّدا شباب اھل الجنّة وبھما یزیّن اھل الجنّة فابشر یا محمّد
فانك خیر الاوّلین والاخرین جناب امام رضا علیہ السّلام نے اپنے
آباء طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ آیا میرے پاس
ایک فرشتہ اور کہا کہ اے محمّد خداوند عالم آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ مین نے
تزویج کیا فاطمہ کو علی سے پس تو بھی اوسی سے تزویج کر اور بتحقیق کہ حکم کیا مین نے
شجر طوبیٰ کو کہ بار وے دُر اور یاقوت اور مرجان کو اور ہر آئینہ اہل آسمان

اور اونہین دونون سے زینت دیے جاوین گے اہل جنت پس خوش ہو اے محمد
تو بہترین اولین و آخرین ہے اوسی کتاب مین امالی شیخ طوسی سے نقل
کی ہے عن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن جابر بن
عبد اللہ قال لما زوج رسول اللہ فاطمۃ من علی اتاہ اناس من
قریش فقالوا انک زوجت علیاً بمہر خسیس فقال ما انا زوجت
علیاً ولکن اللہ عز وجل زوجہ لیلۃ اسری بی عند سدرۃ المنتہی
اوحی اللہ الی السدرۃ ان انثری ما علیک فنثرت الدر والجوہر
والمرجان فابتدر الحور العین فالتقطن فہن یتہادینہ ویتفاخرن
ویقلن ہذا من نثار فاطمۃ بنت محمد فلما کانت لیلۃ الزفاف
اتی النبی ببغلتہ الشہباء وثنی علیہا قطیفۃ وقال لفاطمۃ
ارکبی وامر سلمان یقودہا والنبی یسوقہا فبینما ہو فی بعض
الطریق اذ سمع النبی وجبۃ فاذا ہو بجبرئیل فی سبعین الفا
ومیکائیل فی سبعین الفا فقال النبی ما اہبطکم الی الارض
قالوا جئنا نزف فاطمۃ الی علی بن ابی طالب فکبر جبرئیل وکبر
میکائیل وکبرت الملائکۃ وکبر محمد فوقع التکبیر
علی العرائس من تلک اللیلۃ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے
پدر بزرگوار سے اور اون حضرت نے اپنے جد نامدار سے اور اون حضرت نے جابر سے
روایت کی ہے کہ جب تزویج کیا جناب رسول خدا نے فاطمہ علیہا السلام کو
جناب امیر المومنین سے تو قریش کے لوگ حضرت کے پاس آئے اور کہا کہ آپنے
فاطمہ کو علی سے مختصر قلیل پر تزویج کیا فرمایا حضرت نے کہ مین نے نہین تزویج کیا
لکن خدا نے تزویج کیا اوس رات کو جب مین سدرۃ المنتہیٰ پر گیا تو وحی کی خدا نے

طرف سدرۃ المنتہی لیکے کہ نثار کر تو جو کچھ تیرے پاس ہے تو نثار کیا اوسنے موتی اور گوہر
اور مرجان کو پس دوڑین حورین اور لیا اوس نثار کو پس وہ سب باخود ہا ہدیہ دیتی
ہین اوسے اور فخر کرتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ نثار فاطمہ بنت محمدؐ کا ہے پس جبکہ
شب زفاف ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اپنے بغلہ کو کہ نام اوس کا
شہبا تھا لائے اور اوسپر ایک چادر ڈالدی اور جناب فاطمہ سے فرمایا کہ سوار ہو
اور حکم کیا سلمان کو کہ کہینچین اوسے اور خود حضرت اوسے ہکاتے تھے پس وہ حضرت
ابہی راستہ ہی مین تھے کہ سنا جناب رسول خدا نے کلام خفی تو دفعتا جبرئیل ستر ہزار
ملک سے اور میکائیل ستر ہزار ملک سے آئے تو جناب رسول خدا نے پوچھا کس
سبب سے تم زمین پر آئے ہو کہا سبہون نے کہ ہم شب فاطمہ علیہا السلام کو یہان
جناب امیر کے پہونچانے آئے ہین پس تکبیر کہی جبرئیل نے اور تکبیر کہی میکائیل نے
اور تکبیر کہی جناب رسول خدا نے پس واقع ہوئی تکبیر عرائس پر اوسی رات سے اور
اوسی کتاب مین ہے فی خبر طویل عن النبی وعقد جبرئیل
ومیکائیل فی السماء نکاح علیؑ وفاطمۃ فکان جبرئیل المتکلم
عن علیؑ والمیکائیل الراد عنی خبر طویل مین ہے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا کہ عقد نکاح کیا علیؑ و فاطمہ کا جبرئیل و میکائیل نے آسمان پر
پس جبرئیل علی کیطرف سے متکلم تھے اور میکائیل میری طرف سے جواب دینے والے
تھے اور اوسی کتاب مین ہے فی حدیث خباب بن الارتؓ ان اللہ
تعالی اوحی الی جبرئیل تزوج النور من النور وکان الولی اللہ خباب
بن الارتؓ کی حدیث مین ہے کہ خدا نے وحی کی جبرئیل کیطرف کہ تزویج کر نور کو
نور سے اور تہا ولی خداوند عالم اور اوسی کتاب مین ہے ابن المؤذن والسمعانی
فی کتبہم بالاسناد عن ابن عباس و انس بن مالک قال بینما

رسول الله جالس اذجاء علیؑ فقال یا علی ما جاء بك قال جئت
اسلم علیك قال هذا جبرئیل یخبرنی ان الله زوّجك فاطمة
علیها السلام واشهد علی تزویجها اربعین الف ملك واوحی
الله الی شجرة طوبیٰ ان انثری علیهم الدّر والیاقوت فنثرت
علیهم الدّر والیاقوت فابتدرت الیه حور العین یلتقطن فی
اطباق الدّر والیاقوت وهنّ یتهادینه بینهنّ الی یوم القیامة
وکانوا یتهادون ویقولون هذه تحفة خیر النّساء وفی روایة
ابن بطه عن عبد الله فمن اخذ منه یومئذ شیئاً اکثر
ممّا اخذ صاحبه اواحسن افتخر به علی صاحبه الی یوم القیامة
ابن المؤذن اور سمعانی نے اپنی کتابون مین باسناد ابن عباس اورانس بن
مالک لکھا ہے کہا اون دونون نے کہ جناب رسول خدا بیٹھے تھے کہ آئے جناب
علی تو فرمایا حضرت نے کہ کیون آئے ہو عرض کی حضرت نے کہ آپ کے سلام کو
آیا ہون فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ خدا نے فاطمہ کو تجھ سے
تزویج کیا ہے اور گواہ ہوے تزویج پہ چالیس ہزار ملک اور وحی کی خدا نے شجر
طوبیٰ کیطرف کہ نثار کر ان پر در اور یاقوت کو تو نثار کیا در و یاقوت کو پس دوڑین
حورین لیتی ہوئی اطباق در و یاقوت کو اور وہ سب باخود ہدیہ دیتی ہین قیامت تک
اور کہتی ہین کہ یہ تحفہ بہترین نساء کا ہے اور روایت ابن بطہ مین عبد اللہ سے
منقول ہے کہ جس نے اوس روز ایک سے کچھ زیادہ یا بہتر لے لیا فخر کیا اوسنے اپنے
ساتھ والے پر قیامت تک اور اوسی کتاب مین ہے عن ابن عباس
قال قال رسول الله انّ الله تبارك وتعالی اخا بینی وبین علی بن
ابی طالب وزوّجه ابنتی من فوق سمٰواته واشهد علی ذالك

مقربین ملائکہ ابن عباس نے کہا کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ خدا نے
مواخات کی درمیان میرے اور درمیان علی بن ابی طالب کے اور تزویج کیا
اوسکے تئیں میری بیٹی کو ساتوین آسمان پر اور گواہ کیا اسپر اپنے ملائکہ مقربین کو
اور اوسی کتاب مین تاریخ بغداد سے ہے عن ابن عباس قال لما زفت
فاطمة الی علیؑ کان النبی قدامها وجبرئیل عن یمینها ومیکائیل
عن یسارها وسبعون الف ملک خلفها یسبحون اللہ ویقدسونہ
حتی طلع الفجر ابن عباس سے منقول ہے کہا اونہون نے کہ جب
جناب سیدہ بھیجی گئین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس تو جناب
رسول خدا آپیش نظر حضرت فاطمہ کے تھے اور جبرئیل داہنی طرف اوس معظمہ
کے اور میکائیل بائین طرف تھے اور ستر ہزار فرشتہ پیچھے حضرت سیدہ کے
تھے کہ تسبیح و تقدیس خدا کرتے تھے تا اینکہ صبح طالع ہوئی اور اوسی کتاب
مین ہے عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ یا فاطمہ زوجتک
سیدا فی الدنیا وانہ فی الاخرة لمن الصالحین لما اراد اللہ ان املکک
من علی امر اللہ جبرئیل فقام فی السماء الرابعة وصف الملائکة
صفوفا ثم خطب علیهم فزوجک من علی ثم امر اللہ شجرة الجنان
فحملت الحلی والحلل ثم امرها فنثرت علی الملائکة فمن اخذ منها
شیئا اکثر مما اخذه غیره افتخر به الی یوم القیامة عبد اللہ بن مسعود
نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ اے فاطمہ تزویج کیا مین نے
تجھے اوسکو کہ سردار ہے دنیا مین اور آخرت مین صالحین سے ہے جبکہ ارادہ کیا خدا نے
کہ تجھکو علی سے تزویج کرے حکم کیا جبرئیل کو تو وہ کھڑے ہوئے چوتھے آسمان پر

پھر حکم کیا خدا نے درخت جنت کو تو ہلا دیا اوسنے زیور اور حلّون کو پھر حکم کیا خلائق تو نثار کیا اوسنے ملائکہ پر پس جسنے اپنے غیر سے کچھ زیادہ لیلیا اوسنے فخر کیا دوسر سے قیامت تک اور راوسی کتاب مین کتاب مناقب سے ہے عن بلال

بن حمامه قال طلع علینا رسول الله ذات یوم و وجهه مشرق کدارة القمر فقام الیه عبد الرحمان بن عوف فقال یا رسول الله ما هذا النور قال بشارة اتتنی من ربی فی اخی وابن عمی وابنتی وان الله زوج علیاً من فاطمة وامر رضوان خازن الجنان فهز شجرة طوبی فحملت رقاقاً یعنی صکاکاً بعدد محبی اهل بیتی وانشاء من تحتها ملائکة من نور ودفع الی کل ملک صکاً فاذا استوت القیامة باهلها نادت الملائکة فی الخلایق فلا یبقی محب لاهل البیت الا دفعت الیه صکاً فیه فکاکه من النار باخی وابن عمی وابنتی فکاک رقاب رجال ونساء من امتی من النار بلال بن

حمامه سے منقول ہے کہا اوسنے کہ طلوع کیا ایک روز ہم پر جناب رسول خدا نے اور روے مبارک حضرت کا چمکتا تہا مثل ہالۂ گرد قمر کی تو کھڑا ہوا عبد الرحمان بن عوف اور کہا یا رسول اللہ یہ نور کیسا ہے فرمایا حضرت نے کہ بشارت آئی ہے خدا کیجانب سے میرے بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی کے باب مین اور تحقیق کہ خدا نے تزویج کیا علیؑ کو فاطمہ سے اور حکم کیا رضوان خازن جنان کو تو ہلایا اوسنے درخت طوبیٰ کو پس بار دیا اوسنے رقاع کو یعنی لکہی ہوئے پتے بعدد دوستوں اہل بیت میرے کے اور نیچے اون پتون کے ملائکہ نور کو پیدا کیا اور ہر ایک ملک کو ایک پتہ دیا گیا پس جبکہ قیامت اپنے اہل سے قائم ہوگی ندا کرینگے ملائکہ خلائق مین تو نہ باقی رہے گا کوئی دوست اہلبیت کا لیکن دیا جائیگا

اوسے ایک پتہ اوسمین آزادی ہوگی اوسکی جہنم سے بسبب میرے بھائی اور ابن
عم اور میری بیٹی کے جہنم سے فکاک رقاب رجال ونساء کا میری امت سے ہوگا
امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ مین ہے اور بحار الانوار جلد عاشر مین اسی
کتاب سے و تفسیر عیاشی سے نقل کی ہے عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال قال امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ دخلت ام ایمن علے
النبی وفی ملحفتہا شیٔ فقال لہا رسول اللہ ما معک یا ام ایمن
فقالت ام ایمن ان فلانۃ املکوھا فنثروا علیہا فاخذت من
نثارھا ثم بکت ام ایمن فقالت یا رسول اللہ فاطمۃ زوجتہا ولم
تنثر علیہا شیئاً فقال رسول اللہ یا ام ایمن لم تکذبین فان اللہ تبارک
وتعالی لما زوجت فاطمۃ علیا امر اشجار الجنۃ ان تنثر علیہم من حلیہا
وحللہا ویاقوتہا ودرھا وزمردھا واستبرقہا فاخذوا منہا ما لا
تعلمون ولقد نحل اللہ طوبی فی مہر فاطمۃ صلوات اللہ علیہا
فجعلہا فی منزل علی علیہ السلام جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ فرمایا جناب امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے کہ آئین ام ایمن
پاس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور اونکی چادر مین کوئی چیز تھی تو جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ اے ام ایمن تمہارے پاس کیا چیز ہے تو ام ایمن نے کہا
کہ فلان عورت کو تزویج کیا ہے اور نثار کیا ہے اوسپر پس مین نے اوسکے نثار سے
لیا ہے پھر ام ایمن رونے لگین اور کہا یا رسول اللہ فاطمہ کو آپنے تزویج کیا اور اونپر
کچھ نثار نہین کیا تو فرمایا جناب رسول خدا نے کہ کیون جھوٹھہ کہتی ہو اے ام ایمن
تحقیق کہ خدائے تعالے نے جبکہ تزویج کیا مین نے فاطمہ کو علی سے حکم کیا اشجار جنت کو
یہ کہ نثار کرین اونپر زیور اور حلے اور یاقوت اور موتی اور زمرد اور استبرق اپنی پس لیا

سبھون نے اوس سے اوس چیز کو کہ نہین جانتی ہو تم اور تحقیق کہ عطا کیا خدا نے
طوبی کو مہر فاطمہ مین پس گردانا او سے منزل علی مین کتاب بحار الانوار
جلد عاشر مین کافی سے نقل کی ہے عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان
فاطمۃ قالت لرسول اللہ زوجتنی بالمہر الخسیس فقال لہا رسول اللہ
ما انا زوجتك ولكن اللہ زوجك من السماء وجعل مهرك خمس الدنيا
ما دامت السموات والارض جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ جناب سیدہ نے خدمت جناب رسالت مآب مین عرض کی کہ آپنے مجھ کو مہر
قلیل پر تزویج کیا پس حضرت نے فرمایا کہ مین نے تم کو نہین تزویج کیا لیکن خدا نے
آسمان پر تم کو تزویج کیا اور گردانا مہر تمہارا خمس دنیا جبتک کہ آسمان و زمین
باقی رہے اور اوسی کتاب مین ہے عن الباقر فی خبر طویل و
جعلت نحلتها من علی خمس الدنیا و ثلث الجنۃ وجعلت لها
فی الارض اربعۃ انہار الفرات و نیل مصر و نهروان و نهر بلخ فزوجها
انت یا محمد بخمسمائۃ درهم تكون سنۃ لامتك جناب امام محمد باقر
علیہ السلام سے بحدیث طویل منقول ہے کہ اے محمد گردانا مین نے بخشش
او سپر علی کیجانب سے خمس دنیا اور ثلث جنت اور گردانی مین نے اوسکے لیے زمین مین
چار نہرین فرات[1] اور نیل مصر[2] اور نہروان[3] اور نہر بلخ[4] پس تزویج کر تو اسکے تئین پانچسو[5]
درہم پر کہ ہو سنت تیرے امت کے لیے اعلام جناب امیر المومنین صلوات
اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چار نہرین دنیا مین جنت کی ہین فرات اور نیل
اور سیحون اور جیحون فرات پانی ہے اور نیل شہد ہے اور سیحون خمر ہے اور جیحون
دودھ ہے کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین ہے عن یعقوب بن شعیب
و اسحق بن عمار و ابی بصیر قال الصادق ان اللہ تعالی مهر فاطمۃ ربع الدنیا

فربعها لها ومهرها الجنة والنار فتدخل اولیائها الجنة واعدائها
النار یعقوب بن شعیب واسحق بن عمار اور ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ تحقیق کہ خدائے تعالے نے مہر مین دیا فاطمہ کو
ربع دنیا کو پس ربع دنیا حضرت کے لیے ہے اور مہر مین دیا جنّت وجہنم کو تو داخل
کرینگے اپنے شیعونکو جنت مین اور اپنے دشمنون کو جہنم مین اور اوسی کتاب
مین امالی شیخ طوسی سے نقل کی ہے عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال
ان اللہ تعالیٰ امهر فاطمة ربع الدنیا فربعها لها وامهرها الجنة والنار
تدخل اعدائها النار وتدخل اولیائها الجنة وهی الصدیقة الکبریٰ
وعلی معرفتها دارت القرون الاولیٰ جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ تحقیق کہ خدائے تعالےٰ نے مہر مین دیا فاطمہ کو ربع دنیا کو پس ربع دنیا جناب
سیدہ کے لیے ہے اور مہر مین دیا حضرت کے جنّت ونار کو داخل کرینگی اپنے دشمنونکو
جہنم مین اور اپنے شیعون کو جنت مین اور وہ معظمہ صدیقہ کبریٰ ہین اور معرفت پر
اون حضرت کے زمانہاے سابقہ نے دور کیا ہے اور اوسی کتاب مین ہے
قیل للنبی قد علمنا مهر فاطمة فی الارض فما مهرها فی السماء
قال سل عما یعنیك ودع ما لا یعنیك قیل هذا مما یعنینا
یا رسول اللہ قال کان مهرها فی السماء خمس الارض فمن مشیٰ علیها
مبغضا لها ولولدها مشیٰ علیها حراما الی ان تقوم الساعة جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا گیا کہ ہمنے جانا مہر فاطمہ کا زمین مین
پس کیا مہر اون معظمہ کا ہے آسمان پر فرمایا اوس امر کا سوال کر جو تجھے ربح
دیتا ہے یعنی ضروری معلوم ہوتا ہے اور چھوڑ دے اوسے جو تجھے نہین ربح
[illegible]

یعنی ضروری معلوم ہوتا ہے اے رسول خدا فرمایا کہ مہر اوسکا آسمان پر خمس
زمین ہے پس جو شخص چلے اوسپر درحالیکہ فاطمہؑ اور اوسکی اولاد کو دشمن رکھتا ہو
تو چلا حرام تا اینکہ قیامت قائم ہو اور اوسی کتاب مین مصباح الانوار
اور کتاب فردوس سے ہے عن ابن عباس انّ النبیّ قال لعلیّ یا علیّ
انّ اللہ عزّ وجلّ زوّجک فاطمۃ وجعل صداقھا الارض
فمن مشی علیھا مبغضا لک مشی علیھا حراماً ابن عباس سے
منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جناب امیر المومنین
سے کہ اے علیؑ خدائے تعالے نے تزویج کیا تجھ سے فاطمہ کو اور گردانا مہر اوسکا
زمین کو پس جو شخص چلے اوس زمین پر درحالیکہ تجھ سے عداوت رکھتا ہو چلا اوسپر
حرام اعلام کل مضامین احادیث مذکورۂ تزویج جناب سیّدہ بطرق مختلفہ وروایات
متعددہ وارد ہوئی ہین اور جناب سیّد نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ کتاب انوار نعمانیہ
مین ارشاد فرماتے ہین اور بعینہ الفاظ یہ ہین روی فی کثیر من الاخبار
انّ اللہ سبحانہ وتعالی جعل مہر فاطمۃ علیھا السلام جمیع
الاراضی والمیاہ ومن ھذا قال الصادق علیہ السلام انّ فاطمۃ
علیھا السلام لم تجعل احدا فی حلّ من الارض بالمساکن
وغیرھا ولا باالانتفاع من الماء الا لشیعتھا ومحبیھا وکفانا
بھذا مفخرا حین نفخر یعنی احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہے کہ تحقیق کہ گردانا
خدائے سبحانہ وتعالے نے مہر فاطمہ علیھا السلام کا جمیع زمین اور پانی کو اور
اسی وجہ سے فرمایا ہے جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہین حلال گردانا ہے
کسی کو جناب سیّدہ نے زمین سے مساکن وغیرہ کو اور نہ پانی سے منتفع ہونیکو
لیکن واسطے اپنے شیعون کے اور کافی ہے ہم کو اسکی بزرگی جب ہم فخر کرین

اقول احادیث مہر جناب سیدہ میں بہت اختلاف واقع ہوئے ہیں پس
بعض احادیث میں ربع دنیا اور بعض میں خمس ہے اور بعض کل دنیا پر دلالت
کرتی ہیں اور بعض ثلث جنت پر اور بعض کل جنت و نار پر پس ممکن ہے کہ یہہ سب
جمع ہو جائیں چند وجہ سے اوّل یہہ کہ شاید ربع دنیا سے مراد ربع مسکون ہو دوسرے
یہہ کہ حضرات تقیۃً وحسب تحمّل رواۃ احادیث بیان فرماتے تھے پس ممکن ہے
کہ ثلث و ربع و خمس اوسی طرح ارشاد فرمایا ہو تیسرے یہہ کہ مقدار قلیل داخل ہے
مقدار کثیر میں پس احادیث جز احادیث کل پر مطابقت کرنے سے اصل کل ہوگی
پس دونوں امر درست ہونگے جسطرح خدائے عزّوجل فرماتا ہے خلق الموت
والحیوٰۃ اور پھر فرماتا ہے خالق کل شئ چوتھے یہہ کہ ممکن ہے کہ ربع و خمس دنیا
و ثلث جنت سے بسبب مساکن و دخول شیعیان آل جناب سیدہ صلوات اللہ
علیہا حضرت سے تخصیص ہو و واضح ہو کہ ہمنے اس فصل میں دو قسم کی
حدیثیں نقل کی ہیں اوّل وہ حدیثیں جو متعلق بذکر ولادت جناب سیدہ ہیں
دوم وہ احادیث جو ذکر تزویج جناب سیدہ میں وارد ہیں اور دلالت ان دونوں
قسموں کی فضیلت جناب سیدہ پر ظاہر ہے اور دلالت انکی افضلیت پر جیسا چاہیے
بعض افہام میں خفی ہے اور موضوع رسالہ بیان افضلیت ہے پس بیان اس کا
ضرور ہوا تاکہ مقصود میں کوئی شبہہ باقی نہ رہے پس جاننا چاہیے کہ دونو قسموں کی
احادیث افضلیت پر دلالت کرتی ہیں امّا قسم اوّل پس ملاحظہ احادیث
مذکورہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تکون جناب معصومہ کا میوۂ جنت سے ہوا ہے اور وہ
جناب بطن مادر میں کلام کرتی تہیں اور وقت پیدائش اوس جناب نے کلام کیا
اور حضرت سارہ اور آسیہ اور حضرت مریم اور خواہر موسیٰ اور حور جنت وقت
ولادت جنت سے آئیں اور ایک نور ظاہر ہوا کہ شرق و غرب کو مملو کر دیا اور آسمانیں

ایک نور ساطع ہوا کہ ملائکہ نے ایسا نور قبل اسکے نہ دیکھا تھا اور وہ جناب ایک دن مین مثل ایک مہینہ کے بڑہتی تہین اور مہینہ مین مثل سال کے اور یہہ جملہ امور اگرچہ بعض انہین سے بعض انبیاء مین موجود تھے مثل کلام کے مہد مین کہ وہ حضرت عیسی ع کے لیے ہوا تہا لیکن مجموع سوائے جناب سیدہ کے انبیاء مین نہین پایا جاتا ہے پس افضلیت اوس جناب کی انبیاء پر بدینوجہہ ثابت ہوتی ہے وھو المطلوب واما قسم دوم پس ملاحظہ احادیث مذکورہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نکاح حضرت سیدہ کا بالائے آسمان بحکم خدا جبرئیل ومیکائیل نے پڑہا اور درخت طوبی کو حکم ہوا کہ اوسنے موتی اور یاقوت اور مرجان کو بجائے میوہ بار دیا اور اوسکے اوراق پر سند جنت واسطے شیعون کے مرقوم ہوئی اور مہر حضرت کا جنت اور نار اور خمس دنیا یا ربع دنیا یا تمام عالم قرار پایا اور اسی طرح بہت سے امور ہوئے کہ مثل اونکا انبیاء کے حق مین نہین ہوا پس یہہ امور موجب افضلیت ہین اور روایت بحار جو امالی سے منقول ہے اوسمین بصراحت مذکور ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب سیدہ کی معرفت پر اہل زمانہ ہائے گذشتہ مامور ہوئی تھی پس انبیاء پر بھی یہہ معرفت فرض ہوئی اور یہہ وہ فضیلت ہے کہ جسمین شک نہین اور بہر حال واجب ہونا معرفت کا زمان ماضی مین بے شک مستلزم افضلیت ہے کہ انبیاء مین ایسی فضیلت پائی نہین جاتی فلا تغفل +

فصل چہارم بیان عبادت جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا وابیہا وعلی بعلہا وبنیہا کتاب علل الشرایع مین ہے عن جعفر بن محمد بن عمارۃ عن ابیہ قال سئلت اباعبداللہ عن فاطمہ لم سمیت الزہراء فقال لانہا کانت اذا قامت فی محرابہا زہر نورہا لاہل السماء کما یزہر نور الکواکب لاہل الارض

جعفر بن محمد بن عمارہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا اونسے کہ سوال کیا مینے
جناب صادق علیہ السلام سے کہ جناب سیدہ کا نام زہرا کیون رکھا گیا فرمایا اس لیے
کہ جب حضرت محراب عبادت مین کھڑے ہوتی تہین تو روشن ہوتا تھا نور حضرت کا
واسطے اہل سما کے جسطرح روشن ہوتا ہے نور ستارونکا اہل زمین کے لیے اور
اوسی کتاب مین ہے عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن
الحسین عن فاطمۃ الصغرای عن الحسین بن علی عن اخیہ
الحسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام قال رایت امی فاطمۃ
علیہا السلام قامت فی محرابہا لیلۃ جمعتہا فلم تزل راکعۃ ساجدۃ
حتی اتضح عمود الصبح وسمعتہا تدعو للمؤمنین والمومنات و
تسمیہم وتکثر الدعاء لہم ولا تدعو لنفسہا بشئ فقلت لہا
یا اماہ لم لا تدعو لنفسک کما تدعو لغیرک فقالت یا بنی
الجار ثم الدار جناب امام جعفر صادق ع نے اپنے پدر بزرگوار سے اور اون
حضرت نے امام زین العابدین علیہ السلام سے اور اون حضرت نے حضرت
فاطمہ صغری سے اور اون حضرت نے جناب امام حسین ع سے اور اون حضرت
نے اپنے بھائی جناب امام حسن صلی اللہ علیہم سے روایت کی ہے کہ فرمایا
حضرت نے کہ دیکھا مین نے اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ علیہا السلام کو کہ کھڑی ہوئین
اپنی محراب عبادت مین شب جمعہ کو پس برابر رکوع وسجود مین تا طلوع صبح
بسر کی اور سنا مین نے کہ وہ حضرت دعا کرتی ہین مومنین اور مومنات کے لیے
اور ہر ایک کا نام لے لیکر بکثرت دعا مین مشغول ہین اور اپنے لیے کسی امر کی دعا
نہین کرتین پس مین نے عرض کیا کہ اے مادر گرامی کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لیے
دعا نہین کرتین جسطرح غیرون کے لیے دعا کرتی ہین فرمایا کہ اے فرزند پہلے ہمسایہ

پھر گھر ہے اور اوسی کتاب مین ہے عن موسی بن جعفر عن ابیہ
عن ابائہ علیھم السّلام قال کانت فاطمۃ علیھا السّلام
اذا دعت تدعو للمؤمنین والمؤمنات ولا تدعو لنفسھا فقیل
لھا یا بنت رسول اللہ انک تدعو للناس ولا تدعو لنفسک
فقالت الجار ثم الدار جناب امام موسی کاظم علیہ السّلام نے اپنے پدر بزرگوار
سے اور اون حضرت نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے فرمایا کہ جناب
فاطمہ جب دعا کرتی تہین تو مومنین و مومنات ہی کے لیے دعا کرتی تہین اور
اپنے لیے دعا نکرتی تہین پس کہا گیا حضرت سے کہ اے بنت رسول خدا آپ
لوگون کے لیے دعا کرتی ہین اور اپنے لیے نہین دعا کرتین فرمایا کہ پہلے ہمسایہ ہے
پھر گھر ہے اور اوسی کتاب مین ہے عن ابان بن تغلب قال قلت
لابی عبد اللہ علیہ السّلام یا بن رسول اللہ لم سمیت فاطمۃ
الزہراء زہراء فقال لانھا تزہر لامیر المؤمنین علیہ السّلام فی
النہار ثلث مرات بالنور کان یزہر نور وجہھا صلوۃ الغداۃ و
الناس فی فرشہم فیدخل بیاض النور الی حجراتہم بالمدینۃ فتبیض
حیطانہم فیعجبون من ذالک فیاتون النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
فیسئلونہ عما راوا فیرسلہم الی منزل فاطمہ علیہا السّلام
فیاتون منزلہا فیرونہا قاعدۃ فی محرابہا تصلی والنور یسطع
من محرابہا من وجہھا فیعلمون ان الذی راوہ کان من نور فاطمۃ
علیہا السّلام فاذا انتصف النہار وترتبت للصلوۃ زہر وجہھا علیہا
السّلام بالصفرۃ فیدخل الصفرۃ حجرات الناس فتصفر ثیابہم
والوانہم فیاتون النبی صلی اللہ علیہ و آلہ فیسئلونہ عما راوا

فیرسلهم الی منزل فاطمة فیرونها قائمة فی محرابها وقد زهر نور وجهها بالصفرة فیعلمون ان الذی راوا کان من نور وجهها فاذا کان اخر النهار وعربت الشمس احمر وجه فاطمة فاشرق وجهها بالحمرة فرحاً وشکراً لله عزّ وجلّ فکان یدخل حمرة وجهها حجرات القوم وتحمر حیطانهم فیعجبون من ذالک ویاتون النبی صلی الله علیه واله ویسئلونه عن ذالک فیرسلهم الی منزل فاطمة فیرونها جالسة تسبح الله وتمجده ونور وجهها یزهر بالحمرة فیعلمون ان الذی راوا کان من نور وجه فاطمة علیها السلام فلم یزل ذالک النور فی وجهها حتی ولد الحسین فهو یتقلب فی وجوهنا الی یوم القیامة فی الائمة منا اهل البیت امابعد

امام ابان بن تغلب سے منقول ہے کہا اوسنے کہ عرض کیا مین نے خدمت جناب صادق علیه السلام مین کہ یابن رسول الله جناب فاطمہ زہرا کا نام زہرا کیون رکہا گیا فرمایا اس لیے کہ روشن ہوتی تہین جناب امیرالمومنین کے لیے دن بہر مین تین بار ساتہ نور کے چمکتا تہا نور روے مبارک حضرت کا وقت نماز صبح کے درحالیکہ سب لوگ اپنے بچہونون پر ہوتے تہے پس پہونچتی تہی سپیدی نور کی طرف اونکے حجرون کے مدینہ مین تو روشن ہوجاتی تہین دیوارین اونکی پس متعجب ہوتے تہے دیکہکر اور آتے تہے خدمت جناب رسول خدا مین اور پوچہتے تہے روشنی کے حال کو پس حضرت اونکو جناب فاطمہ کیطرف بہیجتے تہے تو وہ لوگ دولت سراے حضرت مین آتے تہے پس دیکہتے تہے حضرت کو کہ اپنی محراب عبادت مین بیٹہی نماز پڑہ رہی ہین اور نور روے مبارک حضرت کا محراب سے ساطع ہی پس

جان جاتے تھے کہ جو دیکھا تھا وہ نور فاطمہ علیہا السّلام کا تھا پس جب دوپہر
ہوتی تھی اور مہیائے نماز ہوتی تہین تو نور روئے مبارک حضرت کا زرد
ہو جاتا تھا اور وہ زردی حجرونمین لوگون کے پہونچتی تھی پس کپڑے اور رنگ
اون سب کے زرد ہو جاتے تھے تو آتے تھے خدمت جناب رسول خدا مین
اور حال اسکا پوچھتے تھے تو حضرت اونکو طرف منزل جناب سیدہ کے بھیجتے تھے
پس وہ لوگ دیکھتے تھے حضرت کو کہ اپنی محراب عبادت مین کھڑی ہین اور
نور روئے مبارک حضرت کا زرد ہے پس جان جاتے تھے کہ جو دیکھا تھا
وہ نور روئے مبارک حضرت کا تھا پس جب دن اخیر ہوتا تھا اور آفتاب
غروب ہو جاتا تھا تو بسبب خوشی اور شکر خدائے عزّ و جل کے نور روئے مبارک
جناب فاطمہ کا سرخ ہو جاتا تھا تو سرخی روئے مبارک حضرت کی لوگونکے
حجرونمین پہونچتی تھی اور دیوارین اونکی سرخ ہو جاتی تہین پس متعجب ہوتے
تھے دیکھکر اور آتے تھے خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین اور اسکا
حال پوچھتے تھے تو حضرت اونکو منزل جناب سیّدہ کیطرف بھیجتے تھے تو وہ لوگ
حضرت کو بیٹھا تسبیح و تمجید خدا کرتے دیکھتے تھے اور دیکھتے تھے کہ نور روئے مبارک
حضرت کا سرخ ہے پس جان جاتے تھے کہ جو دیکھا تھا وہ نور روئے جناب
فاطمہ علیہا السّلام تھا پس برابر وہ نور روئے مبارک حضرت مین تھا تا اینکہ پیدا
ہوئے جناب امام حسینؑ پس وہ نور ہمارے چہرونمین بیچ ائمہؑ کے ہم اہلبیت سے
پھرتا ہے روز قیامت تک ایک امام کے بعد دوسرے امام مین کتاب بحار الانوار
جلد ثامن صفحہ (۹) مین بحدیث طویل امالی شیخ صدوق سے باسناد ابن عباس
نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے واما ابنتی فاطمۃ
فانھا سیدۃ نساء العالمین من الاولین والاخرین وھی بضعۃ منی

وهی نور عینی وهی ثمرة فوادی وهی روحی التی بین جنبی
وهی الحوراء الانسیّة متی قامت فی محرابها بین یدی ربها
جل جلاله زهر نورها لملائکة السماء کما یزهر نور الکواکب
لاهل الارض ویقول الله عزّ وجل لملائکته یا ملائکتی انظروا
الی امتی فاطمة سیّدة نساء امائی قائمة بین یدیّ
ترتعد فرائصها من خیفتی وقد اقبلت بقلبها علی عبادتی
اشهدکم انّی قد امنت شیعتها من النّار الحدیث یعنی یہ
میری فاطمہ سیدہ نساء عالمین اوّلین و آخرین ہے اور جزو بدن ہے میری اور روشنی
چشم ہے میری اور میوۂ دل ہے میری اور میری وہ روح ہے جو میرے پہلو مین ہے
اور وہ حور انسان کی خلقت مین ہے جبکہ کھڑی ہوتی ہے اپنی محراب عبادت مین
سامنے اپنے پروردگار کے تو روشن ہوتا ہے نور اوسکا ملائکہ آسمان کے لئے جسطرح
نور ستارونکا اہل زمین کے لیے روشن ہوتا ہے اور فرماتا ہے خداے عزّ و جل
اپنے فرشتون سے کہ اے ملائکہ میرے دیکھو میری کنیز خاص فاطمہ کیطرف کہ سردار
میری کنیزونکی ہے سامنے میرے کھڑی ہے کانپ رہی ہین رگ ہاے گردن اوسکی
میرے خوف سے اور وہ متوجہ ہے اپنے قلب سے میری عبادت پر گواہ کرتا ہون
مین تم سب کو مینے امان دی ہے اسکے شیعون کو آتش جہنّم سے کتاب بحار الانوار
جلد عاشر مین ہے قال الحسن ما کان فی الدنیا اعبد من فاطمة کانت
تقوم حتّی تتورّم قدماها فرمایا جناب امام حسن علیہ السّلام نے کہ دنیا مین
کوئی جناب فاطمہ سے اعبد نتہا کہ نماز کے لیے کھڑی ہوتی تھین تا اینکہ دونون پاے
مبارک ورم کر آتے تھے اقول ان احادیث کے ملاحظے سے فضیلت جناب
... انبیا سے ظاہر نہین پس

دلالت ان آثار وغیرہ کی افضلیت پر بھی ثابت ہوتی ہے اور بعد تعمق نظر سے معلوم ہوتا ہے

یہ سب آثار عجیبہ جو از جناب سیدہ طاہرہ سے اوقات صلوۃ وغیرہا میں صادر ہوتی تھی

کثرت عرفان اور قرب بارگاہ الہی پر دلالت کرتے ہیں اور تفاوت مراتب کا

باعتبار تفاوت مراتب معرفت اور قرب ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ قرب خدا

اور عرفان سیدہ کا انبیا سے زاید تھا پس وہ جناب افضل و نبی ہوں گو وہ مطلقو

فصل پنجم بیان میں اون آیات کے جو خدا کی جانب سے جناب سیدہ کو حاصل ہوئی ہیں

اور تقریب استدلال وہی ہے جو سابق میں ہم بیان کر چکے ہیں کتاب مدینۃ المعاجز

صفحہ (۵۶) میں اور بحار الانوار جلد عاشر میں ہے عن جمع من الصحابة قالوا

دخل النبي دار فاطمة فقال يا فاطمة ان اباك اليوم ضيفك

فقالت يا ابه ان الحسن والحسين يطلبان بشئ من الزاد فلم اجد

لهما شيئا يقتاتان به ثم ان النبي دخل وجلس مع علي والحسن

والحسين وفاطمة متحيرة كيف تصنع ثم ان النبي نظر الى السماء ساعة

واذا بجبرئيل قد نزل وقال يا محمد العلي الاعلى يقرئك السلام ويخصك

بالتحية والاكرام ويقول قل لعلي وفاطمة والحسن والحسين اى شئ تشتهون

من فواكه الجنة فقال النبي يا علي ويا فاطمة ويا حسن ويا حسين ان رب

العزة علم انكم جياع فاى شئ تشتهون من فواكه الجنة فامسكوا عن

الكلام ولم يردوا جوابا حياء من النبي فقال الحسين عن اذن منك يا

اباه يا امير المؤمنين وعن اذن منك يا اماه يا سيدة نساء العالمين

وعن اذن منك يا اخا الحسن الزكي اختار لكم شيئا من فواكه الجنة فقالوا

جميعا قل يا حسين ما شئت فقد رضينا بما تختاره لنا فقال رسول الله قل

لجبرئيل انا نشتهي رطبا جنيا في غير اوانه فقال النبي قد علم الله ذلك

ثم قال يا فاطمة قومي وادخلي البيت فاحضري لنا ما فيه فدخلت فرأت فيه طبقا من البلور مغطى بمنديل من السندس الاخضر وفيه رطب جني فقال النبي لفاطمة وهي الحاملة المائدة انى لك هذا قالت هو من عند الله يرزق من يشاء بغير حساب كما قالت مريم بنت عمران فقام النبي وتناوله منها وقدمه بين ايديهم ثم قال بسم الله الرحمن الرحيم ثم اخذ رطبة واحدة فوضعها فى فم الحسين فقال هنيئا مريئا لك يا حسين ثم اخذ رطبة ثانية فوضعها فى فم الحسن فقال هنيئا مريئا لك يا حسن ثم اخذ رطبة ثالثة فوضعها فى فم فاطمة وقال هنيئا مريئا لك يا فاطمة الزهراء ثم اخذ رطبة رابعة فوضعها فى فم علي بن ابى طالب وقال هنيئا مريئا لك يا علي وتناول رطبة اخرى والنبي يقول هنيئا مريئا لك يا علي ثم وثب النبي قائما ثم جلس ثم اكلوا جميعا من ذالك الرطب فلما اكتفوا وشبعوا ارتفعت المائدة الى السماء باذن الله فقالت فاطمة يا ابة لقد رايت اليوم منك عجبا فقال يا فاطمة اما الرطبة الاولى التى وضعتها فى فم الحسين وقلت له هنيئا مريئا لك يا حسين فان ميكائيل واسرافيل يقولان هنيئا مريئا لك يا حسين فقلت ايضا موافقا لهما بالقول هنيئا لك يا حسين ثم اخذت الثانية فوضعتها فى فم الحسن فسمعت جبرائيل وميكائيل يقولان هنيئا لك يا حسن فقلت موافقا لهما فى القول ثم اخذت الثالثة فوضعتها فى فمك يا فاطمة فسمعت الحور العين مسرورين مشرفين علينا من الجنان وهن يقلن هنيئا لك يا فاطمة فقلت موافقا لهن بالقول هنيئا لك يا فاطمة فلما اخذت الرطبة الرابعة فوضعتها فى فم علي بن ابى طالب سمعت النداء من الحق سبحانه

ثم ناولت علیا رطبة اخرىٰ ثم ناولته رطبة اخرىٰ وانا اسمع قول
الحق سبحانه وتعالیٰ يقول هنيئاً مريئاً لك يا علیؑ ثم قمت اجلالا
لرب العزة جل جلاله فسمعته يقول يا محمد وعزتی وجلالی لو
ناولت علیاؑ من هذه الساعة الی يوم القيامة رطبة رطبة لقلت
له هنيئاً مريئاً بغير انقطاع ایک گروہ صحابہ سے منقول ہے کہا اون سبھوں نے
کہ ایک روز تشریف لائے جناب رسول خداؐ دولت سرا ئے جناب سیدہ میں اور
فرمایا کہ اے فاطمہ تیرا باپ آج کے دن تیرا مہمان ہے پس جناب سیدہ نے عرض کیا کہ اے
بابا حسن اور حسین کچھ کہانیکو مانگتے ہین اور میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے کہ اونکا قوت
پھر جناب رسول خداؐ تشریف لاکے بیٹھے ساتھہ علی اور حسن اور حسین علیہم السلام کے
اور فاطمہ علیہا السلام متحیر تھین کہ کیا کرین بعد انتظار جناب رسول خدا نے طرف آسمان کے
دیکھا تو دفعۃً جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمدؐ خداوند عالم بعد تحفہ سلام فرماتا ہی کہ کہو
علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے کہ کس چیز کی خواہش رکھتے ہو تم میوہا ئے جنّت سے پس
جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ اے علی و اے فاطمہؑ اے حسنؑ و اے حسین خداوند
عالم نے چاہا کہ تم سب بہوکھے ہو پس کس چیز کی رغبت ہی تمکو میوہا ئے جنّت سے
پس سب خاموش ہوئے اور بسبب حیا کے کچھہ جواب نہ دیا پس جناب امام حسین نے
عرض کی کہ اے بابا اے امیر المومنین آپکی اجازت سی اور اے والدہ اے بہترین نساء
عالمین آپکی اجازت سی اور اے بھائی حسن زکی آپ کی اجازت سے آپ لوگونکے لیے کوئی
چیز میوہائے جنّت سے مین پسند کرون پس سب نے فرمایا کہو اے حسین جو چاہو ہم
راضی ہین اوس چیز سے جو تم ہمارے لیے پسند کرو پس عرض کی یا رسول اللہ کہیں آپ
جبرئیل سے کہ ہم سب خواہش رکھتے ہین رطب تازہ کی بغیر فصل ہین پس جناب رسول خدا

نے فرمایا کہ خدا اس سے آگاہ ہوا پھر فرمایا کہ اے فاطمہ اوٹھو اور جاؤ گھر میں اور وہاں جو
اوسے لاؤ تو جناب سیدہ تشریف لے گئیں اور دیکھا اوس گھر میں ایک طبق بلور کا
ڈھکا ہوا ایک رومال سندس سبز سے کہ اوسمین رطب تازہ ہے پس فرمایا جناب
رسول خداؐ نے جناب فاطمہ سے کہ وہ معظمہ دسترخوان کو اوٹھائے تھیں کہ کہاں سے
تمکو ملا عرض کیا خدا کی جانب سے تحقیق کہ خدا رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بغیر حساب
جیسا کہ کہا تھا مریم بنت عمران نے پھر کھڑے ہو گئی جناب رسول خداؐ اور اوس طبق کو
حضرت سے لے لیا اور سامنے رکھدیا سب حضرات کے پھر فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور لیا ایک رطب اور دہن مبارک امام حسین میں دیا اور فرمایا کہ گوارا ہو تمکو اے
حسین پھر دوسرا رطب لیا اور دہن مبارک جناب امام حسن میں دیا اور فرمایا کہ گوارا ہو
تم کو اے حسن پھر تیسرا رطب اوٹھایا اور دہن جناب فاطمہ میں دیا اور فرمایا کہ گوارا ہو
تم کو اے فاطمہ زہرا پھر چوتھا رطب لیا اور دہن مبارک جناب امیرؑ میں دیا اور فرمایا
کہ گوارا ہو تم کو اے علی پھر دوسرا رطب دیا اور پھر اور دیا اور حضرت فرماتے جاتے تھے
کہ گوارا ہو تم کو اے علی پھر حضرت کھڑے ہو گئے اور پھر بیٹھ گئے پھر سب بزرگواروں نے اوس
رطب کو کھایا پس جبکہ سیر ہو گئے تو بحکم خدا وہ دسترخوان اوٹھ گیا طرف آسمان کے
پس جناب سیدہ نے عرض کی کہ اے بابا میں نے آج کے دن آپ سے عجیب امر
مشاہدہ کیا فرمایا کہ اے فاطمہ پہلا رطب جو میں نے دہن حسین میں دیا اور کہا میں نے
کہ گوارا ہو تم کو اے حسین تو میکائیل اور اسرافیل کہتے تھے کہ گوارا ہو تم کو اے حسین
پس میں نے بھی اونکے قول کی مطابقت کی پھر دوسرا رطب جو میں نے لیکر دہن
حسن میں دیا تو سنا میں نے جبرئیل اور میکائیل کو کہ کہتے ہیں گوارا ہو تم کو اے حسن
تو میں نے بھی موافق اونکے قول کے کہا پھر تیسرا رطب جو میں نے تمہارے دہن میں
اور اے فاطمہ تو سنا میں نے حور العین کو خوش ہو رہی تھیں اور کہتی تھیں ہم جنت سے اور

کہتی این کہ گوارا ہو ... گوارا ... نبی کو اور آدمیون کے ... گوارا ہو تم کو

اے فاطمہ اور جبکہ مین نے چوتہا رطب لیکر دین علی بن ابی طالب مین دیا تو سنا مین نے

کہ خدا فرماتا ہے گوارا ہو تمکو اے علیؑ پس مین نے بھی موافقت کی قول خدا کی پہر علی کو

مین نے دوسرا رطب دیا اور پہر تیسری مرتبہ دیا اور مین سنتا جاتا تہا قول خدا کا کہ فرماتا ہی

گوارا ہو تمکو اے علیؑ پہر مین بسبب بزرگی خدا ے عزّ و جل کے کہڑا ہو گیا اور سنا مین نے

کہ فرماتا ہے اے محمدؐ قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ اگر تو علی کو اسوقت سے قیامت

تک ایک ایک رطب دئے جاتا تو مین برابر بغیر انقطاع کہتا جاتا کہ گوارا ہو تمکو اے علی

اوسی کتاب کے صفحہ (۶۳) مین کتاب ثاقب المناقب سے نقل کیا ہی

عن جابر اهدیت الی رسول الله اترجة من اترج الجنة ففاح ریحها

بالمدینه حتی کاد اهل المدینة ان یعتبقوا بریحها فلما اصبح رسول الله

فی منزل ام سلمة دعا۔ بالاترجة فقطعها بخمس قطع فاکل واحدة واطعم

علیاً واحدة واطعم فاطمة واحدة واطعم الحسن واحدة واطعم الحسین

واحدة فقالت ام سلمة الست من ازواجك قال بلی یا ام سلمة ولکنها تحفة

من الجنة اتانی بها جبرئیل وامرنی ان اکل واطعم عترتی الحدیث

جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہدیہ دیا گیا جناب رسول خداؐ کو ترنج کا ترنجہاے

جنت سے پس پہیلی خوشبو اوسکی مدینہ مین تا اینکہ قریب ہوا کہ اہل مدینہ بہی اوسکی خوشبو سے

معطّر ہو جائین پس جبکہ صبح کی منزل ام سلمہ مین جناب رسول خداؐ نے تو منگایا

اوس ترنج کو اور پانچ ٹکڑے اوسکے کیے پس ایک خود کہایا اور ایک جناب امیر کو

اور ایک جناب سیدہ کو اور ایک جناب امام حسن کو اور ایک جناب امام حسین کو

کہلایا تو ام سلمہ نے کہا کہ کیا مین آپکی ازواج سے نہین ہون فرمایا کہ ہان ہو مگر یہ ایک

تحفہ ہے جنت کا ... جبرئیل لائے ہین اور حکم کیا ہے مجھکو کہ مین کہاؤن اور

اور اپنے اہلبیت کو [illegible]
سیّدہ مین ہے روی ھبط جبرئیل فی زمرة من الملائکة بھدیة فقال
لام سلمہ املاھی القعب ماء فقال لی یا علیؑ اشرب نصفہ ثم
قال لفاطمة اشربی وابقی ثم اخذ الباقی فصبّه علی وجھھا ونحرھا ثم
فتح الصلّہ فاذا فیھا کعك وموز وزبیب فقال ھٰذا ھدیة جبرئیل
ثم اقلب من یدہ سفرجلة فشقّھا نصفین واعطی علیا وقال ھٰذہ
ھدیة من الجنة الیکما واعطی علیا نصفا وفاطمة نصفا مروی ہے
کہ جبرئیل نازل ہوئے ایک گروہ ملائکہ سے ساتھ ایک ہدیہ کی تو فرمایا حضرت نے ام سلمہ کو
کہ بھر لاؤ کاسہ مین پانی پس فرمایا مجھ سے کہ اے علی پیو نصف پانی پھر فرمایا فاطمہ سے کہ پیو
اور چھوڑ دو پھر حضرت نے بقیہ آپ کو روئے مبارک اور گلوئے مبارک جناب سیدہ پر
چھڑکا پھر حضرت نے جوڑ کو کھولا تو اوسمین ایک قسم کی روٹی اور کیلا اور منقی تھا پس
فرمایا کہ یہ ہدیہ جبریل کا ہے پھر اپنے دست مبارک کو بھیج پھیرا اور اوسی دو ٹکڑے کیا اور
جناب امیر کو دیا اور فرمایا کہ یہ ہدیہ ہے جنّت کا طرف تم دونون کے اور عطا کیا علی کو نصف
اور فاطمہ کو نصف کتاب مدینة المعاجز صفحہ (۵۵) مین بحوالہ کتاب ثاقب المناقب
بروایت سلمان فارسی علیہ الرحمہ اور کتاب دیلمی سے بحدیث جناب صادق نقل کیا ہے
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مطر بالمدینة مطر جود فلما تقشعت
السّحابة خرج رسول اللہ ومعه عدة من اصحابه المھاجرین والانصار
وعلی لیس فی القوم فلمّا خرجوا من باب المدینة جلس النّبی ینتظر
علیًّا واصحابه حوله فبینما ھو کذالك اذا اقبل علیؑ من المدینة فقال
جبرئیل ھٰذا علیؑ قد اتاك نقی الکفین نقی القلب یمشی کملا ویقول
صوابا تزول الجبال ولا یزول فلمّا دنی من النّبی اقبل یمسح وجھه بکفه و

عسیح بدنه وهو یقول انا المنذر وانت الهادی من بعدی فانزل الله علی
نبیه کلمح البصر انما انت منذر ولکل قوم هاد قال فقام النبی ثم
ارتفع جبرئیل ثم رفع راسه فاذا هو بکف اشد بیاضا من الثلج قد
ادلت رمانة اشد خضرة من الزمرد فاقبلت الرمانة تهوی الی النبی
بضجیج فلما صارت فی یده عض منها عضات ثم دفعها الی علی
ثم قال له کل وافضل لابنتی وابنی یعنی الحسن والحسین وفاطمة
ثم التفت الی الناس وقال ایها الناس هذه هدیة من الله الی والی
وصیی والی ابنتی والی سبطی فلو اذن الله لی ان اوتیکم منها لفعلت
فاعذرونی عافاکم الله فقال سلمان جعلنی الله فداک ما کان
ذلک الضجیج قال الرمانة لما اجتنیت ضجت الشجرة بالتسبیح فقال جعلت
فداک ما تسبیح الشجرة قال سبحان من سبحت له الشجرة الناظرة
سبحان ربی الجلیل سبحان من قدح من قضبانها النار المضیئة سبحان
ربی الکریم ویقال انه من تسبیح مریم جناب امام جعفر صادق علیه السلام
فرمایا کہ مدینہ مین خوب پانی برسا پس جبکہ کشادہ ہوا ابر نکلی جناب رسول خدا اور
ساتھ حضرت کے ایک گروہ صحابہ تھا مہاجرین وانصار سے اور جناب امیر المومنین
اوس گروہ مین نتھے پس جبکہ وہ لوگ دروازۂ مدینہ سے نکلے تو جناب رسول خدا بیٹھکر
جناب امیرؑ کا انتظار کرنے لگے اور اصحاب حضرت کے گرد تھے پس اسی حالت مین
تھے کہ مدینہ سے امیر المومنین تشریف لائے تو کہا جبرئیل نے کہ آئے علی آپ کے
پاس کہ پاکیزہ دست و پاکیزہ قلب سی پوری چال چلتا ہے اور سخن حق کہتا ہے
پہاڑ ہٹ جائین اور یہ نہ ہٹے پس جبکہ حضرت قریب رسول خدا آئے تو جناب

اور بدن جہاڑنے لگی اور فرماتے جاتے تھے کہ مین ڈرانیوالا ہون اور تو ہدایت کنندہ ہے
بعد میرے اور نازل کیا خدا نے اپنے نبی پر چشم زدن میں انما انت منذر ولکل قوم
ھاد فرمایا جناب صادق علیہ السّلام نے کہ پھر کھڑے ہوگئے جناب رسول خدا اور
چلے گئے جبریل پھر حضرت نے اپنا سر مبارک اوٹھایا تو ناگاہ ایک دایرہ کہ برف سے
زیادہ سفید تھا اور اوسمین ایک انار دکھائی دیا کہ سبز تر تھا زمرد سے پس آیا انار اوترتا ہوا طرف
جناب رسول خدا کے ساتھ آواز کے پس جب وہ انار دست مبارک حضرت مین آیا آنحضرت
نے چند ٹکڑے دندان مبارک سے کاٹے پھر جناب امیر کو دیا اور فرمایا کہ کھاؤ اور چھوڑ دو
میری بیٹی اور میرے دونون فرزند یعنی حسن اور حسین کے لیے پھر حضرت ملتفت ہوئے
اور فرمایا کہ اے گروہ مردم یہہ ہدیہ ہے جانب خدائے تعالےٰ سے میری طرف اور میرے وصی
اور میری بیٹی اور میرے دونون نواسونکی طرف پس اگر خدا کی اجازت ہوتی میرے تئین
تمہارے دینے کی اس ہدیہ میں سے تو ایسا کرتا میں پس معذور رکھو تم مجھے خدا تمہارے
گناہونکو بخشے اوسوقت حضرت سلمان نے عرض کیا کہ خدا مجھکو آپ پر سے فدا کرے یہ آواز
کیسی تھی فرمایا کہ جب میں نے انار توڑا تو آواز دی درخت نے ساتھ تسبیح کے عرض کیا
سلمانؓ نے کہ میں آپ پر سے فدا ہون درخت کی کیا تسبیح ہے فرمایا کہ تسبیح کرتا ہون حق
تسبیح کا اوس خدا کے لیے کہ تسبیح کی اوسکی درخت تر و تازہ نے تسبیح کرتا ہون حق تسبیح
اپنے خدائے بزرگ کی تسبیح کرتا ہون حق تسبیح اوس خدا کو کہ نکالا ہے اوسنے اوس کی
شاخونسے آتش روشن کو تسبیح کرتا ہون حق تسبیح اپنے پروردگار بزرگ کے تئین اور
کہا جاتا ہے کہ یہ تسبیح ہے مریم علیہا السّلام کی اوسی کتاب کے صفحہ (۶۱) مین
امالی شیخ صدوق اور کتاب مناقب امیر المومنین سے نقل کیا ہے عن ابن عباس
قال کنت جالسًا بین یدی النبیؐ ذات یوم وبین یدیہ علیؑ وفاطمہ والحسن
والحسین علیہم السلام اذ ھبط جبرئیل ومعہ تفاحۃ فحیی بھا النبیؐ فتحیا بھا

فجیء النبی علیؑ بن ابی طالب فتحیأ بہا علیؑ وقبلہا وردہا الی رسول اللہ فتحیأ
بہا وحباہا الحسن فتحیأ بہا الحسن وقبلہا وردہا الی رسول اللہ فتحیأ بہا
رسول اللہ وحباہا الحسین فتحیأ بہا الحسین وقبلہا وردہا الی النبی فحیے
بہا فاطمۃ فتحییت بہا وقبلتہا وردتہا الی رسول اللہ فتحیأ بہا وحباہا ثانیۃ
علیؑ بن ابی طالب فلما ہمّ ان یردہا الی رسول اللہ سقطت التفاحۃ من
اناملہ فانفلقت بنصفین فسطع منہا نور حتی بلغ عنان السماء فاذا علیہا
سطران مکتوبان بسم اللہ الرحمن الرحیم تحیۃ من اللہ تعالی لے
محمد المصطفی وعلیؑ المرتضی وفاطمۃ الزہراء والحسن والحسین سبطی
رسول اللہ امان لمحبیہم یوم القیامۃ من النار ابن عباس سے مروی ہے کہا
اونہون نے کہ ایک دن مین سامنے جناب رسول خدا کے بیٹھا تہا اور سامنے حضرت کی
جناب امیر وجناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام تہے کہ نازل ہوے جبریل اور ساتھ
اونکے ایک سیب تہا تو جبریل نے جناب رسول خدا کو دیا پس تحیت بجا لاے جناب
رسول خداؐ اور دیا اوسے جناب امیر المومنینؑ کو اور حضرت نے بہی ادا ے تحیت
کیا اور بوسہ دیا اوسے اور پہر جناب رسول خداؐ کو دیا پس حضرت نے ادا ے تحیت کیا
اور دیا امام حسن علیہ السلام کو تو لیا اونحضرت نے اور ادا ے تحیت کیا اور چوما اور پہر
دیا جناب رسول خداؐ کو تو حضرت نے لیکر جناب امام حسین علیہ السلام کو دیا پس لیا
اونحضرت نے او تحیت بجا لاے اور بوسہ دیا او پہیر دیا جناب رسول خداؐ کو پس حضرت نے
جناب سیدہ کو دیا اور لیا اون معظمہ نے او تحیت بجا لائین اور بوسہ دیکر پہر جناب رسول خداؐ کو
دیا پس حضرت نے لیکر دوبارہ جناب امیرؑ کو دیا پس جب حضرت نے قصد کیا کہ دین
جناب رسالت مآبؐ کو اونگلیون سے حضرت کی وہ سیب گر پڑا اور دو ٹکڑے ہوا اور
ساطع ہوا او [illegible] سے نور تا اینکہ آسمان تک پہنچا اور نکلین او سمین دو سطرین لکھی

ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہدیہ ہے خداے تعالے کی جانب سے طرف محمد مصطفے اور
علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین سبط رسول خدا صلی اللہ علیہم کے اور امان ہے
واسطے انکے دوستون کے بروز قیامت جہنم سے اور اوسی کتاب صفحہ (۲۲) پر
کتاب ہدایہ سے نقل کیا ہے عن المفضل بن عمر الجعفی عن ابی عبد اللہ الصادق
علیہ السلام قال لبث رسول اللہ فی رحبۃ مسجدہ بالمدینۃ و طائفۃ
من المہاجرین والانصار حولہ و امیر المومنین و ابو بکر و عمر بین یدیہ
اذ دخلت المسجد غمامۃ لہا زجل و حفیف فقال رسول اللہ یا ابا الحسن
قد اتتنا ہدیۃ من اللہ ثم مد رسول اللہ یدہ الی الغمامۃ فتدلت و ادلت
من یدہ فبد امنہا جام یلمع حتی غشیت ابصار من حضر فی المسجد
من لمعانہ و شعاع نورہ و فاح فی المسجد روائح زالت من طیبہا عقول
الناس و الجام یسبح اللہ تعالی و یقدسہ و یحمدہ بلسان عربی مبین حتی
نزل فی بطن راحۃ رسول اللہ الیمنی و ہو یقول السلام علیک یا حبیب اللہ
و صفوتہ و نبیہ و رسولہ المختار من العالمین والمفضل علی جمیع ملل اللہ
اجمعین من الاولین والاخرین و علی وصیک خیر الوصیین و اخیک
خیر المواخین و خلیفتک خیر المستخلفین و امام المتقین و امیر
المومنین و نور المستنیرین و سراج المقتدین و علی زوجتہ فاطمۃ
خیر نساء العالمین الزہراء فی الزاہرین البتول ام الائمۃ الراشدین
و علی سبطیک و نوریک و ریحانتیک و قرۃ عینیک الحسن و
الحسین فسمع ذالک رسول اللہ و امیر المؤمنین والحسن والحسین
و جمیع من حضر یسمعون ما یقول الجام و یغضون ابصارہم عن تلالؤ
نورہ و رسول اللہ یکثر من حمد اللہ و شکرہ حتی قال الجام و ہو فی کف

رسول الله يا رسول الله ان الله بعثني اليك والى اخيك علي والى
ابنتك فاطمة والى الحسن والحسين فردني يا رسول الله الى كف
علي فقال رسول الله خذه يا ابا الحسن تحفة الله اليك فمد يده
اليمنى فصار في بطن راحته فقبله واشتمه وقال مرحبا بزلفة الله الى
رسوله واهل بيته واكثر من حمد الله والثناء عليه والجام يكبر الله ويهلله
ويقول يا رسول الله قل لعلي يردني الى فاطمة والحسن والحسين كما
امرني الله عز وجل فقال رسول الله قم يا ابا الحسن واردده في كف
فاطمة وكفي الحسن والحسين فقام امير المؤمنين يحمل الجام ونوره
يزيد على نور الشمس ورائحته قد اذهلت طيبا حتى دخل على
فاطمة والحسن والحسين عليهم السلام ورده في ايديهم فتحيوا
به وقبلوه واكثروا من حمد الله وشكره والثناء عليه ثم ردوه الى رسول الله
فلما صار في كف رسول الله قام عمر على قدميه وقال يا رسول الله
ما لك تستاثر بكل ما اتاك من عند الله من تحية وهدية انت وعلي
وفاطمة والحسن والحسين فقال رسول الله ما اجراك اما سمعت
ما قال الجام حتى تسئلني ان اعطيك ما ليس لك فقال يا رسول الله
افتاذن لي باخذه واشتمامه وتقبيله فقال له ويحك يا عمر والله
ما ذاك لك ولا لغيرك من الناس اجمعين غيرنا فقال يا رسول الله
اتاذن لي في لمسه بيدي فقال رسول الله ما اشد الحاحك قم
فان نلته فما محمد رسول الله حق ولا جاء الحق من عند الله فمد
عمر بيده نحو الجام فلم تصل اليه وانصاع الجام وارتفع نحو الغمامه
وهو يقول يا رسول الله هكذا يفعل المزور بالزائر فقال رسول الله ويحك

مما جرا لك صلى الله وعلى رسوله فقال يا ابا الحسن صلى الله عليك ابسط
يدك الى الجام فخذ الجام وقل له ماذا امرك الله به ان تاديه الينا فانسبه
قال الجام نعم يا اخا رسول الله امرني الله ان اقول لكم اني قد او قفني الله
على نفس كل مؤمن ومومنة من شيعتكم و امرني بحضوري وفاته حتى
لا يستوحش من الموت فيانس بالنظر اليكم وان انزل على صدره
وان اسكره بروائح طيبي فتقبض نفسه وهو لا يشعر فقال عمر لابي
بكر يا ليت مضى الحديث الاول ولم يذكر شيئا مفضل بن عمر الجعفي
جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نی کہ تھی جناب
رسول خداؐ اندر مدینہ کے صحنِ مسجد مین اور ایک گروہ مہاجرین اور انصار گرد حضرت کے
تھا اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ اور ابو بکر اور عمر سامنے حضرت کے تھے کہ مسجد
مین ایک ابر آیا کہ اوسمین آواز تند اور نرم تھی تو فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ ای ابا الحسن
ہمارے پاس ہدیہ خدا کیطرف سے آیا ہے پھر حضرت نی اپنا دست مبارک ابر کیطرف
بڑہایا پس جھکا وہ اور لٹک گیا حضرت کے دست مبارک سے اور نمودار ہوا اوس مین
سے ایک جام چمکتا ہوا کہ خیرہ ہو گئین آنکھین اون لوگونکی جو مسجد مین حاضر تھے اوسکی
روشنی اور نور کی چمک سے اور پھیلی مسجد مین ایسی خوشبو کہ لوگونکی اوسکی خوشبو سے
عقل زائل ہو گئی اور جام بزبان عربی تسبیح اور تقدیس اور تحمید خدا کرتا تھا تا اینکہ اوترا
اندر داہنی ہتیلی جناب رسول خداؐ کے اور کہتا تھا کہ سلام ہو آپ پر اے حبیب خدا اور پسندیدہ
اوسکی اور نبی اور رسول اوسکے اختیار کیے گئے ہین تمام عالم سے اور افضل ہین
جمیع بشر یعنی تمامے سابقہ اور لاحقہ مین خدا کے اور سلام ہو آپ کے وصی پر کہ بہترین
اوصیا ہین اور بہائی آپکے ہین کہ بہترین برادران ہین اور خلیفہ آپکی ہین کہ بہترین خلفا
ہین اور سردار ہین متقیونکے اور امیر ہین مومنونکے اور نور چمکنے والونکی ہین اور چراغ پیشوایان

ہین اور سلام ہو اونکی ... پر کہ بہترین نساء عالمین ہین اور چلتی والی ہین چلتی والون
بتول مان ائمہ راشدین کی اور سلام ہو آپ کی دونون نواسون اور دونون گلدستون
اور دونون نورون اور دونون خنکی چشم پر کہ وہ حسن اور حسین ہین پس سنا اسکو جناب
رسول خداؐ اور جناب امیر المومنین اور جناب امام حسن اور جناب امام حسین صلوات
اللہ علیہم نے اور جو لوگ حاضر تھے سن رہے تھے جو جام کہتا تھا اور اپنی آنکھونکو اوسکے
نور کی چمک سے بند کر لیتے تھے اور جناب رسول خداؐ حمد و شکر خدا زیادہ کر رہے تھے تا اینکہ
کہا جام نے کہ کف مبارک جناب رسول خداؐ مین تھا اے رسول خداؐ خداے عز و جل
نے مجھے آپکی اور آپکے بھائی علی اور آپکی دختر فاطمہ اور حسن اور حسین کے پاس بھیجا ہے پس
حوالہ کیجے آپ مجھے طرف کف علیؑ کے تو فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ لو اسکو اے
ابو الحسن کہ تحفہ خدا کا تمہاری طرف ہے پس حضرت نے اپنا داہنا ہاتھ بڑہایا تو حضرت کے
کف مبارک مین آ گیا پس بوسہ دیا حضرت نے اوسے اور سونگھا اور فرمایا کہ خوشا حال
تحفہ قرب خدا کا طرف اوسکے رسول کے اور اونحضرت کے اہلبیت کے اور حمد و
ثناے خدا بہت کی اور جام تکبیر اور تہلیل خدا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یا رسول اللہ
کہین آپ علی سے کہ مجھے حوالہ کرین فاطمہ اور حسن اور حسین کے جیسا کہ حکم کیا ہے
مجھے خداے عز و جل نے پس فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ اوٹھو اے ابو الحسن
اور اسے کفہاے فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام مین دو تو کھڑے ہو گئے امیر المومنین
جام کو اوٹھاتے ہوے اور نور اوسکا زیادہ ہوتا جاتا تھا نور آفتاب سے اور اوسکی خوشبو
نے بیہوش کر دیا تھا تا اینکہ آے جناب امیر المومنین جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام
کے پاس اور جام انحضرات کے ہاتھون مین دیا پس تحیت بجالاے وہ بزرگوار اور
بوسہ دیا اوسے اور حمد و ثناے خدا بجالاے پھر جناب امیر المومنین نے اوسے جناب
رسول خداؐ کے حوالہ کیا پس جبکہ وہ کف جناب رسول خداؐ مین آیا عمر اپنے دونون پیر دکہنی

ٹھہرا ہو لیا اور کہا کہ اے رسول خدا کیا وجہ ہے کہ جو ہدیہ خدا کیطرف سے آپکی پاس آیا ہے
اوسے آپ اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اختیار کرتے ہین پس فرمایا جناب
رسول خدا نے کہ کیا جری ہے تو کیا نہین سنا تو نے جو جام سے کہا کہ تو مجھسے سوال
کرتا ہے کہ مین تجھے دون وہ چیز کہ نہین ہے تیرے لیے پس کہا اوسنے کہ اے رسول خدا
آیا اجازت دیتے ہین آپ مجھے اوسے پکڑنیکی اور سونگھنے اور بوسہ دینے کی فرمایا حضرت نے
اوس سے کہ وای ہو تجھپر اے عمرؓ واللہ نہین ہے تیرے لیے اور نہ اور کے لیے کل آدمیونمین
سوا‌ئے ہم سب کے پھر کہا اوسنے کہ اے رسول خداؐ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین اپنے
ہاتھ سے اوسے مس کرون فرمایا حضرت نے کہ کسقدر زیادہ الحاح تیرا ہے اوٹھہ پس
اگر پاوے تو اوسے تو محمدؐ سچا رسول خدا کا نہین ہے بحق اور نہ خدا کیجانب سے حقیقت
پر آیا ہے پس عمرؓ نے ہاتھ اپنا طرف جام کے بڑہایا پس نہ پہونچا وہ اور پھرا گندہ ہوا
جام اور بلند ہوا ابر کیطرف اور وہ کہتا تھا کہ اے رسول خدا ایسا ہی کرتا ہے شہادہ باطل
کرنیوالا کاذب سے یعنی جھوٹھے کو اسی طرحسے جھوٹھلاتا ہے جیسا عمرؓ آپ کو جھوٹھا جھا
پس فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ وای ہو تجھپر اے عمرؓ کہ کسقدر تیری جرات ہے
خدا اور رسول خدا پر اوٹھو ای ابوالحسن اپنے دونون پیرونسے اور جام کیطرف ہاتھ
بڑہاؤ اور لو جام اور کہو اوس سے کہ کیا حکم کیا تھا تجھسے خدا نے ہم تک پہونچانے کا کہ
بھول گیا تو اوسکو جام نے کہا ہان اے برادر رسول خداؐ حکم کیا ہے خدا نے مجھے کہ کہون
آپ حضرات سے کہ مجھکو خدا نے وقف کیا ہے نفس پر کل مومن اور مومنہ کے
آپ کے شیعون سے اور حکم کیا ہے مجھے کہ وقت وفات ہر شیعہ کے مین حاضر ہون
تاکہ نہ متوحش ہو موت سے پس انس پاوے آپکی طرف دیکھنے سے اور یہ کہ مین اوسکی
سینہ پر اوترون اور یہ کہ مین اوسے مست کرون اپنی خوشبو سے پس قبض کیجاوے روح
اوسکی درحالیکہ اوسکو خبر نہو پس عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ کاشکے حدیث اول گذرجاتی اور

اور کچھ یہہ جام نہ ذکر کرتا اور اوسی کتاب کے صفحہ (۲۳) مین کتاب ثاقب المناقب
سے منقول ہے عن علیؑ صلوات اللہ علیہ بینما رسول اللہ یتضوّر جوعا
اذ اتاہ جبرئیل بجام من الجنّۃ فصلّل الجام وھللت التحفۃ فی یدہ وسبّحا
وکبّرا وحمّدا فناولہا اھل بیتہ ففعلوا مثل ذالک فہمّ ان یناولہا
احدا من اصحابہ فتناولہ جبرئیل وقال لہ کلہا فانّہا تحفۃ من الجنّۃ
اتحفک اللہ بہا وانّہا لیست تصلح الا لنبیّ او وصیّ نبی فاکل
رسول اللہ واکلنا وانّی لاجد حلاوتہا ساعتی ھذہ امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ وآلہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بیتاب
تھی بھوکہ سے کہ لائے جبریل ایک جام جنّت سے پس تہلیل کی جام وتحفہ نے حضرت کی
ہاتھ مین پس جام اور اوس تحفہ نے تسبیح اور تہلیل اور تحمید کی پس حضرت نے اوس
تحفہ کو اپنے اہلبیت کو دیا پس اون حضرات نے بھی ایسا ہی کیا پھر قصد کیا حضرت نے
کہ ایک کو اپنے اصحاب سے دین تو لے لیا اوسے جبریل نے اور کہا کہ کھائین آپ
اسکو کہ یہہ تحفہ جنّت ہے کہ آپکے پاس اس کا ہدیہ خدا نے بھیجا ہے یہہ تحفہ صلاحیت
نہین رکھتا لیکن نبی یا وصی نبی کو پس کھایا جناب رسول خدا نے اور ہم سب نے
کھایا اور مین اوسکی شیرینی اسوقت پاتا ہون کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین ہے
عن نجم عن ابی جعفر قال انّ فاطمۃ ضمنت لعلیّ عمل البیت و
العجین والخبز وقمّ البیت وضمن لہا علیّ ما کان خلف الباب نقل الحطب
وان یجیئ بالطعام فقال لہا یوما یا فاطمۃ ھل عندک شیٔ قالت
والّذی عظم حقّک ما کان عندنا منذ ثلث الا شیٔ نقریک بہ قال
افلا اخبرتنی قالت کان رسول اللہ نہانی ان اسئلک شیئا فقال
لا تسئلین ابن عمک شیئا ان جاءک بشیٔ والا فلا تسئلیہ قال

فخرج فلقی رجلا فاستقرض منه دینارا ثم اقبل به وقد امسی فلقی
مقداد بن الاسود فقال للمقداد ما اخرجك فی هذه الساعة قال
الجوع والذی عظم حقك یا امیر المؤمنین قال قلت لابی جعفر
ورسول الله حی قال ورسول الله حی قال فهو اخرجنی وقد استقرضت
دینارا وساوثرك به فدفعه الیه فاقبل فوجد رسول الله جالسا
وفاطمة تصلی وبینهما شیء مغطی فلما فرغت احترت ذلك
الشیء فاذا جفنة من خبز ولحم قال یا فاطمة انی لك هذا
قالت هو من عند الله ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب فقال له
رسول الله الا احدثك بمثلك ومثلها قال بلی قال مثل ذکریا اذا
دخل علی مریم المحراب فوجد عندها رزقا قال یا مریم انی لك
هذا قالت هو من عند الله ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب ٥
فاکلوا منها شهرا وهی الجفنة التی یاکل منها القائم وهی عندنا

ترجمہ نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جناب
سیدہ نے جناب امیر المومنین سے گھر کے اندر کے کام کی اور روٹی کی خمیر دینے اور
پکانے اور جاروب کشی کی ذمہ داری کی تھی اور امیر المومنین نے جناب سیدہ
سے باہر کے کام کی لکڑی اوٹھانے اور کھانا لانیکی ذمہ داری کی تھی پس ایک دن
جناب امیر نے جناب سیدہ سے کہا کہ اے فاطمہ تمہارے پاس کوئی چیز ہے عرض
کی حضرت نے کہ قسم ہے اوس شخص کی جسنے آپکی حق کو بزرگ کیا ہے نہیں ہے ہمارے
پاس تین دنسے کچھہ کہ آپکی ضیافت اوس سے کریں فرمایا حضرت نے کہ مجھسے کہا کیوں نہیں
عرض کی جناب سیدہ نے کہ مجھہ سے جناب رسول خدا نے منع کیا تھا

اگر لاوین تمہارے لیے کوئی چیز تو بہتر اور اگر نہ لاوین تو نہ مانگو اون سے جناب
امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ حضرت دولتسرا سے باہر تشریف لائے اور ملے ایک
شخص سے اور اوس سے ایک دینار قرض مانگا اور اوس نے پیش کیا اور شام
ہوگئی پس ملے مقداد ابن اسود سے اور فرمایا اون سے کہ کس چیز نے تمکو اس وقت
گھر سے باہر نکالا ہے عرض کیا مقداد نے کہ بھوکھ نے قسم ہے اوس خدا کی جسنی
آپ کے حق کو بزرگ کیا ہے اے امیر المومنین راوی کہتا ہے کہ مین نے خدمت
جناب امام محمد باقر علیہ السلام مین عرض کیا کہ جناب رسول خداؐ زندہ تھے فرمایا
جناب رسول خداؐ زندہ تھے الغرض جناب امیرؑ نے مقداد سے فرمایا کہ اوسی بھوکھ نے
مجھے بھی نکالا ہے اور ایک دینار مین نے قرض لیا ہے اور تمکو مقدم کرتا ہون بعد
اوسکے دیدیا پس تشریف لائے تو جناب رسول خداؐ کو بیٹھا پایا اور جناب سیدہؑ نماز
پڑھتی تھین اور درمیان اون دونون حضرات کے کوئی چیز ڈھپی ہوئی تھی پس
جبکہ فارغ ہوئین جناب سیدہ نماز سے تو کھینچ لیا اوسکو تو یکایک پایا اوسمین ایک
کاسہ گوشت اور روٹی کا تو پوچھا جناب امیر المومنین نے کہ اے فاطمہؑ کہانسے یہ تمکو
ملا ہے عرض کیا کہ خدا کیطرف سے آیا ہے ہر آئینہ خدا روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے
بے حساب تب ارشاد فرمایا جناب رسول خداؐ نے جناب امیر سے کہ آیا نہ بیان کرون
تمسے نظیر تمہاری اور فاطمہ کی عرض کیا ہان فرمایئے فرمایا جناب رسول خداؐ نے
کہ نظیر ذکریا کی ہے جبکہ داخل ہوئے ذکریاؑ مریمؑ کے پاس محراب عبادت مین اور مریمؑ کی
پاس رزق پایا تو کہا ذکریاؑ نے مریمؑ سے کہ اے مریمؑ کہانسے تمہارے لیے یہ آیا کہا مریمؑ
نے کہ خدا کے پاس سے ہر آئینہ خدا روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے بغیر حساب پس کھایا
اہلبیت نے اوس کاسہ سے ایک مہینہ اور یہ وہ کاسہ ہے جس مین سے قائم آل محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کھائین گے اور وہ کاسہ ہمارے پاس ہے کتاب مدینۃ المعاجز

صفحہ (۴۵) مین کتاب ثاقب المناقب سے نقل کیا ہے عن زینب بنت علی
قالت صلّی ابی مع رسول اللہ صلوٰۃ الفجر ثم اقبل علی علیّ وقال ہل
عندکم طعام فقال لم اکل منذ ثلٰثۃ ایّام قال امض بنا الی فاطمۃ
فدخلا علیہا وہی تلتوی من الجوع وابناہا معہا فقال یا فاطمۃ
فداک ابوک ہل عندک شیٔ فاستحییت وقالت نعم وقامت وصلّت
ثم سمعت حسّا فالتفتت فاذا صحفۃ ملاۃ ثرید ولحما فاحتملتہا
وجائت بہا ووضعتہا بین یدی رسول اللہ فجمع علیا وفاطمۃ و
الحسن والحسین علیہم السّلام وجعل علی یطیل النظر الی فاطمۃ
ویتعجب ویقول خرجت من عندہا ولیس عندہا طعام فمن
این ہٰذا ثم اقبل علیہا فقال یا ابنۃ رسول اللہ انّی لک ہٰذا قالت
ہو من عند اللہ انّ اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب فضحک النبی
وقال الحمد للہ الّذی جعل فی اہلی نظیر ذکریا ومریم اذ قال انّی لک
ہٰذا قالت ہو من عند اللہ انّ اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب
فبینما ہم اذ جاء سائل بالباب فقال السّلام علیکم
یا اہل البیت اطعمونی ممّا تاکلون فقال النّبی اخسأ اخسأ
اخسأ ثلٰثا قال علیؑ امرتنا ان لا نرد سائلا من ہٰذا الذی تخسأ
قال یا علی ان ہٰذا ابلیس علم انّ ہٰذا طعام الجنۃ فتشبہ بسائل
لنطعمہ منہ فاکل النبیّ وعلیؑ وفاطمۃ والحسن والحسین صلوات
اللہ علیہم ثم رفعت الصّحفۃ واکلوا من طعام الجنّۃ فی الدنیا
جناب زینب بنت امیر المومنین سے منقول ہے کہ فرمایا اون معظمہ نے
کہ نماز صبح پڑھی میرے پدر بزرگوار نے ساتھ جناب رسول خدا کے پھر حضرت

متوجہ ہوئے طرف امیر المومنین ؑ کے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کھانا ہے عرض کیا
کہ تین دن سے مین نے کچھ نہین کھایا فرمایا حضرت نے کہ چلو میرے ساتھ فاطمہ کے
پاس پس تشریف لائے دونو حضرات پاس جناب سیدہ کے کہ وہ پیچ و تاب
کھا رہین تھین یعنی بیقرار تھین بسبب بھوکھ کے اور دونو فرزند اون حضرت کی ساتھ
تھے اونکی پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اے فاطمہ تیرا باپ تجھ پر فدا ہو تیرے
پاس کچھ ہے پس شرما کر کہا کہ ہان اور کھڑی ہوئین اور نماز پڑہی پھر ایک خفیف آواز
سنی پس ملتفت ہوئین تو ناگاہ ایک کاسہ بزرگ بھرا ہوا دیکھا ثرید اور گوشت سے
تو حضرت نے اوسے اوٹھا لیا اور حاضر ہوئین خدمت جناب رسول خدا مین اور
سامنے حضرت کے رکھدیا پس حضرت نے جناب امیر و فاطمہ و حسنین علیہم السلام کو
جمع کیا اور جناب امیر ؑ دیر تک جناب سیدہ کیطرف دیکھا کیے اور تعجب کرتے تھے
اور فرماتے تھے کہ مین انکی پاس سے گیا تو کچھ کھانا انکی پاس نتھا پس یہ کھانا کہان سے آگیا پھر متوجہ
ہوئے جناب ؑ کیطرف اور فرمایا کہ اے دختر رسول خدا یہ کھانا کہانسے تمہارے پاس
آیا ہے عرض کیا کہ خدا کے پاس سے تحقیق کہ خدا رزق دیتا ہے جسکو چاہتا ہی بیحساب
یہ سنکر جناب رسول خدا ہنس پڑے اور فرمایا کہ جمیع حمد ثابت ہے اوس خدا کو کہ میرے
اہلبیت مین نظیر ذکریا اور مریم علیہما السلام کی گردانی جسوقت کہا ذکریا نے کہ کہانسے
تمہارے پاس یہ ہدیہ آیا ہے تو کہا مریم ؑ نے خدا کیجانب سے خدا رزق دیتا ہے جسکو
چاہتا ہے بے حساب پس اسی اثنا مین ایک سائل دروازہ پہ آیا اور کہا کہ سلام
تم پر اے اہلبیت مجھے بھی کھلاؤ جو کچھ تم کھاتے ہو پس جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ دور ہو دور ہو دور ہو تین بار جناب امیر ؑ نے عرض کیا کہ آپ نے ہمین حکم دیا ہے
کہ ہم کسی سائل کو نہ پھیرین یہ کون سائل ہے جسکو آپ رد کرتے ہین فرمایا کہ اے
علی یہ ابلیس ہے جلنا اسنے کہ یہ طعام جنت ہے پس مشابہ بسائل ہوا کہ ہم اسکو کچھ

اس کھانے مین سے کھلاوین پس کھایا نبیؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ صلی اللہ
علیہم نے پھر وہ کاسہ اوٹھ گیا اور انحضرات نے طعام جنت دنیا مین کھایا
کتاب معانی الاخبار مین ہے قال محمد بن احمد وروی ان جبرئیل
علیہ السلام نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بحنوط وکان وزنہ
اربعین درھما فقسمہ رسول اللہ ثلثۃ اجزاء جزء لہ وجزء لعلی وجزء
لفاطمۃ علیہا السلام کہا محمد بن احمد نے کہ روایت کی ہے لوگون نے جبرئیل
حنوط لائے جناب رسول خدا کے پاس کہ وزن اوسکا چالیس درہم تھا پس اوسکو
جناب رسول خدا نے تین حصہ تقسیم کیا ایک حصہ اپنے لیے اور ایک حصہ علی کے لیے
اور ایک حصہ فاطمہ علیہم السلام کے لیے کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین
کتاب خرائج سے منقول ہے روی ان الیھود کان لہم عرس فجاؤا الی
رسول اللہ وقالوا لنا حق الجوار فنسئلک ان تبعث فاطمۃ بنتک
الی دارنا حتی یزداد عرسنا بہا والحوا علیہ فقال انہا زوجۃ علی ابن ابیطالب
وھی بحکمہ وسالوہ ان یشفع الی علی فی ذلک وقد جمع الیہود الطم
والرم من الحلی والحلل وظن الیہود ان فاطمۃ تدخل فی بذلتہا وارادوا
استہانۃ بہا فجاء جبرئیل بثیاب من الجنۃ وحلی وحلل لم یروا مثلہا
فلبستہا فاطمۃ وتحلت بہا فتعجب الناس من زینتہا والوانہا وطیبہا
فلما دخلت فاطمۃ دار الیہود سجد لہا نساؤھم یقبلن الارض بین
یدیہا واسلم بسبب مارأوا خلق کثیر من الیہود مروی ہے کہ یہودیون کی
یہان شادی تھی تو آئے وہ لوگ جناب رسالتمآبؐ کے پاس اور عرض کیا
کہ ہمارے لیے حق ہمسایگی ہے پس چاہتے ہین ہم آپ سے کہ اپنی بیٹی فاطمہ کو

تو فرمایا حضرت نے کہ ہر آئینہ فاطمہ زوجہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ہے
اور اونکو حکم مین ہے پس درخواست کی اون سبھون نے حضرت سے سفارش
کرنیکی امیر المومنین علیہ السلام سے اور جمع کیا تھا یہودیون نے زیورات اور
ملبوسات کثیر اور سمجھتے تھے وہ لوگ کہ جناب فاطمہ ملباس کہنہ آوینگی اور ارادہ
رکھتے تھے اہانت کا اون معظمہ کی پس لائے جبرئیل زیور اور حلی جنت سے کہ اون
سبھون نے مثل اوسکے نہ دیکھا تھا پس پہنا اوسی جناب سیدہ نے اور زیور سے
اپنے کو آراستہ کیا تو لوگ متعجب ہوئے زینت اور رنگون اور خوشبو سے اوس
کپڑے کے پس جبکہ داخل ہوئین جناب سیدہ گھر مین یہود کے تو سجدہ کیا حضرت کے
تئین اونکی عورتون نے اور زمین سامنے کی چومنے لگین اور خلق کثیر یہودیونکی
بمشاہدہ اسکے مسلمان ہوئین اور اوسی کتاب باب تزویج جناب
سیدہ مین ہے روی ان جبرئیل اتی بحلۃ قیمتھا الدنیا فلما لبستھا
تحیرن نسوۃ قریش منھا وقلن من این لک ھذا قالت ھذا من
عند اللہ مروی ہے کہ لائے جبریل ایک حلہ کہ قیمت اوسکی تمام دنیا تھی
پس جبکہ پہنا اوسے جناب سیدہ نے متحیر ہوئین زنان قریش اور کہا کہ کہانسے
یہ تمہارے پاس آیا ہے فرمایا خدا کے پاس سے **اقول** احادیث اس باب مین
بہت ہین بخیال طوالت اونکے ذکر کو ترک کیا اور آگاہ ہو کہ بعض کنیز جناب
سیدہ کو خداوند عالم نے ہدیہ بھیجا ہے چنانچہ جلد عاشر بحار مین کتاب خرائج سے
نقل کیا ہے کہ جب جناب سیدہ نے انتقال فرمایا تو ام ایمن نے قسم کھائی تھی
کہ مدینہ مین نہ رہینگی اسلیئے کہ اون جگھون کو جہان جناب سیدہ تشریف
رکھتی تھین دیکھ نسکتی تھین پس مکہ کیطرف چلین اور راستہ مین بہت پیاسی
ہوئین تو اپنے ہاتھونکو درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کرکے دعا کی کہ مین خادمہ

ہون فاطمہ زہرا کی تو مجھے پیاسا مارے گا پس نازل کیا خدا نے ایک ڈول آسمان سے پس پیا اوسے ام ایمن رضی اللہ عنہا نے پھر اون معظمہ کو سات برس آب و طعام کی حاجت نہوئی اور لوگ اونکو شدید گرمیون مین بھیجا کرتے تھے مگر پیاسی نہوتی تھین

فصل ششم علم جناب سیدہ زیادہ ہے علوم انبیا سے اور حضرت محدثہ ہین و ذکر صحیفہ و تائید روح القدس **اقول** علم جناب سیدہ کا زیادہ ہونا علوم انبیا علی نبینا و آلہ و علیہم السلام سے بغیر معرفت علوم انبیا شاید شبہہ مین ڈالے لہذا اولا بعض اون حضرات کی مقدار علوم ذکر کیجاتی ہے **کتاب بصائر الدرجات** اور کتاب کافی مین بحدیث طویل جناب امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے

قال ان سلیمان بن داؤد قال للهدهد حین فقده و شك فی امره فقال مالی لا اری الهدهد ام کان من الغائبین حین فقده و غضب علیه فقال لاعذبنه عذابا شدیدا او لاذبحنه او لیاتینی بسلطان مبین و انما غضب لانه کان یدله علی الماء فهذا وهو طائر قد اعطی مالم یعط سلیمان وقد کانت الریح والنمل والانس والجن والشیاطین والمردة له طائعین ولم یکن یعرف الماء تحت الهواء وکان الطیر یعرفه الحدیث فرمایا امام علیہ السلام نے

کہ سلیمان بن داؤد نے ہدہد کے باب مین جبکہ نپایا اوسکو اور شک کیا اوسکے امر مین کہا کہ کیا وجہ ہے کہ مین ہدہد کو نہین دیکھتا آیا غائب ہونے والون مین ہے جبکہ نپایا اوسکو اور غضبناک ہوئے ہم پس کہا کہ ہرآئینہ عذاب سخت اوسپر مین کرونگا یا ذبح کرونگا اوسے مگر یہ کہ لاوے کوئی حجت واضحہ اپنی غیبت کی اور جبین ہند کہ غضبناک ہوئے تھے اوسپے اسلیے کہ رہنمائی کرتا تھا اونحضرت کی پانی پر اور یہ طائر

وہ چیز عطا کیا گیا تھا جو سلیمان کو نہین عطا کئے تھے اور بتحقیق کہ ہوا اور چونٹی اور انس
اور جن اور شیاطین اور تمام سرکش حضرت سلیمان کی اطاعت مین تھے اور نہ پہچانتے تھے
وہ حضرت زیر ہوا پانی کو اور ایک طیر اوسکو جانتا تھا کتاب بصائر الدرجات
مین باختلاف الفاظ چند سند سے اور کتاب بحار الانوار جلد سابع مین کتاب خرائج سے
دو سند سے اور کتاب غایۃ المرام مین کتاب احتجاج سے باختلاف رواۃ و الفاظ
منقول ہے عبارت بصائر الدرجات کی یہ ہے عن عبد اللہ الولید قال قال ابو
عبد اللہ علیہ السلام ما یقول اصحابک فی امیر المومنین و عیسیٰ
و موسیٰ ایھم اعلم قال قلت ما یقدمون علی اولی العزم احداً
فقال اما انک لو حاججتھم بکتاب اللہ لحججتم قال قلت و این
ھذا فی کتاب اللہ قال ان اللہ قال فی موسیٰ و کتبنا لہ فی الالواح
من کل شئ موعظۃ و لم یقل کل شئ و قال فی عیسیٰ و لابین
لکم بعض الذی تختلفون فیہ و لم یقل کل شئ و قال فی صاحبکم
کفیٰ باللہ شھیدا بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب عبد اللہ
ولید سے منقول ہے کہا اوسنے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ کیا
کہتے ہین اصحاب تیرے امیر المومنین اور عیسیٰ اور موسیٰ کے باب مین کہ کون
اِن مین سے عالم تر ہے کہا اوسنے کہ عرض کیا مین نے کہ نہین تقدیم دیتے ہین
اولو العزم پر کسی کو ہرگز پس فرمایا حضرت نے کہ اگر تو مخاصمہ کرے اونسے بذریعہ
کتاب خدا کے تو ہر آئینہ تم غالب ہوگے اون پر کہا اوسنے کہ مین نے عرض کیا
کہ کہان ہے یہ کتاب خدا مین فرمایا حضرت نے کہ فرمایا خدائے تعالیٰ نے
موسیٰ کے باب مین کہ لکھا ہمنے اوسکے لیے الواح مین ہر چیز سے موعظ اور نہین
کہا کل شی اور فرمایا خدائے بزرگ نے عیسیٰ کے باب مین کہ ہر آئینہ بیان کرونگا مین

واسطے تمہارے بعض اوس چیز کا کہ تم اختلاف کرتے ہو اوسمین اور نہین کہا
کل شے اور فرمایا تمہارے امام کے باب مین کہ کافی ہے خدا گواہی دینے کو
درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور کافی ہے وہ شخص جسکے پاس کل
علم کتاب ہے کتاب بصائر الدرجات اور کتاب کافی باب ان الائمۃ
یعلمون علم ما کان وما یکون مین تبفاوت قلیل منقول ہے عن سیف
التمار قال کنا مع ابی عبد اللہ جماعۃ من الشیعۃ فی الحجر
فقال علینا عین فالتفتنا یمنۃ ویسرۃ فلم نر احدا فقلنا لیس
علینا عین فقال ورب الکعبۃ ورب البیت ثلث مرات
لو کنت بین موسیٰ والخضر لاخبرتهما انی اعلم منهما ولا
نبأتهما بما لیس فی ایدیهما لان موسیٰ والخضر علیهما السلام
اعطیا علم ما کان ولم یعطیا علم ما یکون وما هو کائن حتی
تقوم الساعۃ وقد ورثناه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وراثۃ سیف تمارسے منقول ہے کہا اونہون نے کہ تھے ہم ایک جماعت شیعون کی
ساتھ جناب صادق علیہ السلام کے مقام حجر مین پس حضرت نے فرمایا کہ ہمارے
اوپر جاسوس ہین پس ہم سب ملتفت ہوئے داہنی طرف اور بائین طرف تو کسی کو
ہم نے نہین دیکھا پس کہا ہم سب نے کہ نہین ہے ہم پر جاسوس پس فرمایا حضرت نے
کہ قسم ہے خدائے کعبہ کی اور خدائے بیت کی تین بار اگر ہوتا مین درمیان موسیٰ اور
خضر علیہما السلام کے تو خبر دیتا مین اونکو کہ مین عالم تر ہون اون دونون سے
اور آگاہ کر دیتا مین اونکو اوس چیز سے جو اون دونو بزرگوار کے دست قدرت مین
نہ تھی اسلیے کہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام عطا کیے گئے علم ما کان اور نہین عطا
کیے گئے علم ما یکون اور وہ علم جو ہونیوالا ہے تا اینکہ قیامت قائم ہو اور تحقیق کہ ہم

وارث ہوئے ہم اوسی علم کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے اعلام
جناب ملا محمد باقر مجلسی رحمتہ اللہ بعد نقل اس حدیث کے کتاب بصائر الدرجات سے
تحریر فرماتے ہین کہ شاید مراد یہ ہو کہ یہ دونو حضرات جمیع علم مایکون نہین عطا کیے گیے
اسلیے کہ قصہ غلام کا تھا جملہ مایکون سے **القول** دوسری یہ کہ حشر و نشر و قیامت
و صراط وغیرہ بھی تو جملہ مایکون سے ہے **اقول** احادیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء
علیہم السلام کو جمیع علم مایکون تھا اور احادیث آیتہ سے معلوم ہوگا کہ جناب سیدہ
صلوات اللہ علیہا کو جمیع علم ما کان و ما یکون الی یوم القیامہ حاصل تھا
کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۳۲) مین ہے عن الصادق عن
ابیہ عن جدہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ انا میزان العلم
و علی کفتاہ و الحسن و الحسین حبالہ و فاطمۃ علاقتہ
و الائمۃ من بعدھم یزنون المحبین و المبغضین الناصبین
الذین علیہم لعنۃ اللہ و لعنۃ اللاعنین جناب صادق علیہ السلام
نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نے کہ مین ترازوے علم ہون اور علی اوسکے پلڑے ہین اور حسن اور حسین اوسکی
ڈور ہین اور فاطمہ ڈنڈی اوسکی ہین اور ائمہ بعد اونکے تولین گے محبون کو اور
اون دشمنان ناصبین کو جنپر خدا کی اور لعنت کرنیوالونکی لعنت ہے **کتاب
علل الشرایع** اور کتاب کافی مولد جناب سیدہ مین ہے اور عبارت کافی
کی ہے عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما ولدت فاطمۃ
علیہا السلام اوحی اللہ الی ملک فانطق بہ لسان محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ فسماھا فاطمہ ثم قال انی فطمتک
بالعلم و فطمتک من الطمث ثم قال ابو جعفر علیہ السلام

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جناب سیدہ پیدا ہوئین
تو وحی کی خدا نے ایک فرشتہ کیطرف کہ اوسنے وحی زبان جناب رسالت مآب پر
جاری کی پس نام رکھا اون معظمہ کا فاطمہ پھر فرمایا کہ قطع کیا ہے تجھکو بسبب علم کی جہل سے
اور قطع کیا ہے مین نے تجھسے حیض کو پھر فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے
کہ واللہ مخصوص کیا ہے خدا نے جناب سیدہ کو علم سے اور قطع کیا ہے حیض سے بروز
میثاق[عـه] اعلام جناب ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ بعد نقل اسی حدیث کے کتاب علل الشرائع
اور مصباح الانوار سے لکھتے ہین فطمتك بالعلم یعنی دودھ پلایا مین نے تجھے
علم کا تا اینکہ تو مستغنی ہوگئی یا جدا کیا مین نے تجھکو جہل سے بسبب علم کے یا گردانا
مین نے فطام تیرا دودھ سے درحالیکہ مقرون تھا ساتھ علم کے اور یہ کنایہ ہے اسکا
کہ وہ معظمہ اپنی بدو فطرت مین عالمہ علوم ربانیہ تھین القول کتاب **کافی** اور کتاب
بصائر الدرجات مین بتغییر قلیل ہے عن حماد بن عثمان قال سمعت ابا عبد اللہ
یقول تظہر الزنادقۃ فی سنۃ ثمانیۃ وعشرین ومأۃ لانی نظرت فی مصحف
فاطمۃ قال فقلت وما مصحف فاطمۃ فقال ان اللہ تبارک وتعالی
لما قبض نبیہ دخل علی فاطمۃ من وفاتہ من الحزن ما لا یعلمہ الا
اللہ فارسل الیہا ملکا یسلی عنہا غمہا ویحدثہا فشکت ذلک الی
امیر المومنین علیہ السلام فقال لہا اذا احسست بذلک فسمعت
الصوت فقولی لی فاعلمتہ فجعل یکتب کلما سمع حتی اثبتت من
ذلک مصحفا قال ثم قال اما انہ لیس فیہ من الحلال والحرام ولکن
فیہ علم ما یکون حماد بن عثمان سے منقول ہے کہا اوسنے کہ سنا مین نے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے کہ ظاہر ہونگی دہریہ سنہ

[عـه] کذا ذکرہ المجلسی فی جلاء العیون

ایک سو اٹھائیس مین اسلیے کہ مین نے دیکھا ہے مصحف فاطمہ علیہا السلام مین
کہا اوسنے کہ مین نے عرض کیا کہ مصحف فاطمہ کیا چیز ہے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق
کہ خدائے تبارک و تعالی نے جبکہ قبض کیا روح کو اپنے نبی صلعم کی تو حضرت کی وفات سے
ایسا غم و الم جناب سیدہ پر طاری ہوا کہ نہین جانتا تھا کوئی اوسکو سوائے خدائے
عزوجل کے پس بھیجا خدا نے اون حضرت کے پاس ایک ملک کو کہ اون حضرت کو
غم مین تسلی دیتا تھا اور خبر بیان کرتا تھا اون معظمہ سے پس خبر کی اسکی اون معظمہ نے
جناب امیر ع سے تو فرمایا حضرت نے کہ جب محسوس کرو اور سنو آواز کو تو مجھسے کہو
پس جناب سیدہ نے خبر دی حضرت کو پس جو کچھ حضرت نے سنا لکھتے جاتے تھے تا اینکہ
ہو گیا اوس سے مصحف کہا راوی نے کہ پھر فرمایا کہ آگاہ ہو کہ نہین ہے اوس مصحف
مین حلال اور حرام لیکن اوسمین علم مایکون ہے **کتاب کافی** اور کتاب بصائر الدرجات
مین بتغییر قلیل ابوبصیر نے درمیان حدیث طویل کے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے وان عندنا لمصحف فاطمة وما یدریہم
ما مصحف فاطمة قال مصحف فیه مثل قرانکم هذا ثلث مرات
والله ما فیه من قرانکم حرف واحد انما هو شیء املاها الله واوحی
الیها قال قلت هذا والله هو العلم قال انه لعلم ولیس بذاك قال ثم
سکت ساعة ثم قال ان عندنا العلم ما کان وما هو کائن الی ان
تقوم الساعة الحدیث یعنی ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے اور
نہین جانتا کوئی کہ کیا ہے مصحف فاطمہ فرمایا کہ ایک مصحف ہے مثل چند تمہارے
قرآن کے واللہ نہین ہے اوسمین تمہارے قرآن سے کوئی حرف جزین نیست
کہ وہ وہ چیز ہے کہ املا کیا خدا نے جناب سیدہ کے تئین اور وحی کی طرف
اونھین معظمہ کے راوی نے کہا کہ مین نے عرض کیا واللہ یہ علم ہے فرمایا حضرت نے

کہ تحقیق کہ یہ ایک علم ہے اور نہین ہے مثل اوس علم کے جو قرآن مین ہے
پھر حضرت تھوڑی دیر ساکت ہوئے پھر فرمایا کہ تحقیق کہ ہمارے پاس علم گذشتہ
اور علم آیندہ ہے تا اینکہ قائم ہو قیامت اعلام جناب ملّا محمد باقر مجلسی عطر اللہ
مضجعہ کتاب بحار الانوار جلد سابع مین بعد نقل اس حدیث کے تحریر فرماتے ہین

قول حضرت کا واللہ نہین ہے اوسمین تمہارے قرآن سے کوئی حرف یعنی اوسمین
علم ما کان اور ما یکون ہے پس اگر یہ کہو تو کہ قرآن مین بھی بعض اخبار ہین
تو مین کہونگا کہ شاید نہ ذکر کیا گیا ہو مصحف مین جو قرآن مین ہے پس اگر یہ کہو تو
کہ ظاہر ہوتا ہے بعض اخبار سے اشتمال مصحف فاطمہ علیہا السّلام کا بھی
احکام پر تو مین کہونگا کہ شاید اوسمین وہ احکام ہین جو قرآن مین نہین ہین
پس اگر یہ کہو تو کہ وارد ہوا ہے اکثر اخبار مین اشتمال قرآن کا اوپر جمیع احکام اور
اخبار کے گذشتہ اور آیندہ سے تو مین کہونگا کہ شاید مراد اوس سے یہ ہو کہ جو کچھ ہم
سمجھتے ہین قرآن سے نہ یہ کہ جو کچھ خود وہ حضرات سمجھتی ہین اوسی سے اور اسیوجہ سے
فرمایا حضرت نے تمہارا قرآن باوجود اسکے کہ احتمال رکھتا ہے کہ ہو مراد لفظ قرآن
پھر ظاہر ہوتا ہے اکثر اخبار سے کہ مصحف جناب سیدہ علیہا السّلام فقط اخبار پر
مشتمل ہے پس احتمال رکھتا ہے کہ ہو مراد عدم اشتمال مصحف احکام قرآن پر

قول حضرت کا علم گذشتہ اور آیندہ تا اینکہ قیامت قائم ہو یعنی اسکا علم ہمکو بغیر جہت
مصحف جناب سیدہ علیہا السّلام کی بھی ہے کتاب بصائر الدرجات مین ایک
اور دو حضرت یعنی جناب امام محمد باقر یا جناب صادق علیہما السّلام سے
منقول ہے اور آخر حدیث یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے وخلفت فاطمۃ مصحفاً
ما ہو قرآن ولکنہ کلام من کلام اللہ انزل علیہا املاء رسول اللہ
وخط علی یعنی چھوڑ گئین فاطمہ صلوات اللہ علیہا ایک مصحف کہ نہین ہے

وہ قرآن لیکن کلام ہی کلام خدا سے کہ نازل کیا اون حضرت پر خدا نے املا کیا

اوسے رسول خدا نے اور لکھا علی علیہ السّلام نے اعلام جناب ملّا

محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ بعد نقل خبر لکھتے ہین کہ مراد رسول خدا سے جبریل ہین

اقول احادیث مصحف جناب سیّدہ کی مثل کتاب بصائر الدرجات و کافی

و بحار الانوار وغیرہ کتب فضائل کی بہت ہین بخوف طوالت اختصار کیا گیا اور

معلوم کرنا چاہیے کہ ائمہ صلوات اللہ علیہم نے بفخر ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے

پاس مصحف فاطمہ ہے چنانچہ کتاب بصائر الدرجات مین بحدیث طویل جناب

صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین ع نے فرمایا و لقد

اعطیت زوجتی مصحفا فیہ من العلم ما لم یسبقها الیہ احد

خاصۃ من اللہ و رسولہ یعنی عطا کیے گئین زوجہ میری مصحف کہ اوسمین

وہ علم ہے کہ نہین سبقت لے گیا کوئی میری زوجہ پر اوس علم مین یہ تخصیص ہے

جانب خدا اور رسول خدا سے کتاب علل الشرایع مین ہے اور کتاب بحار الانوار

جلد عاشر مین اسی کتاب و دلائل الامامۃ طبری سے نقل کی ہے اور کتاب

علل الشرایع کی عبارت ہے عن اسحاق بن جعفر بن محمّد بن عیسی بن

زید بن علی قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول انّما سمیت

فاطمۃ علیہا السلام محدثۃ لان الملائکۃ کانت تھبط من السماء

فتنادیھا کما تنادی مریم بنت عمران فتقول یا فاطمۃ انّ اللہ

اصطفٰک و طھّرک و اصطفٰک علی نساء العالمین یا فاطمۃ

اقنتی لربّک و اسجدی و ارکعی مع الراکعین فتحدثھم و یحدثونھا

الحدیث اسحاق بن جعفر سے منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ سنا مین نے جناب

صادق علیہ السّلام سے کہ فرماتے تھے کہ جزین نیست کہ نام رکھی گئین جناب فاطمہ

محدثہ کا اسلیے کہ ملائکہ اوترتے تھے آسمان سے تو پکارتے تھے حضرت کو جیسا کہ
پکارتے تھے مریم بنت عمران کو پس کہتے تھے ملائکہ اے فاطمہ تحقیق کہ خدانے
برگزیدہ کیا آپ کو اور پاکیزہ کیا آپ کو اور نساء عالمین پر آپ کو برگزیدہ کیا اے
فاطمہ کھڑی ہون آپ نماز پر اپنے رب کے لیے اور سجدہ کیجیے اور رکوع کیجیے ساتھہ
رکوع کرنیوالون کے پس جناب سیدہ ملائکہ سے باتین کرتی تھین اور ملائکہ حضرتسے
باتین کرتے تھے **اقول** احادیث جناب سیدہ کی محدثہ ہونے کی بہت ہین جیسا کہ
نہین پوشیدہ ہے ناظرین اخبار اہلبیت اطہار پر کتاب **نفس الرحمان**
اور جلد عاشر بحار الانوار اور کتاب نزہۃ الابرار مین ہے روایت حارثہ بن قدامہ
قال حدثنی سلمان قال حدثنی عمار وقال اخبرك عجبا قلت حدثنی
یا عمار قال نعم شهدت علیا وقد ولج علی فاطمة علیها السلام فلما
ابصرت به نادت ادن لاحدثك بما كان وبما هو كائن وبما لم يكن
الى يوم القيامة حين تقوم الساعة قال عمار فرايت امير المؤمنين يرجع
القهقرى فرجعت برجوعه اذ دخل على النبي فقال له ادن يا ابا الحسن
فدنا فلما اطمئن به المجلس قال له تحدثني ام احدثك فقال الحديث
منك احسن يا رسول الله فقال كاني بك وقد دخلت على فاطمه وقالت
لك كيت وكيت فرجعت فقال علي عليه السلام نور فاطمه من نورنا
فقال اولا تعلم فسجد علي شكر الله تعالى قال عمار فخرج امير المؤمنين
وخرجت بخروجه فولج على فاطمة وولجت معه فقالت كانك رجعت
الى ابى فاخبرته بما قلت لك قال كان كذلك يا فاطمه فقال اعلم
يا ابا الحسن ان الله تعالى خلق نوري وكان يسبح الله تعالى ثم اودعه
لشجرة من شجرة الجنة فاضاءت فلما

الهمها ان اقتطف الثمرة من تلك الشجرة وادرها في لهواتك ففعل
فاودعني الله سبحانه صلب ابي ثم اودعني خديجة بنت خويلد فوضعتني
وانا من ذلك النور اعلم ما كان وما يكون وما لم يكن يا ابا الحسن المومن
ينظر بنور الله تعالى عمار بن قدامہ سے منقول ہے کہا اوسنے کہ مجھے خبر دی سلمان نے
کہا اونہوں نے کہ مجھے خبر دی عمار نے اور کہا کہ مین عجیب خبر تم سے بیان کرتا ہون
مین نے کہا بیان کرو مجھ سے اے عمار کہا عمار نے ہان دیکھا مین نے جناب امیرؑ کو
کہ حضرت جناب سیدہ کے پاس تشریف لائے پس جبکہ دیکھا جناب سیدہ نے
حضرت کو تو پکارین کہ قریب آئیے تاکہ مین آپ کو خبر دون ماکان اور مایکون کی
اور جو کچھ ہونیوالا ہے اور جو کچھ نہین ہونیوالا ہے قیامت تک وقت قائم ہونے
کی کہا عمار نے کہ دیکھا مین نے امیر المومنینؑ کو کہ اولٹے پیر پھرے اور مین بھی حضرؑ کی
ساتھ پھر اور خدمت جناب رسول خدا مین آئے تو حضرت نے فرمایا کہ قریب آؤ
اے ابو الحسن پس حضرت قریب گئے پس جبکہ حضرت اچھی طرح بیٹھ چکے تو جناب
رسول خداؐ نے فرمایا کہ تم مجھے خبر دوگے یا مین تمھین خبر دون تو حضرت نے عرض کیا
کہ آپ کا فرمانا بہتر ہے اے رسول خداؐ پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ گویا تم
فاطمہ کے پاس گئے تھے اور یہ یہ اونہون نے تمسے کہا اور تم پھر آئے پس امیر المومنینؑ نے
کہا کہ نور فاطمہ کا ہمارے نور سے ہے تو جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ کیا تم نہین
جانتے پس یہ سنتے ہی جناب امیرؑ سجدۂ شکر مین گئے واسطے خدائے تعالےٰ کے کہا
عمار نے پھر نکلے جناب امیر المومنینؑ اور مین بھی حضرت کے ساتھ ہوا پس حضرت
تشریف لائے جناب سیدہ کے پاس اور مین بھی حضرت کے ساتھ گیا پس فرمایا
جناب سیدہ نے کہ گویا آپ میرے والد بزرگوار کے پاس تشریف لیگئے تھے اور حضرت سے
آپنے کہا جو کچھ مین نے آپ سے کہا تھا فرمایا حضرت نے کہ ایسا ہی تھا اے فاطمہ

پس عرض کی جناب سیدہ نے کہ اے ابو الحسن خدائے تعالے نے خلق کیا میرے
نور کو اور تسبیح کرتا تھا خدا کی پھر امانت رکھی خدا نے اوسکے تئین ایک درخت مین
درخت جنت سے پس نورانی ہو گیا وہ درخت پس جبکہ باپ میرے جنت مین گئے
تو خدا نے الہام و وحی کی حضرت کی جانب کہ لے تو ایک ثمر کو اس درخت سے اور کھالے
اوسکو پس ایسا ہی کیا پس خدا نے میرے تئین امانت رکھا صلب مین میری باپ کی
پھر امانت رکھا خدیجہ بنت خویلد علیہما السلام مین پس جنا اونھون نے مجھکو اور مین
اوسی نور سے ہون جانتی ہون مین علم ما کان او رما یکون اور ما لم یکن کو اے
ابو الحسن مومن دیکھتا ہے نور خدائے عز و جل سے کتاب **غایۃ المرام**
صفحہ (۵۱۶) مین کتاب مصابیح الانوار شیخ طوسی علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے
عن المفضل بن عمر قال دخلت علی الصادقؑ ذات یوم فقال لی یا مفضل
عرفت محمدا و علیا و فاطمۃ والحسن والحسین کنہ معرفتہم قلت یا سیدی
وما کنہ معرفتہم قال یا مفضل تعلم انہم فی طیر عن الخلائق بجنب الروضۃ و
الخضراء فمن عرفہم کنہ معرفتہم کان معنا فی السنام الاعلی قال
قلت عرفنی ذلک یا سیدی قال یا مفضل تعلم انہم علموا ما خلق اللہ
عز و جل ذراہ و براہ وانہم کلمۃ التقوی وخزناء السموات والارضین
والجبال والرمال والبحار وعرفوا کم فی السماء نجم و ملک و وزن الجبال
وکیل ماء البحار وانہارہا وعیونہا وما تسقط من ورقۃ الا علموہا ولا
حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وہو فی
علمہم وقد علموا ذلک فقلت یا سیدی قد علمت ذلک واقررت
بہ وامنت قال نعم یا مفضل یا مکرم نعم یا طیب نعم یا محبور
طبت وطابت لک الجنۃ ولکل مومن بہا مفضل بن عمرؓ کہتے ہین

کہ حاضر ہوا مین ایک روز خدمت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام مین پس فرمایا
مجھ سے حضرت نے کہ اے مفضل پہچانا تو نے انتہائے معرفت محمدؐ و علیؑ و فاطمہ و حسن و حسین
صلے اللہ علیہم کو عرض کیا مین نے کہ اے سید میرے کیا انتہا معرفت ان حضرات کی ہے
فرمایا کہ اے مفضل جانتا ہے تو کہ یہ حضرات بیچ ایک بلندی کے ہین خلائق سے پہلو مین
باغ سبز کے پس جو شخص کہ پہچانے ان حضرات کی انتہائے معرفت کو ہوگا ہمارے ساتھ
درجۂ رفیعہ مین مفضل کہتے ہین کہ مین نے عرض کی کہ آگاہ فرمائین مجھے آپ کنہ معرفت
ان حضرات کی فرمایا کہ اے مفضل جانتا ہے تو کہ تحقیق کہ آگاہ ہوئے یہ حضرات جو کچھ
کہ خلق کیا خدائے عزوجل نے پستی اور بلندی کو اوسکی اور تحقیق کہ یہ حضرات کلمۃ
التقویٰ ہین اور خزانہ داران آسمان و زمین و جبال و رمال و بحار ہین اور جانا انحضرات
نے کہ کتنے آسمان مین ستارے اور فرشتے ہین اور جانا انحضرات نے وزن جبال کو اور
پیمانۂ ما بحار کو اور نہرون اور چشمون کو اوسکے اور نہین گرتا ہے کوئی پتہ مگر جانتے ہین
یہ حضرات اوسکو اور نہ کوئی دانا تاریکیہائے زمین مین اور نہ تر اور نہ خشک لیکن یہ کہ
کتاب مبین یعنی قرآن مین ہے اور وہ علم مین ان حضرات کے ہے اور تحقیق کہ جانا
اسکو ان سب بزرگوارون نے پس مین نے عرض کی کہ جانا مین نے اسکو اور اقرار کیا
اسکا اور ایمان لایا مین فرمایا حضرت نے ہان اے مفضل اے مکرم ہان اے طیب
ہان اے دانشمند پاک ہوا تو اور حلال ہوئی تیرے لیے جنت اور واسطے ہر شخص کے
جو ایمان لائے اس امر کا کتاب معالم الزلفیٰ صفحہ (۱۷۳) مین اور بحار الانوار
جلد عاشر مین ہے عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ
کان جالساً ذات یوم و عندہ فاطمۃ والحسن والحسین علیہم
السلام فقال اللّٰھم انک تعلم ان ھؤلاء اھلبیتی و اکرم الناس
علیّ فاحبب من احبہم وابغض من ابغضہم ووال من والاہم

وعاد من عاداهم واعن من اعانهم واجعلهم مطهرين من
كل رجس معصومين من كل ذنب وايدهم بروح القدس الحديث
ابن عباس سے منقول ہے کہا اونھون نے کہ ایک دن جناب رسول خدا بیٹھے تھے
اور پاس حضرت کے فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام تھے پس فرمایا حضرت نے
کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ سب میرے اہلبیت ہین اور بزرگ ترین ناس ہین میرے
نزدیک پس دوست رکھہ تو اوسی جوان سبکو دوست رکھے اور دشمنی کر اوس سے جوان
سب کے دشمنی کرے اور محبت کر اوس سے جوان سب کے محبت کرے اور عداوت کر اوس سے
جوان سب کے عداوت کرے اور مدد کر اوسکی جوان سبکی مدد کرے اور گردان تو ان سبکو
پاک و پاکیزہ کل نجاست سے معصوم ہر گناہ سے اور تائید کر تو ان سب کی بذریعہ روح القدس کے
کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۲۸۳) مین ہے عن عبد اللہ بن عجلان
السکونی قال سمعت اباجعفر علیہ السلام یقول بیت علی
وفاطمة من حجرة رسول الله صلوات الله عليهم وسقف بيتهم
عرش رب العالمين وفي قعر بيوتهم فرجة مكشوطة الى العرش
معراج الوحي والملائكة تنزل عليهم بالوحي صباحا ومساء و
في كل ساعة طرفة عين والملائكة لا ينقطع فوجهم فوج ينزل
وفوج يصعد وان الله تبارك وتعالى كشط لابراهيم عن السموات
حتى ابصر العرش وزاد الله في قوة ناظره وان الله زاد في قوة ناظرة
محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين صلوات الله عليهم وكانوا
يبصرون العرش ولا يجدون لبيوتهم سقفا غير العرش فبيوتهم
مسقفة بعرش الرحمن وفيها معارج معراج الملائكة والروح
فوج بعد فوج

ثم وفیہ معراج الملائکۃ لقول اللہ تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم
بکل امر سلام قال قلت من کل امر قال بکل امر قلت ھذا التنزیل قال نعم
عبداللہ بن عجلان سکونی سے منقول ہے کہا اوسنے کہ سنا مین نے جناب امام محمد باقر
علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے کہ بیت علی و فاطمہ حجرہ جناب رسول خدا سے ہے اور
سقف بیت ان حضرات کی عرش پروردگار ہے اور قعر بیوت مین ان حضرات کی
شگاف کھلا ہوا ہے عرش تک کہ نردبان وحی ہے اور ملائکہ نازل ہوتے ہین ان حضرات پر
ساتھ وحی کے صبح و شام اور ہر وقت چشم زدن مین اور فوج ملائکہ نہین منقطع ہوتی
ایک فوج آتی ہے اور ایک فوج جاتی ہے اور تحقیق کہ خداوند عالم نے کھولا ابراہیم علیہ السلام
کے لیے آسمان کو تا اسکو دیکھا اونھون نے عرش کو اور خدا نے اون حضرت کی قوۃ ناظرہ
زیادہ کی اور تحقیق کہ زیادہ کیا خدا نے قوۃ ناظرہ محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین صلوات اللہ
علیہم کو اور یہ حضرات دیکھتے تھے عرش کو اور سوائے عرش کے اپنے بیوت کی سقف
نپاتے تھے پس بیوت اون حضرات کے مسقف ہین ساتھ عرش خدا کے اور اونہین
بیوت مین نردبانین ہین نردبان ملائکہ اور روح فوج بعد فوج کے کہ نہین ہے انقطاع
اونکے لیے اور نہین ہے کوئی بیت بیوت ہم ائمہ سے لیکن اوسمین نردبان ملائکہ ہے
بسبب قول خدائے تعالےٰ کے کہ نازل ہوتے ہین ملائکہ اور روح اوسمین باجازت
اپنے رب کے بکل امر سلام یعنی ساتھ ہر امر سالم کے راوی کہتا ہے کہ مین نے
عرض کی من کل امر فرمایا حضرت نے بکل امر مین نے کہا یہی تنزیل ہے فرمایا ہان
اقول اوسی کتاب کے اوسی صفحہ مین تفسیر تنزل الملائکۃ والروح فیہا
مین جناب صادق علیہ السلام سے بحدیث طویل منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے
والروح روح القدس وھو فی فاطمۃ علیہا السلام الحدیث یعنی روح سے
مراد روح القدس ہے اور وہ بیچ جناب فاطمہ علیہا السلام [illegible]

فصل ہفتم اون آیات کے بیان مین جو دلالت کرتی ہین رفعت شان جناب امیرپر
اوپر انبیا کے قال اللہ تعالی وعلم ادم الاسماء کلھا تفسیر کتاب
نزہتہ الابرار کہ تصنیفات سید ہاشم علیہ الرحمہ سے ہے صفحہ (۴۲۳) مین ہے
جابر بن عبد اللہ انصاری نے بحدیث طویل جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے
روایت کی ہے فرمایا حضرت نے بعد ذکر آدم ع کے اتانا فکنت فی اصبعہ السبابہ
وعلی فی اصبعہ الوسطی وابنتی فاطمۃ فی التی تلیھا والحسن فی الخنصر
والحسین فی الابھام ثم امر اللہ تعالی بالسجود لآدم فسجدوا تعظیما واجلالا
لثلث الاشباح فتعجب آدم من ذلک فرفع راسہ الی العرش فکشف اللہ
عن بصرہ فرای نورا فقال الھی ما ھذا النور فقال ھذا نور محمد صفوتی من خلقی
فرای نورا الی جنبہ فقال الھی وسیدی ومولای ما ھذا النور فقال ھذا
نور علی بن ابی طالب ولیی وناصر دینی فرای الی جنبھما ثلثۃ انوار فقال
الھی وما ھذہ الانوار فقال ھذا نور فاطمۃ فطم محبیھا من النار وھذان نورا
ولدیھا الحسن والحسین فقال اری تسعۃ انوار قد احدقت بھم فقیل
ھؤلاء الائمۃ من ولد علی بن ابی طالب وفاطمۃ علیھم السلام فقال
الھی بحق ھؤلاء الخمسۃ الا ما عرفتنی التسعۃ من ولد علی علیہ السلام
فقال علی بن الحسین ثم محمد الباقر ثم جعفر الصادق ثم موسی الکاظم ثم
علی الرضا ثم محمد الجواد ثم علی الھادی ثم الحسن العسکری ثم الحجۃ
القائم المھدی صلوات اللہ علیھم اجمعین فقال الھی وسیدی انک
قد عرفتنی بھم فاجعلھم منی ویدل علی ذلک ما قالہ تعالی وعلم آدم
الاسماء کلھا یعنی مین تھا حضرت آدم کے کلمہ کی اونگلی مین اور علی درمیانی
اونگلی مین تھے اور بیٹی میری فاطمہ [illegible]

انگشت اخیر مین تھے اور حسین انگوٹھی مین تھے پھر حکم کیا خدا نے حضرت آدمؑ کے
سجدہ کرنے کو پس سب نے بسبب تعظیم و اجلال انھین ابدان نورانیہ کے آدم
علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا پس متعجب ہوئے آدمؑ اس امر سے اور اپنے سر کو
عرش کیطرف اوٹھایا تو خدا نے اونکی آنکھون سے پردۂ حجاب دور کیا پس دیکھا
اون حضرت نے ایک نور تو کہا خداوندا یہ کس کا نور ہے خطاب ہوا جانب خدا سے
کہ یہ نور محمد مصطفےٰ کا ہے کہ وہ پسندیدہ ہے میری خلق سے پھر ایک نور اوسکے پہلو مین
دیکھا تو کہا خداوندا یہ کس کا نور ہے خطاب ہوا کہ یہ نور علی بن ابی طالب کا ہے کہ وہ
ولی ہے میرا اور ناصر ہے میرے دین کا پس اون دونو نور کے پہلو مین تین نور اور
دیکھے پس عرض کی کہ یہ کس کے نور ہین خطاب ہوا کہ یہ نور فاطمہ کا ہے کہ باز رکھی گئی
ہین دوست اوسکے جہنم سے اور یہ دو نور اوسکے دونو بیٹون حسن اور حسین کے ہین
عرض کی آدمؑ نے کہ مین نو نور اور دیکھتا ہون کہ وہ ان نورون کو احاطہ کیے ہین
پس کہا گیا کہ یہ سب ائمہ ہین فرزندان علیؑ و فاطمہ سے پس کہا آدم نے کہ خداوندا
بحق ان پانچون انوار کے مجھے ان نو نورونکو پہچنوا دے کہ جو فرزندان علیؑ سے ہین
خطاب ہوا کہ علی فرزند حسین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسیٰ کاظم پھر علی رضا
پھر محمد جواد پھر علی ہادی پھر حسن عسکری پھر حجۃ مہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین
پھر آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام نے عرض کی کہ خداوندا تو نے ان سب کو مجھے
پہچنوایا پس گردان ان سب کو مجھسے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول خداتعالے کا
وعلم آدم الاسماء کلھا یعنی خدا نے تعلیم کیا آدم علیہ السلام کے تئین کل اسما کو
قال اللہ تعالیٰ ولقد عہدنا الی آدم من قبل کلمات من ذریتھم فنسی
تفسیر کتاب کافی مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور کتاب
بحار الانوار [illegible]

ولقد عهدنا الی ادم من قبل کلمات فی محمد و علی و فاطمة والحسن
والحسین والائمة علیهم السلام من ذریتهم فنسی هکذا والله
انزلت علی محمد صلی الله علیه واله فرمایا حضرت نے کہ واللہ یہ آیت
اسیطرح جناب رسول خدا پر نازل ہوئی ہے ترجمہ یہ ہے کہ تحقیق کہ عہد کیا ہمنے
آدمؑ کیطرف پہلے سے کلمات کا بیچ محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور بیچ ائمہ
علیہم السلام کے کہ ذریت مین انکی ہین پس بھولگیا آدمؑ نے اوسکو قال اللہ
تعالیٰ فتلقی ادم من ربه کلمات تفسیر کتاب بحار الانوار جلد سابع میں
کتاب عیون الاخبار وکتاب خصال وکتاب معانی الاخبار سے نقل کی ہے
عن ابن عباس قال سئلت النبی عن الکلمات التی تلقاها ادم من ربه
فتاب علیه قال سئله بحق محمد و علی و فاطمة والحسن والحسین الا
تبت علی فتاب الله علیه ابن عباس سے منقول ہے کہا اونھون نے کہ مینے
سوال کیا جناب رسول خدا سے اون کلمات سے کہ اخذ کیا اونکو آدم علیہ السلام نے
اپنے رب سے پس توبہ قبول کی خدا نے اون حضرت کی فرمایا جناب رسالتمآب نے
کہ سوال کیا آدم علیہ السلام نے خدا سے بحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین صلی اللہ
علیہم کہ توبہ قبول کر تو میری پس توبہ قبول کی خدا نے آدم علیہ السلام کی کتاب
غایة المرام صفحہ (۳۹۳) مین بطریق مخالفین سے النظیری فی الخصائص
انه قال ابن عباس لما خلق الله ادم ونفخ فیه من روحه عطس فقال الحمد
لله فقال له ربه یرحمک ربک فلما اسجد له الملائکة تداخله العجب
فقال یا رب خلقت خلقا هو احب الیک منی قال نعم ولولاهم
ما خلقتک قال یا رب فارنیهم فاوحی الله عزوجل الی ملائکة
الحجب ان ارفعوا الحجب فلما رفعت اذا ادم بخمسة اشباح قدام العرش

قال یارب من هؤلاء قال یا ادم هذا محمد نبیّ و هذا علی امیر المؤمنین
ابن عم نبیّ و وصیّه وهذه فاطمه بنت نبیی وهذان الحسن
والحسین ابنا علیّ وولد انبیی ثم قال یا ادم هم ولدک ففرح بذالک
فلما اقترف الخطیئة قال یارب اسالک بمحمد و علیّ و فاطمة والحسن
والحسین لما غفرت لی فغفر الله له فهذ الذی قال الله تعالیٰ فتلقی
ادم من ربه کلمات ان الکلمات التی تلقاها ادم من ربه اللهم
بحق محمد و علیّ و فاطمة والحسن والحسین الا تبت علیّ فتاب
الله علیه نظیری نے خصائص مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جبکہ خلق کیا
خدا نے آدمؑ کو اور روح اونکی بدن مین ڈالی عطسه کیا آدمؑ نے اور کہا الحمد للہ پس
خدا نے کہا کہ تیرا رب تجھپر رحم کرے پس جبکہ ملائکہ نے آدمؑ کو سجدہ کیا خود بینی مین آگئی
پس عرض کی خداوندا کسی خلق کو تو نے خلق کیا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ تجھے محبوب ہے
خطاب ہوا ہان اگر وہ سب نہوتے تو مین تجھے خلق نکرتا عرض کی آدمؑ نے خداوندا
اونہین مجھے دکھلادے پس وحی کی خدا نے طرف ملائکہ حجب کے کہ اوٹھالو پردون کو
پس جبکہ اوٹھ گیا دیکھا آدمؑ نے پانچ ابدان نورانیہ کو سامنے عرش کے اور کہا خداوندا
یہ کون لوگ ہین خطاب ہوا اے آدمؑ یہ محمدؐ نبی میرا ہے اور یہ علیؑ امیر المومنین ابن
عم نبی ہے اور وصی اوسکا ہے اور یہ فاطمہ بیٹی ہے میرے نبی کی اور یہ دونو حسن
اور حسین فرزندان علیؑ و جگر گوشگان نبی ہین پھر کہا اے آدم یہ سب تیری فرزند ہین
پس خوش ہوئے آدمؑ پس جبکہ ارتکاب خطا کیا آدمؑ نے کہا اے پروردگار سوال
کرتا ہون مین بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کہ بخش دے تو مجھے پس بخش دیا خدا نے
اور اسی کو کہا ہے خدائے تعالےٰ نے کہ اخذ کیا آدمؑ نے اپنے پروردگار سے کلمات کو
بتحقیق کہ وہ کلمات

محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین صلی اللہ علیہم کہ بخش دے تو مجھ پس خدا نے توبہ انکی
قبول کی اعلام جناب ملا محمد ہاشم علیہ الرحمہ نے کتاب غایۃ المرام مین اسی
آیہ کی تفسیر مین تین حدیث بطریق عامہ اور نو احادیث بطریق خاصہ نقل کی ہین

قال اللہ تعالی وحملناہ علی ذات الواح ودسر تفسیر کتاب
بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۳۹۳) مین کتاب امان الاخطار سے بطریق
مخالفین ہے عن انس بن مالک عن النبی انہ قال لما اراد اللہ عز وجل
ان یہلک قوم نوح اوحی اللہ الیہ ان شق الواح الساج فلما شقہا لم یدر
ما یصنع بہا فہبط جبرئیل فاراہ ہیئۃ السفینۃ ومعہ تابوت فیہ مائۃ الف
مسمار وتسعۃ وعشرون الف مسمار فسمر بالمسامیر کلہا فی السفینۃ الی
ان بقیت خمسۃ مسامیر فضرب بیدہ الی مسمار منہا فاشرق فی یدہ
واضاء کما یضیئ الکوکب الدری فی افق السماء فتحیر من ذلک نوح فانطق
اللہ ذلک المسمار بلسان طلق ذلق فقال لہ یا جبرئیل ما ہذا المسمار الذی
ما رایت مثلہ قال ہذا باسم خیر الاولین والآخرین محمد بن عبد اللہ
اسمرہ فی اولہا علی جانب السفینۃ الیمین ثم ضرب بیدہ علی مسمار ثان
فاشرق وانار فقال نوح وما ہذا المسمار فقال مسمار اخیہ وابن عمہ علی بن
ابی طالب فاسمرہ علی جانب السفینۃ الیسار فی اولہا ثم ضرب بیدہ
الی مسمار ثالث فزہر واشرق وانار فقال ہذا مسمار فاطمۃ فاسمرہ الی جانب
مسمار ابیہا ثم ضرب بیدہ الی مسمار رابع فزہر وانار فقال ہذا مسمار
الحسن فاسمرہ الی جانب مسمار ابیہ ثم ضرب بیدہ الی مسمار خامس فاشرق
وانار وبکا فقال یا جبرئیل ما ہذہ النداوۃ فقال ہذا مسمار الحسین بن

علیٰ ذات الواح ودسُر قال النبی الالواح خشب السفینة ونحن الدّسُر
لولانا ماسارت السفینة باھلھا انس بن مالک رض سے منقول ہے کہ فرمایا
جناب رسول خدا نے کہ جب ارادہ کیا خدائے عزوجل نے قوم نوحؑ کے ہلاک کرنے کا
تو وحی کیطرف حضرت نوحؑ کے کہ شق کرو تختہائے ساج کو پس جبکہ حضرت نے شق کیا
نہ سمجھا کہ کیا کام کرین ان تختون کے ساتھ پس جبرئیل نازل ہوئے اور دکھلائی نوح
علیہ السلام کو کشتی کی صورت اور ساتھ جبریل کے ایک صندوق تھا کہ اوسمین
ایک لاکھ اور تیس ہزار میخین تھین پس کل میخین کشتی مین جڑین تا اینکہ باقی رہگئین
پانچ میخین پس ہاتھ بڑھایا نوح علیہ السلام نے اونھین میخون سے طرف ایک میخ کی
پس وہ میخ چمکی ہاتھ مین اونکے اور روشن ہوئی جیسا کہ روشن ہوتا ہے ستارہ روشن بیچ کنارے
آسمانکے پس نوح علیہ السلام متحیر ہوئے پس اوسوقت گویا کیا خدا نے اوس میخ کو
بلسان فصیح و بلیغ تو کہا اے جبرئیل یہ کیسی میخ ہے کہ مثل اسکے نہین دیکھی میننے
عرض کی جبریل نے کہ یہ بنام خیر الاولین والآخرین محمد بن عبداللہ ہے نصب کیجیے
اسکو اوّل کشتی مین داہنی طرف پھر ہاتھ مارا دوسری میخ پر پس روشن ہوئی
اور چمکی پس کہا نوح علیہ السلام نے کہ یہ کیسی میخ ہے تو کہا جبریل نے کہ یہ تمام
برادر اور ابن عم اوسکے ہے کہ وہ علی بن ابی طالب ہے پس اسکو اوّل کشتی مین
بائین طرف نصب کیجیے پھر تیسری میخ پر ہاتھ مارا تو روشن و منور ہوئی اور چمکی پس
کہا جبریل نے کہ یہ مسمار فاطمہ ہے اسکو نصب کیجیے اسکے باپ کی میخ کے پاس
پھر چوتھی میخ پر ہاتھ مارا پس روشن ہوئی اور چمکی تو کہا جبریلؑ نے کہ یہ میخ منسوب ہے
طرف حسن کے پس اسکو اسکے باپ کے پاس نصب کیجیے پھر پانچوین میخ پر ہاتھ مارا
پس روشن و منور ہو کر رونے لگی اوسوقت نوحؑ نے کہا کہ اے جبریل یہ کیسی
آواز ہے پس کہا جبریل نے کہ یہ میخ بنام حسین بن علی سید الشہدا ہے اسکو اسکو

بھایئگی مینخ کے پاس نصب کیجیے پھر پڑہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
وحملناہ علی ذات الواح ودسر یعنی ہمنے اوٹھایا اوسکو ذات الواح اور مینخ پر
فرمایا جناب رسول خدا نے کہ الواح لکڑی کشتی کی ہے اور ہم مینخ ہین اگر ہم سب
نہوتے تو نہ چلتی کشتی ساتھ اہل اپنے کے اعلام جناب ملا محمد ہاشم علیہ الرحمہ
کتاب غایۃ المرام صفحہ (۲۳۸) مین اوسی کتاب سے نقل کرتے ہین اور عنوان انکی
عبارت کا یہ ہے فائدہ جلیلہ اس باب مین کہ باعث نجات سفینہ نوح کے تھے نبی
اور امیر المومنین اور فاطمہ اور حسن اور حسین طریق عامہ سے پھر بعد نقل حدیث
لکھتے ہین اقول کہا ابو القاسم نے عقب مین اسکے لکھتا ہے ابو القاسم علی بن
موسیٰ بن جعفر بن محمد بن طاوس مصنف اس کتاب کا اور ماحصل اوس عبارتکا
یہ ہے کہ ذکر کیا مین نے اس حدیث کو اسلیے کہ روایت کرتا ہے اسکی محمد بن نجار
کہ وہ مذاہب اربعہ کا ثقات ہے اور جو کچھ فضائل ومناقب اہلبیت کے احادیث
روایت کرتا ہے اوسمین متہم نہین ہے پس جبکہ باعث نجات سفینہ نوح یہ حضرات
ہون تو کوئی عجب نہین ہے کہ جو شخص کشتی پر سوار ہو انکو مراتب کے شکر مین ان پر
صلوۃ بھیجے صلی اللہ علیہم اور شکر گذار ہو کہ ہمنے انکے برکات سے نجات پائی ہے اور
جو شخص کہ کشتی پر سوار ہو اور خوف کرے تھلکہ اور غرق سے تو سزاوار ہے اوسے کہ ان
حضرات کے نام کو ایک کاغذ پر لکھ کر اوس جگہ جہان نوح علیہ السلام نے اون کے
توسل کر کے اپنی کشتی مین بخیال نجات لگایا تھا اپنے سوار ہونیکی جگہ کشتی مین لپیٹا دے
تو بعید نہین ہے فضل خدا سے کہ اپنے مطلوب ومحبوب کو پہونچے انشاء اللہ تعالے
قال اللہ تعالیٰ واذ ابتلی ابراھیم ربہٗ بکلمات تفسیر کتاب
بحار الانوار جلد سابع صفحہ (۴۹۰) مین کتاب معانی الاخبار سے نقل کیا ہے
عن المفضل عن الصادق جعفر بن محمدؑ علیہما السلام قال سئلتہ

عن قول الله عزّ وجل واذ ابتلی ابراهیم ربّه بکلمات ماهذه الکلمات
قال هی الکلمات التی تلقاها آدم من ربّه فتاب علیه وهو انه قال
یارب اسئلك بحق محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین الاتبت
علیّ فتاب الله علیه انه هو التواب الرحیم الحدیث مفضل سے منقول ہے
کہ مین نے خدمت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام مین سوال کیا قول خدائے
عزوجل واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات سے یعنی جسوقت امتحان کیا
ابراہیم کو اون حضرت کے پروردگار نے ساتھ کلمات کے وہ کونسے کلمات تھے
فرمایا حضرت نے کہ وہ وہ کلمات تھے کہ اوسے اخذ کیا آدمؑ نے اپنے پروردگار سے
پس بخش دیا خدا نے اور وہ یہ ہین کہ کہا خداوندا مین سوال کرتا ہون تجھ سے ساتھ
حق محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین صلوات اللہ علیہم کے کہ توبہ قبول کر تو
میری پس بخش دیا خدا نے تحقیق کہ وہی بخشندہ رحیم ہے قال الله تعالیٰ وان
من شیعته لابراهیم تفسیر کتاب معالم الزلفی صفحہ (۳۰۴) مین ہے
عن عبد الله بن ابی اوفی عن رسول الله انه قال لما خلق الله ابراهیم
الخلیل کشف له عن بصره فنظر الی جانب العرش نورا فقال الهی و
سیدی ماهذا النور فقال یا ابراهیم هذا محمد صفیی فقال الهی و
وسیدی اری الی جانبه نورا اخر قال یا ابراهیم هذا علی ناصر
دینی فقال الهی وسیدی اری الی جانبهما نورا ثالثا یلی النورین
قال یا ابراهیم هذه فاطمة یلی اباها وبعلها فطمت محبیها من النار
قال الهی وسیدی اری نورین یلیان الثلاثة الانوار قال یا ابراهیم
هذان الحسن والحسین یلیان اباهما وامهما وجدهما قال الهی
وسیدی انی اری تسعة انوار احدقوا بالخمسة الانوار قال یا ابراهیم

هذه الائمة من ولدهم قال الهی وسیدی وبمن یعرفون قال یا ابراهیم
اولهم علیّ بن الحسین ومحمد ولد علیّ وجعفر ولد محمد وموسیٰ ولد
جعفر وعلی ولد موسیٰ ومحمد ولد علیّ وعلی ولد محمد والحسن ولد
علی ومحمد ولد الحسن القائم المهدی قال الهی وسیدی واریٰ
عدة انوار حولهم لا یحصی عدتهم الا انت قیل یا ابراهیم هؤلاء
شیعتهم ومحبوهم قال الهی وبمن یعرفون شیعتهم ومحبوهم قال
یا ابراهیم بصلوٰة الخمسین والجهر ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم والقنوت
قبل الرکوع وسجدة الشکر والتختم بالیمین قال ابراهیم الهی اجعلنی من
شیعتهم ومحبیهم قال قد جعلتك فانزل اللّٰه وان من شیعته لابراهیم
اذ جاء ربه بقلب سلیم عبد اللّٰہ بن اوفی نے جناب رسالتمآب سے روایت کی ہے
کہ فرمایا حضرت نے کہ جب پیدا کیا خدا نے ابراہیمؑ خلیل کو تو پردہ حجاب کو اون
حضرت کی آنکھون سے دور کیا پس دیکھا اون حضرت نے طرف عرش کے ایک نور کو
تو عرض کی کہ اے سید میرے یہ کیسا نور ہے خطاب ہوا اے ابراہیمؑ یہ محمد صفی میرا ہے
پھر عرض کی ابراہیم علیہ السلام نے کہ خداوندا مین طرف اوس نور کے ایک دوسرا نور
بھی دیکھتا ہون خطاب ہوا اے ابراہیمؑ یہ علیؑ ہے کہ ناصر ہے میرے دین کا پھر
عرض کی خداوندا مین اون دو نورونکے پاس ایک تیسرا نور بھی دیکھتا ہون خطاب ہوا
اے ابراہیمؑ یہ فاطمہ ہے کہ نور اوسکا قریب ہوا اپنے باپ اور زوج سے کہ باز رکھی گئی ہین
محب اوسکی نار جہنم سے پھر عرض کی ابراہیمؑ نے کہ خداوندا مین دو نورونکو دیکھتا ہون
کہ وہ قریب ہین ان انوار ثلثہ کے خطاب ہوا اے ابراہیمؑ یہ حسن اور حسین ہین کہ قریب
ہین اپنے باپ اور مان اور نانا سے عرض کی ابراہیمؑ نے کہ مین نو انوار کو دیکھتا ہون
جو محیط ہین ان پانچون انوار کے خطاب ہوا اے ابراہیمؑ یہ ائمہ ہین فرزند انکے

عرض کی ابراہیمؑ نے کہ خداوندا کیونکر یہ حضرات پہچانے جائیں خطاب ہوا ای ابراہیمؑ
اوّل اون سب کے علیؑ بن الحسین ہین اور محمّد فرزند علی ہین اور جعفر فرزند محمّد ہین
اور موسیٰ فرزند جعفر ہین اور علی فرزند موسیٰ ہین اور محمّد فرزند علیؑ ہین اور علی فرزند
محمد ہین اور حسن فرزند علیؑ ہین اور (م ح م د) فرزند حسن ہین عرض کی حضرت
ابراہیمؑ نے کہ خداوندا مین بہت سے انوار کو گردان نوروںکی پاتا ہون کہ سوائے تیری
اونکا احصا و شمار کوئی نہین کر سکتا خطاب ہوا اے ابراہیمؑ یہ سب شیعہ اور محب
ان حضرات کے ہین عرض کی ابراہیمؑ نے کہ خداوندا کیونکر شیعہ ان حضرات کے پہچانے
جاتے ہین خطاب ہوا اے ابراہیمؑ اکاون رکعت نماز سے اور جہر بسم اللہ الرحمن الرحیم سے
اور قنوت قبل رکوع کے اور سجدۂ شکر سے اور تختم بالیمین سے اوسوقت ابراہیم
علیہ السلام بول اوٹھے کہ خداوندا مجھ کو بھی ان حضرات کے شیعون اور محب سے
قرار دے خطاب ہوا کہ مین نے تجھ کو انکے شیعون سے گردانا پس نازل کیا خدا نے
حضرت ابراہیمؑ کے باب مین یہ آیہ وان من شیعتہ لابراھیم اذجاء ربہ
بقلب سلیم یعنی اوسکے شیعہ سے ابراہیمؑ ہے جبکہ آیا اپنے رب کے پاس
ساتھ قلب سلیم کے قال اللہ تعالیٰ واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہ تفسیر
کتاب تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین ہے قال الامام قال
اللہ واذکروا یا بنی اسرائیل اذا ستسقیٰ موسیٰ لقومہ طلب لھم السقیا
لما لحقھم العطش فی التیہ وضجوا بالبکاء الی موسیٰ فقالوا اھلکنا
العطش فقال موسیٰ اللّٰھم بحق محمّد سیّد الانبیاء وبحق علی سیّد
الاوصیاء وبحق فاطمۃ سیّدۃ النساء وبحق الحسن سیّد الاولیاء
وبحق الحسین سیّد الشھداء وبحق عترتھم وخلفائھم سادۃ الازکیاء
لما [illegible]

بعصاک الحجر فضربه بها فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا فرمایا امام
علیہ السلام نے کہ فرمایا خدائے عزوجل نے کہ یاد کرو اے بنی اسرائیل اوسوقت کو
کہ طلب کیا موسےٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی جبکہ پیاسی ہوئی بیابان مین اور روتی
اور فریاد کرتی موسےٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور کہا کہ ہلاک کیا ہم سب کو پیاس نے
پس اوسوقت موسیٰ نے کہا کہ خداوندا بحق محمد سید انبیاء اور بحق علی سید اوصیاء
اور بحق فاطمہ سیدۂ نساء اور بحق حسن سید اولیاء اور بحق حسین سید الشہداء اور
بحق عترت اور خلفاء انکے کہ بہترین ازکیاء ہین تجھکو قسم دیتا ہون کہ ان اپنے بندون کو
پانی دے پس وحی کی خدانے طرف اون حضرت کے کہ اے موسیٰ اپنے عصا کو پتھر پر
مار پس جب عصا کو پتھر پر مارا تو اوس سے بارہ چشمہ جاری ہوئے قال اللہ تعالیٰ
لابلیس استکبرت ام کنت من العالین تفسیر کتاب بحار الانوار
جلد سابع صفحہ (۴۹۸) مین ہے عن ابی سعید الخدری قال کنا جلوسا
عند رسول اللہ اذ اقبل الیہ رجل فقال یا رسول اللہ اخبرنی عن قول اللہ عزوجل لابلیس استکبرت
ام کنت من العالین من هم یا رسول اللہ الذین هم اعلیٰ من الملائكة
المقربین فقال رسول اللہ انا وعلی وفاطمة والحسن والحسین
علیہم السلام کنا فی سرادق العرش نسبح اللہ فسبحت الملائكة
بتسبیحنا قبل ان یخلق اللہ عزوجل آدم بالفی عام فلما خلق اللہ
عزوجل آدم امر الملائكة ان یسجدوا له ولم یؤمروا بالسجود الا لاجلنا
فسجدت الملائكة کلهم اجمعون الا ابلیس ابی ان یسجد فقال
اللہ تبارک وتعالیٰ یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی
استکبرت ام کنت من العالین ای من هؤلاء الخمسة المكتوبة اسمائهم
فی سرادق العرش فنحن باب اللہ الذی یؤتی منه وبنا یهتدی المهتدون

فمن احبنا احبه الله ومن ابغضنا ابغضه الله واسكنه ناره ولا يحبنا الا من طاب مولده ابو سعید خدری سے منقول ہے کہا اونسے کہ ہم سب بیٹھے تھے پاس جناب رسول خداؐ کے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ اے رسول خداؐ مجھ کو خبر دیجے اوس قول خدا سے جو ابلیس سے کہا کہ آیا تکبر کیا تونے یا تھا تو عالین سے کون ہین وہ لوگ یا رسول اللہ جو بلند مرتبہ ہین ملائکہ مقربین سے پس فرمایا حضرت نے کہ مین اور علیؑ اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام تھے ہم سب حجاب عرش مین کہ تسبیح کرتے تھے ہم خدا کی پس تسبیح کی ملائکہ نے بسبب ہماری تسبیح کے قبل اسکے کہ خلق کرے خدائے عزوجل آدمؑ کو دو ہزار برس پس جبکہ آدم علیہ السلام کو خدا نے پیدا کیا تو حکم کیا ملائکہ کو کہ سجدہ کرین اور نہین حکم کیے گئے لکن ہماری ہی سبب سے پس سجدہ کیا کل ملائکہ نے لیکن ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا پس ارشاد کیا خدائے تعالےٰ نے کہ اے ابلیس کسنے تجھ منع کیا اوسکے سجدہ کرنیکو جسے مین نے اپنے دست قدرت سے خلق کیا ہے آیا تکبر کیا تو نے یا تھا تو عالین سے یعنی انھین پانچون سے جنکے اسما حجاب عرش مین لکھے ہین پس ہم وہ دروازہ خدا ہین کہ آتے ہین لوگ اوسی سے اور ہماری ہی وجہ سے ہدایت پاتے ہین ہدایت پانیوالے پس جس شخص نے ہمین دوست رکھا خدا اوسے دوست رکھیگا اور جو شخص ہمسے بغض کریگا خدا اوس سے بغض کرے گا اور اپنی جہنم مین اوسے جگہ دیگا اور نہ دوست رکھیگا ہمکو مگر حلال زادہ قال اللہ تعالیٰ لا یرون فیھا شمسا ولا زمھریرا تفسیر کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین بطریق مخالفین وسنی سے نقل کیا ہے قال ابن عباس بینا اھل الجنۃ فی الجنۃ بعد ما سکنوا راوا نورا اضاء الجنان فیقول اھل الجنۃ یا رب انک قد قلت فی کتابک المنزل علی نبیک المرسل لا یرون فیھا شمسا فینادی المنادی لیس ھذا نور الشمس ولا نور القمر وان علیا وفاطمۃ تعجبا من شیء فضحکا فاشرقت الجنان من نورھما

کہا ابن عباس نے کہ اہل جنت جنت مین ہونگی بعد اسکے کہ سالہا ہوچکین گے دیکھین گے
ایک نور کو کہ روشن کردیگا جنان کو پس کہین گے اہل جنت خداوندا تونے اپنی اوس
کتاب مین جو اپنے نبی کے پاس بھیجا ہے کہا ہے کہ ندیکھین گے جنت مین آفتاب کو پس
ایک منادی ندا کریگا کہ یہ نہ نور شمس ہے نہ نور قمر ہے بلکہ علی وفاطمہ کسی امر مین متعجب ہوکر
ہنسے پس روشن ہوگئی جنت ان دونو کے نور سے قال اللہ تعالیٰ فی بیوت
اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ تفسیر کتاب بحار الانوار جلد سابع
صفحہ (۹۹) مین ہے عن ابن عباس قال کنت فی مسجد رسول اللہ وقد قرع القاری
فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ الایہ فقلت یارسول اللہ ما
البیوت فقال بیوت الانبیاء واومی بیدہ الیٰ منزل فاطمۃ علیھا السلام
ابن عباس سے منقول ہے کہا اونھون نے کہ تھا مین مسجد رسول خدا مین کہ پڑہا قاری نی
اس آیہ کو ترجمہ یہ ہے اون گھرون مین کہ اجازت دی ہے اوسکے بلندی کی خدا نے کہ اونمین
اوسکا ذکر کیا جائے پس مین نے عرض کی کہ یارسول اللہ وہ کون سے بیوت ہین فرمایا کہ وہ
بیوت انبیا ہین اور اشارہ کیا اپنے دست مبارک سے طرف منزل جناب سیدہ کے
اوسی کتاب کی اوسی صفحہ مین ہے عن انس بن مالک وعن بریدہ قال قرء رسول اللہ
فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال
فقام الیہ رجل فقال ای بیوت ھذہ یارسول اللہ فقال بیوت الانبیاء فقام
الیہ ابو بکر فقال یارسول اللہ ھذہ البیت منھا واشار الی بیت علی وفاطمہ
علیھا السلام قال نعم من افضلھا انس بن مالک اور بریدہ سے منقول ہے کہا
اونھون نے کہ تلاوت کی جناب رسول خدا نے اس آیہ کی یہ ترجمہ اوسکا ہے اون گھرون مین
کہ اجازت دی ہے خدا نے کہ بلند کیے جائین اور ذکر کیا جائے اون مین نام اوسکا اور صبح و
شام اوسکی کی اون گھرونمین تسبیح کیجائے پس کھڑا ہوگیا ایک مرد اور کہا کہ یارسول اللہ یہ کون سے

بیوت ہین، فرمایا حضرت نے کہ بیوت انبیا ہین پس کھڑا ہو گیا ابوبکر اور کہا کہ یا رسول اللہؐ
یہ بیت اونھین بیوت سے ہے اور اشارہ کیا منزل علیؑ و فاطمہ علیہما السلام کیطرف فرمایا
حضرت نے ہان افضل ہے اون سب سے **قال اللہ تعالیٰ** انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا **تفسیر کتاب غایۃ المرام صفحہ**
(۲۹۸) مین ابی عمر زاذان سے حدیث طویل مین منقول ہے قال قام الحسن فحمد اللہ
تعالیٰ بما ھو اھلہ ثم ذکر المباھلۃ فقال فجاء رسول اللہ من الانفس
بابی و من الابناء بی و باخی و من النساء بامی و کنا اھلہ و نحن الہ و ھو
منا و نحن منہ و لما نزلت آیۃ التطہیر جمعنا رسول اللہ فی کساء لام
سلمۃ رضی اللہ عنہا خیبری ثم قال اللھم ھؤلاء اھلبیتی و
عترتی فاذھب عنھم الرجس و طھرھم تطہیرا الحدیث کہا راوی نے
کہ کھڑے ہوئے جناب امام حسنؑ پس حمد کی خدا کی اوس تقریر سے جو اوسے شایان ہو
پھر ذکر کیا مباہلہ کو پس فرمایا کہ لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ النفس سے میرے باپ کو
اور فرزندون سے مجھے اور میرے بھائی کو اور نساء سے میری مان کو اور تھے ہم سب اہل
اون حضرت کے اور ہم سب آل اون حضرت کی ہین اور وہ حضرت ہمسے ہین اور ہم اون
حضرت سے ہین اور جبکہ نازل ہوئی آیۂ تطہیر جمع کیا جناب رسول خدا نے ہم سب کو
ایک کساء خیبری مین کہ ام سلمہ کی تھی پھر فرمایا کہ خداوندا یہ سب اہلبیت میرے ہین اور
عترت میرے ہین پس دور کر ان سب سے پلیدگی کو اور پاک کر ان کو جیسا کہ حق پاک
کرنے کا ہے **اور اوسی کتاب کے صفحہ** (۲۹۵) مین امالی شیخ طوسی علیہ الرحمہ کو
نقل کیا ہے عن الحرث عن علیؑ قال کان رسول اللہؐ یاتینا کل غداۃ فیقول
الصلوۃ رحمکم اللہ الصلوۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت
و یطھرکم تطہیرا حرث نے جناب امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے

کہ جناب رسول خدا ہر صبح ہم سب کے پاس تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا
تم سب پر رحم کرے آمادۂ نماز ہو جزین نیست کہ ارادہ کرتا ہے خدا کہ دور کرے تم سب سے
نجاست کو اور پاک وپاکیزہ کرے تم سب کو اور اوسی کتاب کے اوسی صفحہ مین ہے
عن ابی الحمرا قال شهدت النبی اربعین صباحا یجیئ الی باب علی و
فاطمة فیاخذ بعضادتی الباب ثم یقول السلام علیکم اهل البیت
ورحمة الله الصلوٰة یرحمکم الله انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس
اهل البیت ویطهرکم تطهیرا ابوالحمرا سے منقول ہے کہا اوسنے کہ دیکھا مین نے
جناب رسول خدا کو چالیس صبح کہ تشریف لاتے تھے دروازۂ علی وفاطمہ علیہما السلام پر
اور دونو بازو دروازہ کے پکڑ کر فرماتے تھے کہ سلام ہو تم پر اے اہلبیت اور رحمت خدا آمادۂ
نماز ہو خدا تم پر رحم کرے جزین نیست کہ ارادہ کرتا ہے خدا کہ دور کرے تم سے نجاست کو
اور پاک وپاکیزہ کرے تم سب کو اعلام اوسی کتاب مین تفسیر آیۃ تطہیر مین اکتالیس ۴۱
احادیث کتب عامہ سے اور اکتیس ۳۱ کتب خاصہ سے نقل کی ہین قال الله
تعالیٰ قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ تفسیر کتاب
غایة المرام صفحہ (۳۱۰) مین ہے عن ابن عباس قال لما نزلت قل لا اسئلکم
علیه اجرا الایه قالوا یا رسول الله من هؤلاء الذین امرنا الله بمودتهم قال
علی وفاطمة وولدها ابن عباس سے منقول ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیہ
جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے محمد کہ نہین سوال کرتا ہون تمسے تبلیغ رسالت پر کوئی اجر
لیکن محبت اقربا کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جنکی محبت کا خدا نے
ہمکو حکم کیا ہے فرمایا علی اور فاطمہ اور اولاد اونکی اور اوسی کتاب کے صفحہ (۳۰۶)
مین بطریق مخالفین مسند احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے عن ابن عباس قال لما نزل

وجبت علینا مودتہم قال علیؑ و فاطمۃ و ابناھما ابن عباس سے منقول ہے کہا
اونھون نے کہ جب نازل ہوئی آیہ مذکور تو کہا لوگون نے کہ یا رسول اللہؐ کون اقربا آپکے ہیں
جنکی محبت ہم پر واجب ہوئی ہے فرمایا علیؑ و فاطمہ اور دو تو فرزند اون دونو کے اور
اوسی کتاب کے صفحہ (۱۰۳) مین ابو الطفیل سے منقول ہے کہ خطبہ پڑھا جناب
امام حسن علیہ السلام نے بعد وفات جناب امیرؑ کے پھر حدیث طویل بیان کی آخر
اوسکا یہ ہے انا من اھل البیت الذین اذھب اللہ عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا
وانا من اھل البیت الذین کان جبرئیلؑ ینزل علیہم ومنہم کان یعرج وانا من
اھل البیت الذین افترض اللہ مودتہم وولایتہم فقال فیما انزل علیٰ محمدؐ
قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنہ واقتراف
الحسنۃ مودتنا یعنی مین اون اہلبیت سے ہون کہ دور کیا خدا نے اون سے
نجاست کو اور پاک و پاکیزہ کیا اونکو اور مین اون اہلبیت سے ہون کہ جبریل اون پر
نازل ہوتے تھے اور اونھین کے پاس سے عروج کرتے تھے اور مین اون اہلبیت سے
ہون کہ فرض کیا ہے خدا نے محبت اور ولایت اونکی پس کہا اوس آیت مین جو نازل
کی جناب رسول خداؐ پر جس کا ترجمہ یہ ہے کہہ تو اے محمدؐ کہ نہین سوال کرتا ہون مین تم سے
تبلیغ رسالت پر کوئی اجر لیکن محبت اقربا کی اور جو شخص کہ اکتساب حسنہ کرے اور اکتساب
حسنہ ہماری مودت ہے **اعلام** اوسی کتاب مین اس آیہ کی تفسیر مین ۱۷ سترہ
احادیث بطریق عامہ اور ۲۲ بائیس بطریق خاصہ نقل کی ہین **قال اللہ تعالیٰ**
قل الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ **تفسیر** کتاب بحار الانوار
جلد عاشر مین ہے ابو صالح عن ابن عباس فی قولہ قل الحمد للہ وسلام
علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ قال ھم اھلبیت رسول اللہ علیؑ بن ابی طالبؑ
وفاطمۃ والحسن والحسین واولادھم الی یوم القیامۃ ھم صفوۃ اللہ

وخیرته من خلقه ابو صالح نے ابن عباس سے قول خداے تعالیٰ مین جسکا
ترجمہ یہ ہے روایت کی ہے کہو تو جمیع حمد ثابت ہے واسطے خدا کے اور سلام اون بندون پر
اوسکی جنکو اوسنے برگزیدہ کیا کہا اونھون نے کہ وہ سب اہل بیت رسول خدا ہین علی بن
ابی طالب اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور اولاد اونکی قیامت تک صلوات اللہ
علیہم یہ سب برگزیدۂ خدا ہین اور بہترین خلق خدا ہین **قال اللہ تعالےٰ**
وربك یخلق ما یشاء ویختار ما کان لھم الخیرۃ تفسیر کتاب غایۃ المرام
صفحہ (۳۳۱) مین ہے کہ حافظ محمد بن موسیٰ شیرازی کہ مشائخ اہل سنت سے ہے
اس آیہ کی تفسیر مین لکھتا ہے عن انس بن مالك قال سئلت رسول اللہ
عن هذه الآیه فقال ان اللہ خلق آدم من الطین کیف یشاء ویختار وان
اللہ تعالیٰ اختارنی واهلبیتی علی جمیع الخلق فانتجبنا فجعلنی الرسول
وجعل علی بن ابی طالب الوصی ثم قال ما کان لھم الخیرۃ یعنی
ما جعلت للعباد ان یختاروا ولکنی اختار من اشاء فانا واهلبیتی
صفوته وخیرته من خلقه ثم قال سبحان اللہ تنزیها للہ عما
یشرکون به کفار مکة ثم قال وربك یعنی یا محمد یعلم ما تکن
صدورهم من بغض المنافقین لك ولاهلبیتك وما یعلنون
من الحب لك ولاهلبیتك انس کہتا ہے کہ مین نے جناب رسالتمآب
سے اس آیت کی نسبت پوچھا پس فرمایا حضرت نے کہ ہر آئینہ پیدا کیا خدا نے آدم کو مٹی سے
جس طرح چاہا اور برگزیدہ کیا اور ہر آئینہ خدائے تعالےٰ نے برگزیدہ کیا مجھے اور میرے اہلبیت کو
تمامی مخلوقات سے اور گرامی کیا ہمکو پس مجھکو رسول اور علی بن ابی طالب کو وصی کیا
پھر فرمایا خدا نے ما کان لھم الخیرۃ یعنی نہین ہے مخلوقات کے لیے منصب برگزیدہ

جسکو چاہتا ہون پس مین اور میرے اہلبیت برگزیدہ ہین خدا کے تمامی مخلوقات سے خدا کی
پھر فرمایا سبحان اللہ یعنی منزہ ہے خدا اون صفات سے جنمین شرک کرتے ہین کفار مکہ
خدا کا پھر فرمایا خدا نے وربک یعلم ما تکن صدورہم یعنی اے محمد پروردگار تمہارا
آگاہی رکھتا ہے اون امور سے جنکو مخفی رکھتے ہین اپنے دلونمین وہ لوگ جو نفاق رکھتے ہین
تمسے اور تمہارے اہلبیت سے وما یعلنون یعنی جو اظہار محبت کا تمسے اور تمہارے
اہلبیت سے زبانی کرتے ہین **اشارہ** اوسی کتاب مین دوسری سند سے بھی بطریق
مخالفین مثل مضمون حدیث سابق نقل کی ہے **اقول** آیات شان جناب سیدہ
صلوات اللہ علیہا مین بہت ہین جیسا کہ کتب احادیث مین مذکور ہین کما لا یخفیٰ
علیٰ ناظری اخبار اہل البیت الاطہار صلی اللہ علیہم ما اتصل اللیل بالنہار

فصل ہشتم اون احادیث کے بیان مین جنسے فضیلت جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا
کی انبیا پر ثابت ہے **کتاب بحار الانوار** جلد سابع صفحہ (۵۰۴) مین ہے عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ من روحہ التفت آدم یمنۃ العرش
فاذا خمسۃ اشباح فقال یا رب ہل خلقت قبلی من البشر احد اقال لا قال
فمن ہؤلاء الذین اریٰ اسمائہم فقال ہؤلاء خمسۃ من ولدک لولاہم
ما خلقتک ولا خلقت الجنۃ ولا النار ولا العرش ولا الکرسی ولا السماء
ولا الارض ولا الملائکۃ ولا الجن ولا الانس ہؤلاء خمسۃ شققت لہم
اسماء من اسمائی فانا المحمود وہذا محمد وانا الاعلیٰ وہذا علی وانا الفاطر
وہذہ فاطمۃ وانا ذو الاحسان وہذا الحسن وانا المحسن وہذا الحسین
الیت بعزتی انہ لا یاتینی احد وفی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من محبۃ
احدہم الا ادخلتہ جنتی ولا یاتینی احد وفی قلبہ مثقال حبۃ من

بهم انجی من انجی و بهم اهلك من اهلك ابو ہریرہ سے منقول ہے
کہا اوس نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جبکہ خلق کیا خدا نے آدم ع کو
اور روح ڈالی اون مین اپنی قدرت سے تو ملتفت ہوئے آدم ع داہنی طرف
عرش کے بس پانچ جسم نور کے اون کو دکھائی دیے پس عرض کی کہ خداوندا
کیا تو نے میرے پہلے بھی کسی بشر کو پیدا کیا ہے خطاب ہوا کہ نہین عرض کی آدم
علیہ السلام نے کہ یہ کون لوگ ہین جنکے نامون کو مین دیکھتا ہون خطاب ہوا کہ یہ
پانچون تیری اولاد سے ہین اگر یہ سب نہوتے تو نہ پیدا کرتا مین تجھ کو اور نہ پیدا کرتا
جنت کو اور نہ جہنم کو اور نہ عرش کو اور نہ کرسی کو اور نہ آسمان کو اور نہ
زمین کو اور نہ ملائکہ کو اور نہ جن کو اور نہ انس کو ان پانچون کے نامون کو اپنے
اسمار سے مین نے شگافتہ کیا ہے پس مین محمود ہون اور یہ محمد ہے اور
مین اعلیٰ ہون اور یہ علی ہے اور مین فاطر ہون اور یہ فاطمہ ہے اور مین فو الاحسان
ہون اور یہ حسن ہے اور مین محسن ہون اور یہ حسین ہے قسم کھائی ہے
مین نے اپنی عزت کی کہ تحقیق کہ نہ آوے گا میرے پاس کوئی درحالتیکہ اوسکے
قلب مین رائی کے دانہ کے برابر محبت ہو ایک کی انمین سے لیکن یہ کہ داخل
کرون گا مین اوسے اپنی جنت مین اور نہ آوے گا میرے پاس کوئی درحالتیکہ
اوس کے دل مین رائی کے دانہ کے برابر بغض ہو ایک کا ان مین سے لیکن یہ کہ
داخل کرون گا مین اوسے جہنم مین اے آدم ع یہ سب میرے خالص اور بہتر
ہین میری تمام خلق سے انھین کے سبب سے نجات دیتا ہون جسے نجات دیتا ہون
اور انھین کی وجہ سے ہلاک کرتا ہون جسے ہلاک کرتا ہون اعلام کتاب غایۃ المرام
صفحہ (۵) مین بھی باختلاف الفاظ بطریق مخالفین ابو ہریرہ سے نقل کی ہے کتاب
... کتاب بحار الانوار

جلد سابع صفحہ (۲۷۴) مین کتاب اول سے نقل کی ہے عن الهروی فی حدیث
قال الرضا علیه السلام وان آدم لما اکرمه الله تعالیٰ ذکره باسجاد
ملائکته له وبادخاله الجنة قال فی نفسه هل خلق الله بشرا افضل منی
فعلم الله عز وجل ما وقع فی نفسه فناداه ارفع راسك یا آدم الی ساق
العرش فرفع آدم راسه الی ساق العرش فوجد علیه مکتوبا لا اله الا
الله محمد رسول الله علی بن ابی طالب امیر المؤمنین وزوجته فاطمة سیدة
نساء العالمین والحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة فقال آدم
یا رب من هؤلاء فقال عز وجل هؤلاء من ذریتك وهم خیر منك
ومن جمیع خلقی ولولاهم ما خلقتك ولا خلقت الجنة والنار ولا السماء ولا
الارض فایاك ان تنظر الیهم بعین الحسد فاخرجك عن جواری
فنظر الیهم بعین الحسد وتمنی منزلتهم فتسلط الشیطان علیه
حتی اکل من الشجرة التی نهی عنها وتسلط علی حوا لنظرها الی
فاطمة علیها السلام بعین الحسد حتی اکلت من الشجرة کما
اکل آدم فاخرجهما الله عز وجل عن الجنة واهبطهما عن
جواره الی الارض ہروی نے جناب امام رضا علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ آدمؑ کو جب خدا نے اکرام کیا اور
ملائکہ نے اون حضرت کے تئین سجدہ کیا اور بامر خدا داخل جنت ہوے
پس آدم علیہ السلام نے اپنے دل مین کہا کہ آیا خدا نے مجھ سے بھی کسی بشر کو
افضل کیا ہے پس جو کچھ حضرت کے دل مین گذرا اوس سے خدا آگاہ ہوا
تو ندا کی خدا نے آدمؑ کو کہ اے آدمؑ اپنے سر کو اوٹھا طرف ساق عرش کے

خدا کے اور محمدؐ رسول خدا ہین اور علی بن ابی طالب امیر المومنون کے ہین اور زخموں کی
فاطمہ سیدۃ النساء عالمین ہین اور حسنؑ اور حسینؑ سردار جوانان اہل جنت ہین پس آدم
علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا یہ کون لوگ ہین خطاب ہوا کہ یہ سب تیری ذریت سے
ہین اور تجھسے یہ سب بہتر ہین اور تمام خلق سے بہتر ہین اور اگر یہ سب نہوتے تو نہ پیدا
کرتا مین تجھکو اور نہ پیدا کرتا جنت کو اور نہ جہنم کو اور نہ آسمان و زمین کو پس اجتناب کر
بنظر حسد انکی طرف دیکھنے سے کہ نکال دونگا مین تجھی اپنے قرب سے پس دیکھا حضرت
آدمؑ نے طرف اون بزرگوارونکے نظر حسد سے اور متمنی اونحضرات کی منزلت کے ہوئے
پس متسلط ہوا شیطان حضرت آدمؑ پر تا اینکہ کہا لیا اوس درخت سے کہ منع کیے
گئی تھے اور متسلط ہوا حواؑ پر کہ جناب سیدہؑ کی طرف بنظر حسد دیکھین تا اینکہ اونہون نے
بھی کہا لیا اوس درخت سے جس سے آدمؑ نے کہایا تہا پس نکال دیا اون دونو حضرات
کو جنت سے اور اوتارا زمین پر۔ اعلام جناب ملا محمد باقر مجلسی رہ بعد نقل حدیث
لکھتے ہین کہ شاید مراد نظر حسد سے اونحضرات کے احوال کی اور اونکی مراتب کی وصول
کی تمنا ہوا اور یہ امر اون دونو حضرات سے ترک اولی ہوا اسلئے کہ باوجود علم اس امر کے
کہ خداوند عالم نے فضیلت دی ہی اون بزرگوارونکو اِن دونو حضرات پر تہیہ سزاوار تہا
ان دونو بزرگوارون پر کہ مقام رضا و تسلیم مین رہتے اور اون بزرگوارونکے درجات کی تمنا
نکرتے اقول اگر کوئی شبہہ کرے کہ اس حدیث سے استدلال افضلیت جناب
سیدہؑ کا انبیاء پر نہین ہو سکتا اسلئے کہ اولا اس حدیث مین لفظ سیدۃ النساء عالمین ہے
دوسری نظر حسد مراتب جناب سیدہؑ کی طرف حواؑ نے کیا نہ آدمؑ نے تو مین جواب دونگا
کہ حسد مراتب جناب سیدہؑ مین حضرت آدمؑ و حسد مراتب دیگر معصومین مین حضرت حواؑ
باخودہا شریک تہے اور تخصیص حسد حوا علیہا السلام مراتب جناب سیدہؑ سے و آدمؑ
علیہ السلام او دیگر معصومین [illegible] مناسبت سے

نساء عالمین سے مذکور ہوا جیسا کہ عنقریب ذکر اسکا آویگا انشاء اللہ پھر مین کہتا ہون
کہ مخاطب اس حدیث مین حضرت آدمؑ ہین نہ حواؑ پس اگر یہ کہا جاے کہ خطاب ممکن ہے
کہ کسی شخص کی طرف ہوا ور مقصود اوس سے کوئی اور ہو جیسا کہ ظاہر ہی تو مین کہونگا
کہ اولاً خطاب حضرت حواؑ کی طرف ہو نہین سکتا کہ چار معصومین اور بھی شریک ہین
ولو فرضاً خطاب حضرت حواؑ ہی کیطرف بالخصوص جناب سیدہ کی نسبت اگر ہی تو ہؤلا
خیر منک ومن جمیع خلقی یعنے یہ سب بہتر ہین تجھسے وجمیع خلق سے متفرع ہے
کل معصومین کی فضیلت پر پس ہر طرح فضیلت بالجملہ کل معصومین مذکورین کے
کل خلایق پر ہوگی دوسرے اکثر احادیث مین حضرت حواؑ علیہا السلام کا ذکر ہے ہا نہین ہے
کتاب تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین ہے قال قال علی بن الحسین
حدثنی ابی عن ابیہ عن رسول اللہ قال یا عباد اللہ ان ادم لما رای النور ساطعاً
من صلبہ اذ کان اللہ قد نقل اشباحنا عن ذروۃ العرش الی
ظہرہ رای النور ولم یتبین الاشباح فقال یا رب ما ھذہ الانوار
قال اللہ عز وجل انوار اشباح نقلتہم من اشرف بقاع عرشی
الی ظہرک ولذالک امرت الملائکۃ بالسجود لک اذ کنت
وعاء لتلک الاشباح فقال ادم لو تبینہا لی فقال اللہ
عز وجل یا ادم انظر الی ذروۃ العرش فنظر ادم ووقع
نور اشباحنا فی ظہر ادم علی ذروۃ العرش فانطبع
فیہ صور انوار اشباحنا التی فی ظہرہ کما ینطبع
وجہ الانسان فی المرأۃ الصافیۃ فرای اشباحنا
فقال ما ھذہ الاشباح یا رب قال اللہ تعالی یا ادم
ھذہ الاشباح افضل خلائقی وبریاتی ھذا محمد

وانا المحمود الحميد في افعالي شققت له اسماً من اسمي
وهذا علي وانا العلي العظيم شققت له اسماً من اسمي
وهذه فاطمة وانا فاطر السموات والارض فاطم اعدائي
عن رحمتي يوم فصل قضائي وفاطم اوليائي عما يعرهم و
يسيئهم فشققت لهما اسماً من اسمي وهذان الحسن والحسين
وانا المحسن المجمل شققت اسمهما من اسمي هؤلاء خيار خليقتي
وكرام بريتي بهم آخذ وبهم اعطي وبهم اعاقب
وبهم اثيب فتوسل الي بهم يا آدم واذا دهتك داهية
فاجعلهم الي شفعاءك فاني آليت على نفسي قسماً
حقاً لا اخيب بهم املاً ولا ارد بهم سائلاً فلذلك
حين زلت منه الخطيئة دعا الله عز وجل بهم فتاب عليه وغفر له

فرمایا امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ و آلہ نے کہ مجھے خبر دی میرے باپ نے اپنے پدر
بزرگوار سے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ بندگان خدا بتحقیق کہ آدم علیہ السلام نے
جب دیکھا نور کو چمکتا ہوا اپنے صلب سے اسلئے کہ خدائی تعالی نے نقل کیا تھا ہمارے
اشباح یعنے ابدان نورانیہ کو پردۂ عرش سے طرف پشت آدمؑ کے تو دیکھا نور کو او
نظاہر ہوئی اشباح پس کہا آدمؑ نے کہ خداوندا یہ کیسی انوار ہین خطاب ہوا جانب
خدا سے کہ یہ انوار اون ابدان نورانیہ کے ہین کہ نقل کیا ہی مین نے اونکو اشرف
جاہائے عرش اپنے سے طرف تیری پشت کے اور اسیوجہ سے حکم کیا مین نے کہ ملائکہ تجھ
سجدہ کرین اسلئے کہ تو ظرف ہی انہین اشباح کا عرض کیا آدمؑ نے کہ ای کاش آگاہ کرتا تو
مجھکو اون اشباح سے خطاب ہوا باری تعالی سے کہ ای آدمؑ نظر کر طرف بلندی عرش

پس منطبع ہوئین عرش مین صورتین ہماری اون انوار اشباح سکے جو پشت آدم مین تہی جسطرح منطبع ہوتا ہے چہرہ انسان کا آئینہ صاف مین پس دیکہا ہماری اشباح کو تو عرض کیا کہ خداوندا یہ کیسی اشباح ہین خطاب ہوا جانب خدا سے کہ ای آدمؑ یہ اشباح افضل ہین میری تمام خلایق سے اور تمام مخلوقات سے یہ محمدؐ ہی اور مین محمود حمید ہون اپنے افعال مین شگافتہ کیا ہے مین نے اوسکے لئے ایک نام اپنے نام سی اور یہ علیؑ ہے اور مین علی عظیم ہون شگافتہ کیا ہی مین نے اوسکے لئے نام اپنے نام سے اور یہ فاطمہؑ ہی اور مین فاطر السموات والارض ہون باز رکہنے والا ہون اپنے دشمنون کو بروز فصل قضا اپنے رحمت سی اور باز رکہنے والا ہون اپنے دوستون کو اوس چیز سے جو اونکو تباہی میں ڈالے اور برا معلوم ہو اونکو پس شگافتہ کیا مین نے اوسکے لئے نام اپنے نام سے اور یہ حسنؑ اور حسینؑ ہے اور مین محسن مجمل ہون ان دونون کے نام کو مین نے اپنے نام سے شگافتہ کیا ہے یہ سب بہترین خلق اور بزرگ ترین میرے مخلوقات سے ہین انہین کے سبب سے مواخذہ کرتا ہون مین اور انہین کے سبب سے عطا کرتا ہون مین اور انہین کے سبب سے عذاب کرتا ہون مین اور انہین کے سبب سے ثواب دیتا ہون مین پس متوسل ہو میری طرف انہین کے ذریعہ سے ای آدم اور جسوقت کہ تجہکو کوئی مصیبت پڑے تو انہین سب کو گردان تو میرے جانب شفیع اپنا پس مین قسم کہاتا ہون اپنے نفس کے کہ نہ ناامید کرونگا اوس کو جو انکے ذریعہ سے امیدوار ہوا اور نہ رد کرونگا اوس شخص کے سوال کو جو ان سب کے ذریعہ سے سوال کرے پس اسیوجہ سے جبکہ حضرت آدمؑ سے ترک اولےٰ واقع ہوا تو انہین حضرات کے ذریعہ سے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کے تہے پس بخش دیا اور درگذر کیا خدا نے کتاب غایۃ المرام صفحہ ۷ مین بطریق مخالفین نقل کیا ہی عن

انس قال رسول اللہ لما خلق اللہ عز وجل آدم نظر الی رسم ادق العرش فاذا مکتوبا

لا اله الا الله محمد رسول الله واسماء اربعة فقال آدم يا الهي خلقت
خلقا من الانس قبلي فقال لا فقال وما هذه الاسماء التي اراها
فقال يا آدم هؤلاء خيرتي من خلقي وصفوتي يا آدم لولا
هؤلاء ما خلقت الجنة والنار اياك ان تنظر اليهم بعين الحسد
يا آدم فلما اكل آدم من الشجرة واخرج من الجنة وقال الخطيئة
واراد التوبة قال في توبته وتضرعه الى ربه الهي بحق الخمسة
الذين على سرادق العرش الا غفرت لي فاوحى الله تعالى
اليه يا آدم قد غفرت لك فكان ذالك في سابق علمي فيك يا آدم
فقال آدم الهي بحق هؤلاء الخمسة وبحق المغفرة الا عرفتني من هؤلاء قال تعالى
يا آدم هؤلاء الخمسة من ولدك شققت لهم خمسة اسماء من اسمائي العظام فانا المحمود
وهذا محمد وانا العالي وهذا علي وانا الفاطر وهذه فاطمة وانا المحسن وهذا الحسن وانا الاحسان وهذا الحسين

انس بن مالک سے منقول ہی کہا اوسنے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ
جب خلق کیا خدا نے آدم کو تو دیکھا حضرت نے طرف پردہائے عرش کے پس دیکھا لکھا
ہوا کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے خدا کے محمد رسولخدا ہین اور چار نام اور دیکھے پس کہا
آدم نے کہ خداوندا کسے خلق کو تونے انسان سے میرے پہلے ہے خلق کیا ہے خطاب ہوا
کہ نہین پس عرض کیا آدم نے کہ یہ کیسی اسماء ہین جنکو مین دیکھتا ہون خطاب ہوا اے
آدم یہ سب افضل ہین میرے تمام خلق سے اور میرے برگزیدہ ہین اے آدم اگر یہ سب
نہوتے تو نہ پیدا کرتا مین جنت کو نہ جہنم کو خوف کر اے آدم کہ تو انکو بنظر حسد دیکھے پس جبکہ
آدم علیہ السلام نے درخت سے گندم کھالیا اور خارج کئے گئے جنت سے اور ترک اولے
کیا اور ارادہ کیا توبہ کا تو کہا اپنے توبہ اور تضرع مین کہ خداوندا بحق انہین پانچون کے

آدمؑ کے کہ ای آدمؑ مین نے بخشدیا تیرے تئین پس یہ امر میرے علم سابق مین تیری نسبت
گذر چکا تھا پس عرض کیا آدمؑ نے کہ خداوندا بحق انھین پانچون حضراتکو اور بحق مغفرۃ کی
کہ پہنچوادے تو مجھکو کہ یہ کون لوگ ہین فرمایا خداوند عالم نے کہ ای آدم یہ پانچون تیری اولاد
سے ہین شگافتہ کیے ہین مین نے واسطے انکی پانچ نام اپنے بزرگ نامون سے پس مین محمود
ہون اور یہ احمد ہے اور مین عالی ہون اور یہ علی ہے اور مین فاطر ہون اور یہ فاطمہ ہے اور
مین محسن ہون اور یہ حسن ہے اور مین احسان ہون اور یہ حسین ہے ملا محمد ہاشم
علیہ الرحمہ نے اپنے اسناد سے کتاب مدینۃ المعاجز صفحہ ۶ مین اور کتاب مصباح الانوار شیخ
طوسی علیہ الرحمہ سے بحدیث طویل نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نے تا اینکہ فرمایا ان ابی ادم لما رای اسمی و اسم اخی مکتوبا
وفاطمۃ والحسن والحسین علیھم السلام مکتوبین علی ساق
العرش بالنار فقال الھی ھل خلقت خلقا قبلی ھو علیک اکرم منی قال
یا ادم لولا ھذہ الاسماء لا خلقت سماء مبنیۃ ولا ارضا مدحیۃ
ولا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولولا ھم ما خلقتک
فقال الھی وسیدی فبحقھم علیک الا غفرت لی
خطیئتی ونحن کنا الکلمات التی تلقاھا ادمؑ من ربہ فقال البشر
یا ادمؑ فان ھذہ الاسماء من ولدک وذریتک فحمد اللہ ادم وافتخر علی الملائکۃ بالتحدیث
یعنے میرے باپ آدمؑ نے جبکہ دیکھا میرا نام اور نام میرے بھائی اور فاطمہ و حسن
اور حسین علیہم السلام کا لکھا ہوا ساق عرش پر نور سے تو کہا خداوندا تو نے قبل
میرے کسی خلق کو پیدا کیا ہے کہ وہ مجھسے زیادہ بزرگ ہے تیری نزدیک خطاب ہوا
ای آدم اگر صاحب ان اسماء کے نہوتے تو نہ پیدا کرتا مین آسمان کو اور نہ زمین

کرتا ہین تجہکو پس عرض کیا آدم نے کہ خداوندا واسطے ان حضرات کا کہ میری گناہ
بخش دے اور زمین سبب ہے کلمات کا جنکو آدم نے اپنے پروردگار سے اخذ کیا
الغرض کلمات جو اسباب نجات اسکے ہوئے کہ آدم نے حسب ان اسماء کے تیرے اولاد
سے ہین پس شکر خدا کیا آدم علیہ السلام نے اور فخر کیا الخ پر اعلام کتاب بحار الانوار
جلد تاسع مین ہے اختلاف الفاظ کتاب روضہ سے اور کتاب روضۃ الواعظین سے
نقل کیا ہے اور بعد حسن اور حسین کے الفاظ ائمہ سے زیادہ کیا ہے کتاب
معانی الاخبار مین ہے عن المفضل بن عمر قال قال ابو عبد الله عليه السلام
ان الله تبارك وتعالى خلق الارواح قبل الاجساد بالفي عام فجعل اعلاها و
اشرفها ارواح محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين والائمة بعدهم
صلوات الله عليهم فعرضها على السموات والارض والجبال فغشيها نورهم
فقال الله تبارك وتعالى السموات والارض والجبال هؤلاء احبائي واوليائي
وحججي على خلقي وائمة بريتي ما خلقت خلقا احب الي منهم ولمن تولاهم خلقت
جنتي ولمن خالفهم وعاداهم خلقت ناري فمن ادعى منزلتهم مني ومحلهم من عظمتي
عذبته عذابا لا اعذبه احدا من العالمين وجعلته مع المشركين بي في اسفل درك
من ناري ومن اقر بولايتهم ولم يدع منزلتهم مني ومكانهم من عظمتي جعلته
معهم في روضات جناتي وكان لهم فيها ما يشاؤن عندي وابحتهم كرامتي واحللتهم
جواري وشفعتهم في المذنبين من عبادي وامائي فولايتهم امانة عند خلقي
فايكم يحملها باثقالها ويدعيها لنفسه دون خيرتي فابت السموات والارض
والجبال ان يحملنها واشفقن من ادعاء منزلتها وتمني محلها من عظمة ربها
فلما اسكن الله عز وجل ادم وزوجته الجنة قال لهما كلا منها رغدا حيث شئتما
ولا تقربا هذه الشجرة يعني شجرة الحنطة فتكونا من الظالمين فنظرا الى محمد و

علی وفاطمة والحسن والحسین والائمة بعدهم فوجداها اشرف
منازل اهل الجنّة فقالا یا ربّنا لمن هذه المنزلة فقال الله جل جلاله
ارفعا رؤسکما الی ساق عرشی فرفعا رؤسهما فوجدا اسم محمّد وعلیّ وفاطمة
والحسن والحسین والائمة صلوات الله علیهم مکتوبة علی ساق العرش
بنور من نور الجبار جل جلاله فقالا یا ربّنا ما اکرم اهل هذه المنزلة علیک
وما احبّهم الیک وما اشرفهم لدیک فقال الله جل جلاله لولاهم ما خلقتکما
هؤلاء خزنة علمی وامنائی علی سرّی ایّاکما ان تنظرا الیهم بعین الحسد
وتتمنیا منزلتهم عندی ومحلّهم من کرامتی فتدخلا بذالک فی نهیی وعصیانی
فتکونا من الظالمین وساق الحدیث الی ان قال فلمّا اراد الله عزّ وجل ان یتوب
علیهما جائهما جبرئیل فقال لهما انّکما انّما ظلمتما انفسکما بتمنّی منزلة من فضل
علیکما فجزاؤکما ما قد عوقبتما به من الهبوط من جوار الله عزّ وجل الی
ارضه فاسئلا ربّکما بحق الاسماء التی رایتموها علی
ساق العرش حتی یتوب علیکما فقالا اللّهمّ انا نسئلک بحق
الاکرمین علیک محمّد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة
الا تبت علینا ورحمتنا فتاب الله علیهما انه هو التوّاب
الرّحیم فلم تزل انبیاء الله بعد ذالک
یحفظون هذه الامانة ویخبرون بها
اوصیاؤهم والمخلصین من اممهم
فیابون حملها ویشفقون من ادعائها
مفضل بن عمر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خداوند
عالم نے جمیع ارواح کو دو ہزار برس [illegible]

اعلے اور اشرف اونہین کل روحون کا ارواح محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور
ائمہ کو کہ بعد انحضرت کے ہین صلوات اللہ علیہم پس عرض کیا خدا نے اونہین آسمان
وزمین و پہاڑ پر پس اونکو ان حضرات کے نور نے خیرہ کر دیا پھر فرمایا خدائی عزوجل نے
آسمان وزمین و پہاڑ سے کہ یہ سب میرے دوست اور ولی اور حجت ہین میرے خلق پر
اور سرداران عالم ہین نہین پیدا کیا مین نے کسی خلقت کو جو ان لوگون سے محبوب تر
ہو اور جو انسے محبت رکھے اوسی کے لئے مین نے بہشت پیدا کیا ہے اور جو انسے مخالفت و
عداوت کرے اوسکے لئے جہنم پیدا کیا ہے پس جو انکی منزلت ومحل کا مجھسے ادعا
کرے اوسی ایسا عذاب کرونگا کہ عالم مین کسی پر ویسا عذاب نکرونگا اور گردانونگا
اوسے مشرکین کے ساتھ اسفل السافلین مین اور جو شخص انکی ولایت کا اقرار کرے اور
انکی منزلت و بزرگی کا ادعا مجھسے نکرے تو اوسے گردانونگا مین انکی ساتھ جنت مین اور ہے
انکے لئے جو کچھ چاہین مجھسے اور مباح کیا مین نے انکی لئے اپنے کرامت کو اور حلال کیا
انکے لئے مین نے اپنے جوار کو اور شفاعت انکے قبول کی درباب گنہگار بندون اور
کنیزون کے پس ولایت انکی امانت ہے پاس میرے خلقت کے پس کون تم مین سے
اوسکے بوجھ کو اوٹھاویگا اور اپنے لئے چاہے گا سوائے میرے ان بہترین خلق کے
پس انکار کیا آسمان وزمین وجبال نے کہ اوٹھاوین اوسکو اور ڈرے ادعا منزلت
اور بزرگی سے اوسکے پس جبکہ خدا نے آدمؑ اور اونکی زوجہ کو جنت مین ساکن کیا
فرمایا اون دونون سے کہ کہاؤ جنت کے چیزون سے بخوبی جسطرح چاہو اور اس درخت کے
قریب نجاؤ یعنے گیہون کے درخت کے کہ ہوگی تم دونو ظالمین سے پس نظر کیا اون دونو نے
طرف منزلت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور ائمہ کے کہ بعد اونکی ہین پس پایا ان
حضرات کی منزلت کو بزرگ تر جمیع منازل اہل جنت سے پس عرض کیا دونو نے کہ

ساق عرش کیطرف اوٹھاؤ پس جب اوٹھایا دیکھا نام کو محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ
و ائمہ کے کہ لکھا ہوا ہے عرش پر نور خدا سے پس عرض کیا دونو نے کہ خداوندا کسقدر
بزرگ تر ہین یہ لوگ تیرے نزدیک اور کسقدر محبوب تر ہین اور کسقدر عظیم مرتبہ ہین تیرے
نزدیک پس فرمایا خدائے عزّ و جل نے کہ اگر یہ لوگ نہوتے تو تم دونو کو مین نہ پیدا کرتا
یہ سب خزانہ دار ہین میرے علم کے اور امین ہین میرے بہید پر ڈرو تم دونو انکے
طرف نظر حسد دیکہنے سے اور انکی بزرگواری کے تمنّا سے پس داخل ہوگے میرے
عصیان مین اور ہو جاؤگے ظالمین سے تا اینکہ فرمایا پس جبکہ خدا نے چاہا کہ اون
دونو کے گناہ کو بخشدے جبرئیل آئے اونکے پاس اور کہا کہ تم دونو نے اپنے نفسون پر
ظلم کیا بسبب تمنّاء منزلت اوس شخص کے جو تمسے فضیلت دیا گیا ہے پس یہ تمہارے
جزا ہے کہ عقاب کئے گئے تم دونو کہ جنّت سے زمین کیطرف آئے پس سوال کرو تم
دونو اپنے خدا سے ساتھہ حق اون اسماء کے جنکو ساق عرش پر تم دونو نے دیکھا تہا
پس کہا اون دونو نے کہ خداوندا ہم سوال کرتے ہین تجہسے ساتھہ حق انہین
بزرگ ترین خلق کے کہ تیرے نزدیک ہین محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور ائمہ
کے کہ بخش دے تو اور رحم کر ہمپر پس بخشدیا اوسنے کہ وہی بخشندۂ رحیم ہے پس ہمیشہ
انبیاء بعد اسکی اس امانت کے حفاظت کرتے تہے اور اپنے اوصیاء اور مخلصین امت
کو خبر کرتے تہے پس وہ لوگ اوس مرتبہ جلیلہ کے اوٹھانے سے بچتے تہے اور اوسکے
ادعا سے ڈرتے تہے **اقول** اس حدیث سے فضیلت چاردہ معصومین کی و منہم الزہراؑ
جملہ انبیاء پر ظاہر ہے اور خدا نے انحضرات کے مدّعین منزلت و بزرگواری پر کیسا
وعدۂ عقاب فرمایا ہے اور جملہ انبیا و اوصیا برابر انکے مرتبہ جلیلہ کے ادعا سے
خائف رہے پس اس سے عظیم کونسے فضیلت ہوگے اور اس حدیث یا اور
احادیث مین بعدیت ائمہ جناب سیّدہ سے بحسب زمان ہے نہ بحسب فضل کمالا

تحفے کتاب بحار الانوار جلد تامن مین شعیب بن شعیب سے وہ خط طویل
عمر کا جو معاویہ کے پاس اوسنے بھیجا تھا نقل کیا ہے اور درمیان مین اوس
خط کے وہ لکھتا ہے کہ امیر المومنین نے جناب سیدہ سے اوس وقت جب حضرت
نے قصد استغاثہ کا کیا یہ فرمایا یا بنت رسول اللہ ان اللہ بعث اباک رحمۃ
للعالمین و ایم اللہ لئن کشفت عن ناصیتک سائلۃ الیٰ ربک
لیھلک ھذا الخلق لاجابک حتّی لا یبقی علی الارض منھم بشر الا انک
وابا ک اعظم عند اللہ من نوح الذی غرق من اجلہ بالطوفان جمیع من
علی وجہ الارض وتحت السماء الا من کان فی السفینۃ و
اھلک قوم ھود بتکذیبہم لہ واھلک عاد ابریح صرصر
وانت وابوک اعظم قدرا من ھود وعذب ثمود
وھی اثنا عشر الفا بعقر الناقۃ والفصیل
فکونی یا سیّدۃ النساء رحمۃ علی
ھذا الخلق المنکوس الیٰ اخرہ
یعنے ای بنت رسول خدا بتحقیق کہ خدا نے مبعوث کیا ہے تمہارے باپ کو رحمت واسطے
عالم کے اور قسم خدا کی کہ اگر تم اپنے سر کے بال کو کھولکر اپنے پروردگار سے واسطے
ہلاک ہونے اس خلقت کے سوال کروگی تو وہ قبول فرمائیگا تا اینکہ نہ باقی چھوڑیگا
زمین پر اونمین سے کسی بشر کو اسلئے کہ تم اور تمہارے باپ بزرگ ترہین نزدیک
خدا کے اوس نوح سے جسکے لئے خدا نے بذریعہ طوفان کے جمیع اون لوگونکو
جو اوپر زمین کے اور نیچے آسمان کے تھے غرق کیا لیکن اوسکو جو کشتی مین تھا
اور ہلاک کیا خدا نے قوم ہود کو بسبب اسکے کہ اونہون نے تکذیب حضرت کے
کی تھی اور ہلاک کیا خدا نے عاد کو بذریعہ ریح صرصر کے اور تم اور تمہارے باپ

بزرگ ترہین از روئے قدر کے ہوؤ سے اور عذاب کیا خدا نے ثمود کو اور وہ بارہ ہزار تھے بسبب پے کرنے ناقہ اور اوسکے بچہ کی پس ہو تم ای سیدۃ النساء رحمۃ اس خلق منکوس پر کتاب تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین بحدیث طویل منقول ہے کہ جب مصعوقین حضرت موسیٰ حضرت کی دعا سے زندہ ہوے پس حسب ارشاد جناب موسی بقیہ قوم نے اونھین مصعوقین سے سبب ہلاکت اون کا کہ نہ قبول کرنا ولایت اہلبیت کا تہا پوچہا جواب مین اونہون نے کہا لقد راینا بعد موتنا

هٰذا اممالك ربنا من سماواته وحجبه وعرشه وكرسيه وجنانه ونيرانه فما راينا انفذ امرا في جميع تلك الممالك واعظم سلطانا من محمّد وعليّ و فاطمة والحسن والحسين وانّا لما متنا بهٰذه الصّاعقة ذهب بنا الى النيران فناداهم محمّد وعليّ كفوا عن هٰؤلاء عذابهم فهم يحيون لمسئلة سائل ربنا عزّ وجلّ بنا وباٰلنا الطيّبين وذالك حين لم يقذفونا في الهاوية لما اخر الخبر

یعنے ہمنے دیکھا بعد اپنے موت کے ملکہائے خدا یعنے آسمان وحجب عرش وکرسے وجنت ونار کو پس نہین دیکھا ہمنے جمیع اون ملکون مین کسیکی حکم کر جو نافذ تر ہو از روئے اختیار کے محمّد وعلی وفاطمہ وحسن وحسین صلے اللہ علیہم سے اور جب ہم مرگئے اس صاعقہ سے تو ہمکو جہنم کیطرف لیچلے پس پکارے محمّد وعلی کہ ٹھہر جاؤ ان پر عذاب نکرو کہ یہ لوگ زندہ کئے جائینگے بدعا وسوال سائل کے ہمارا خدا

کہ جب ہمکو جہنم مین ڈالے انتہا کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ ۲۴۷ مین ہے

عن ابن ظبیان قال ابو عبد اللہ علیہ السلام

اجتمع ولد ادم فی بیت فتشاجروا فقال بعضہم

خیر خلق اللہ ابونا ادم وقال بعضہم الملائکۃ

المقربون وقال بعضہم حملۃ العرش اذ دخل

علیہم ہبۃ اللہ فقال بعضہم لقد جائکم من یفرج

عنکم فسلم ثم جلس فقال فی ای شیٔ کنتم

فقالوا کنا نفکر فی خیر خلق اللہ فاخبروہ

فقال اصبروا الیٰ قلیلا حتیٰ ارجع الیکم فاتی اباہ

وقال یا ابت انی دخلت علی اخوتی وہم

یتشاجرون فی خیر خلق اللہ فسئلونی فلم

یکن عندی ما اخبرہم فقلت اصبروا حتیٰ ارجع

الیکم فقال ادم یا بنیّ وقفت بین یدی اللہ جل جلالہ فنظرت الی سطر علی

وجہ العرش مکتوب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمّد وآل محمّد خیر من برء اللہ

ابن ظبیان سے منقول ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مجتمع ہوئے

فرزندان آدم ایک مکان مین اور باخود ہا مباحثہ کیا پس بعض نے کہا کہ بہتر مین

خلق خدا ہمارے باپ آدم ہین اور بعضون نے کہا کہ ملائکہ مقربین اور بعضون

کہا کہ حاملان عرش پس آئے حضرت ہبۃ اللہ تو اونمین سے بعض نے کہا کہ تمہارے

پاس وہ شخص آیا ہے جو اس امر کو منکشف کردیگا پس سلام کیا حضرت ہبۃ اللہ نے

اور بیٹھ گئے اور کہا کہ کس گفتگو مین تم سب تھے پس کہا سبھون نے کہ ہم

فکر مین ہین بہترین خلق خدا کے کہ کون ہے اور خبر دی اون سبھون نے

حضرت ہبۃ اللہ کو کل اختلاف کے پس فرمایا کہ تھوڑا سا تم صبر کرو کہ ہین تمہارے
پاس پھر آؤن پس اپنے باپ کے پاس آے اور کہا کہ ای والد بزرگوار مین اپنے
بھائیون کے پاس گیا تھا کہ وہ سب مباحثہ کر رہے تھے بہترین خلق خدا مین
پس مجھسے اونھون نے پوچھا تو میرے پاس کچھ جواب نتھا جو مین اونسے کہتا
پس کہا مین نے کہ صبر کرو جبتک مین تمہارے پاس پھر آؤن پس فرمایا حضرت
آدم علیہ السلام نے کہ ای فرزند مین سامھنے خدائی عزوجل کے کھڑا ہوا اور دیکھا
طرف ایک سطر کے کہ عرش پر لکھے ہے بسم اللہ الرحمان الرحیم محمد اور آل محمد
صلے اللہ علیہم بہترین خلق خدا مین کتاب مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۵۶
مین ہے عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ واٰلہ افتخر اسرافیل علے جبرئیل فقال انا
خیر منك فقال جبرئیل ولم انت خیر منی
قال لانی صاحب الثمانیۃ حملۃ عرش اللہ وانا
صاحب النفخۃ فی الصور وانا اقرب الملائکۃ الی
اللہ عز وجل فقال جبرئیل انا خیر منك فقال
اسرافیل وبماذا انت خیر منی قال جبرئیل لانی
امین اللہ علے وحیہ ورسولہ الی انبیائہ المرسلین
وانا صاحب الخسوف وما اھلك اللہ امۃ من الامم
الا علے یدی فاختصما الی اللہ تبارك وتعالی
فاوحی اللہ الیھما اسکتا فو عزتی وجلالی لقد خلقت
من ھو خیر منکما قال یارب وتخلق من ھو خیر منا
ونحن خلقنا من نور فقال نعم واوحی اللہ تعالی الی حجب القدرۃ انکشفی

فانکشفت فاذا علی ساق العرش مکتوب لا اله الا الله محمد وعلی
وفاطمة والحسن والحسین خیر خلق الله فقال جبرئیل یا رب اسئلک
بحقہم علیک ان تجعلنی خادمہم قال الله تعالیٰ قد فعلت فجبرئیل علیه السلام خادم اهل البیت وانہ خادمنا
ابوذر رضہ سے منقول ہے کہا اونہون نے کہ سُنا مین نے جناب رسولخدا صلی الله
علیه وآله سے کہ فرماتی تہے کہ افتخار کیا اسرافیل نے جبرئیل پر اور کہا کہ مین بہتر
ہون تمسے پس جبرئیل نے کہا کہ کیونکر تم مجہسے بہتر ہو کہا اسلئے کہ مین صاحب اون
آٹھ کا ہون جو حاملان عرش خدا ہین اور مین صور پہونکنے والا ہون اور مین اقرب
ملائکہ ہون طرف خدائے تعالےٰ کے پس جبرئیل نے کہا کہ مین بہتر ہون تمسے تو کہا
اسرافیل نے کہ کسو جہ سے تم مجہسے بہتر ہو کہا جبرئیل نے اسلئے کہ مین امانت دار خدا
ہون اوسکی وحی پر اور رسول ہون اوسکا طرف اوسکی انبیاء مرسلین کے اور مین صاحب
خسوف ہون اور نہین ہلاک کیا خدا نے کسی امت کو امتون سے لیکن میرے ہاتہہ
سے پس مخاصمہ کیا اون دونو نے طرف خدائے تعالیٰ کے تو وحی کی خدا نے اون کے
جانب کہ چپ رہو تم دونو قسم ہی مجھے اپنے عزت وجلال کے کہ مین نے خلق کیا ہی اوسکو
جو تم دونو سے بہتر ہے عرض کیا اون دونو نے کہ خداوندا خلق کریگا تو اوسی جو ہمسے بہتر ہے
باوجودیکہ ہم سب نور سے خلق ہوئے ہین پس خطاب ہوا خدا کی جانب سے کہ ہان اور
وسے کی خدا نے طرف پردہائے قدرت کے کہ کہل جاؤ پس کہل گئے تو ساق عرش پر
لکہا تہا کہ محمد وعلی وفاطمہ وحسن وحسین صلی الله علیہم بہترین خلق خدا ہین پس
عرض کیا جبرئیل نے کہ خداوندا سوال کرتا ہون مین تجہسے ساتہہ حق انحضرت کی کہ تو ہی
نزدیک ہی گردان تو مجہکو خادم ان سب کا فرمایا خدائے عزوجل نے کہ کیا مین نے پس
فرمایا جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله نے کہ جبرئیل علیه السلام خادم اہل بیت ہین اور

سفیان قال دخل الحسن بن علی علی جدہ وھو یتعثر
بذیلہ فاسر الی النبی سرا فرایته وقد تغیر لونه
ثم قام النبی حتی اتی منزل فاطمة فاخذ بیدھا فھزھا
الیه ھزا قویا ثم قال یا فاطمة ایاك وغضب علی
فان اللہ یغضب لغضبه ویرضی لرضاہ ثم جاء علی
فاخذ النبی بیدہ ثم ھزھا الیه ھزا خفیفا ثم قال یا
اباالحسن ایاك وغضب فاطمة فان الملائکة تغضب
لغضبھا وترضی لرضاھا فقلت یارسول اللہ مضیت مذعورا وقد رجعت
مسرورا فقال یامعاویه کیف لا اسر وقد اصلحت بین الاثنین ھما اکرم الخلق علی اللہ
معاویہ بن ابوسفیان سے منقول ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام حاضر خدمت جناب رسالتمآب
ہوے درصورتیکہ اپنے دامن مین اولجھتے جاتے تھے پس جناب رسولخدا سے کوے بات
بعید کے کہی پس دیکھا مین نے کہ رنگ مبارک حضرت کا متغیر ہوگیا پھر جناب رسولخدا
کھڑے ہوگئے تا اینکہ دولت سرائے جناب سیدہ مین تشریف لائے پس ہاتھ جناب سیدہ
کا پکڑا اور اپنے طرف زور سے کھینچا پھر فرمایا کہ اے فاطمہ خوف کر غضب علی سے کہ خدا یتعالی
غضبناک ہوتاہے اوسکے غضب سے اور راضی ہوتاہے اوسکی رضامندی سے پھر علی
بن ابیطالب تشریف لائے پس حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے طرف
خفیف حرکت دی پھر فرمایا کہ ای ابوالحسن ڈرو غضب فاطمہ سے کہ غضبناک ہوتے
ہین ملائکہ اوسکے غضب سے اور خوش ہوتے ہین اوسکے خوشی سے معاویہ کہتاہے پس
مین نے عرض کیا یارسول اللہ آپ رنجیدہ تشریف لیگئے اور پھرے مسرور پس فرمایا
کہ ای معاویہ کیونکر نہ خوش ہون کہ مین نے صلاح کرائی ہے درمیان ادن شخصونکے
کہ دونو بزرگ ترین خلق ہین نزدیک خداوند عالم کے اعلام جناب ملا محمد باقر

مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتی ہین کہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غیر معتمد ہے اسلئے کہ یہ دونو حضرات منزہ ہین اس سے کہ جناب رسولخدا درمیان ان دونو حضرات کے اصلاح کرین فی الدعاء الماثور عن صفوان عن الصادق علیہ السلام اسئلک بحق محمد و علی و بحق فاطمة بنت نبیک و بحق الحسن والحسین و بحق التسعة من ولد الحسین علیہم السلام فانی بہم اتوجہ الیک فی مقامی ھذا و بہم اتوسل و بہم اتشفع الیک و بحقہم اسئلک و اقسم واعزم علیک و بالشان الذی لہم عندک و بالقدر الذی لہم عندک و بالذی فضلتہم علی العالمین و باسمک الذی جعلتہ عندہم و بہ خصصتہم دون العالمین و بہ ابنتہم و ابنت فضلہم من فضل العالمین حتی فاق فضلہم فضل العالمین الدعا

کتاب زاد المعاد مین صفوان جمال سے یہ دعا منقول ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے اور منجملہ لبعض الفاظ اوسکے سے یہ بھی ہین خداوندا مین سوال کرتا ہون تجھسے بحق محمد و علی و بحق فاطمہ دختر تیرے نبی کی اور بحق حسن اور حسین اور بحق نو فرزندان حسین علیہم السلام کے پس بتحقیق کہ مین ساتھ انھین کے متوجہ ہوتا ہون تیرے طرف اس اپنے مقام مین اور ساتھ انہین حضرات کے وسیلہ ڈھونڈھتا ہون اور ساتھ انہین کی شفاعت چاہتا ہون مین تجھسے اور ساتھ انھین کے حق کے سوال کرتا ہون مین تجھسے اور سوگند اور قسم دیتا ہون تجھپر اور ساتھ اوس شان انحضرت کے جو تیرے نزدیک ہے اور ساتھ اوس بزرگی انحضرت کے کہ تیری نزدیک ہے اور ساتھ

اسلئے کہ فضیلت دی تونے ان بزرگوار کو تمام عالم پر اور ساتھو اوس تیرے نام کے
کہ گروانا تو نی اوسی پاس آنحضرت کے اور بسبب اوسی نام کے مخصوص کیا تونی ان سبکو
سوائے تمام عالم کے اور ساتھہ اوسی نام کے ظاہر کیا تونے اونکو اور آشکارا یا جدا کیا فضیلت
کو اونکی وفضیلت عالمین سے تا اینکہ بڑہ گئے فضیلت آنحضرت کی اوپر فضیلت تمام
عالم کے کتاب معانی الاخبار مین ہے عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن
جدہ علیہم السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ ذات یوم جالسا وعندہ علی وفاطمة والحسن والحسین
علیہم السلام فقال والذی بعثنی بالحق بشیرا ما علی
وجہ الارض خلق احب الی اللہ عز وجل ولا اکرم
علیہ منا ان اللہ تبارک وتعالی شق لی اسما من اسمائہ
فھو محمود وانا محمد وشق لک یا علی اسما من اسمائہ
فھو العلی الاعلی وانت علی وشق لک یا حسن اسما من اسمائہ
فھو المحسن وانت حسن وشق لک یا حسین اسما من اسمائہ
فھو ذو الاحسان وانت حسین وشق لک یا فاطمة اسما
من اسمائہ فھو الفاطر وانت فاطمة ثم قال علیہ السلام اللھم انی اشھدک
انی سلم لمن سالمھم وحرب لمن حاربھم ومحب لمن احبھم ومبغض لمن
ابغضھم وعدو لمن عاداھم وولی لمن والاھم لانھم منی وانا منھم
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے اور اونحضرت نے اپنے جد نامدار
سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا بیٹھے تہے اور پاس اونحضرت کے جناب
امیر المومنین اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام بہے تہی پس فرمایا حضرت نے
کہ قسم ہے اوس شخص کی جسنے مجھے بشارت دہندہ مبعوث بحق کیا ہے کہ نہین بر روے

زمین پر کوئی خلق جو ہم سب سے محبوب تر ہو نزدیک خدا کے اور نہ کوئی بزرگ تر ہے
ہم سب سے خدا کے نزدیک تحقیق کہ خداوند تعالی نے شگافتہ کیا میری لئے ایک نام
اپنے نامونسے پس وہ محمود ہے اور مین محمدؐ ہون آور شگافتہ کیا تیرے لئے ای علی ایکنام
اپنے نامون سے پس وہ علی اعلی ہے اور تو علی ہے آور شگافتہ کیا تیرے لئے ای حسن
ایک نام کو اپنے نامونسے پس وہ محسن ہے اور تو حسن ہے آور شگافتہ کیا تیرے لئے اے
حسین ایک نام اپنے نامون سے پس وہ ذوالاحسان ہے اور تو حسین ہے آور شگافتہ
کیا تیرے لئے ای فاطمہ ایک نام اپنے نامونسے پس وہ فاطر ہے اور تو فاطمہ ہے تپھر فرمایا
حضرت نے کہ خداوندا گواہ رہنا تو کہ مین میل رکھنے والا ہون اوس سے جو اینسے میل رکھی
اور لڑنے والا ہون اوس سے جو اِنسے لڑے اور دوست ہون اوسکا جو انکو دوست
رکھی اور دشمن ہون اوس کا جو ان سے دشمنی کرے اور عدو ہون اوسکا جو ان سے
عداوت کرے اور محب ہون اوسکا جو ان سے محبت کرے اسلئے کہ یہ سب مجھسے ہین اور
مین ان سب سے ہون کتاب بحار الانوار جلد ثامن صفحہ ۹ مین امالی سے اور کتاب
معالم الزلفی مین ہے عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ کان جالسا ذات یوم اذا اقبل الحسن علیہ السلام فلما
راٰہ بکی ثم قال الی الی یا بنی فما زال یدنیہ حتی اجلسہ
علی فخذہ الیمنی ثم اقبل الحسین علیہ السلام فلما راٰہ
بکی ثم قال الی الی یا بنی فما زال یدنیہ حتی اجلسہ
علی فخذہ الیسری ثم اقبلت فاطمۃ علیھا السلام فلما راٰھا
بکی ثم قال الی الی یا بنیۃ فاجلسھا بین یدیہ ثم اقبل
امیر المؤمنین علیہ السلام فلما راٰہ بکی ثم قال الی الی یا اخی
فما زال یدنیہ حتی اجلسہ الی جنبہ الایمن فقال لہ اصحابہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما تری واحدا من ھؤلاء الا بکیت او ما فیھم من تسر برویته فقال علیه السلام والذی بعثنی بالنبوة واصطفانی علی جمیع البریة انی وایاھم لاکرم الخلق علی اللہ عز وجل وما علی وجه الارض نسمة احب الی منھم الحدیث

ابن عباس سے منقول ہے کہا اونہون نے کہ ایک روز جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ بیٹھے تھے کہ جناب امام حسن علیہ السلام آئے پس جبکہ دیکھا جناب رسولخدا نے تو رونی لگی پھر فرمایا میرے پاس آؤ میری پاس آؤ ای فرزند میرے پس حضرت برابر قریب جناب رسولخدا کے سے گئے تا اینکہ بٹھایا حضرت نے اپنے داہنی ران پر پھر امام حسین علیہ السلام آئے پس جبکہ دیکھا حضرت نے جناب امام حسینؑ کو تو رونی لگی پھر فرمایا کہ میری پاس آؤ میرے پاس آؤ ای فرزند میرے پس برابر قریب جناب رسولخدا کے گئے تا اینکہ بٹھایا حضرت نے بائین ران پر پھر جناب سیدہ علیہا السلام آئین پس جب کہ حضرت نے اون معظمہ کو دیکھا رونے لگے پھر فرمایا میرے پاس آؤ میری پاس آؤ ای دختر پس بٹھایا حضرت نے جناب سیدہ کو سامنے اپنے پھر جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ آئے پس جب کہ دیکھا حضرت نے اون بزرگوار کو رونے لگے پھر فرمایا میری پاس آؤ میرے پاس آؤ ای بھائی میرے پس حضرت برابر جناب رسولخدا کے پاس گئے تا اینکہ بٹھایا حضرت نے اون بزرگوار کو اپنے داہنی پہلو مین پس اوسوقت حضرت کے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین دیکھا آپ نی ان حضرات مین سے کسیکو مگر یہ کہ رونے لگے کیا نہین ہے ان حضرات مین سے کوئی جسے آپ دیکھکر خوش ہووین فرمایا حضرت نے کہ قسم ہے اوس شخص کی جسنے مجھے مبعوث بہ نبوت کیا اور برگزیدہ کیا مجھے جمیع خلق سے کہ مین اور یہ سب بزرگ ترین خلق ہین نزدیک خدائی تعالے کے اور نہین ہے روئے زمین پر کوئے ذی روح جو محبوب تر ہو مجھے ان سب سے

کتاب غایة المرام صفحہ ۵۹۴ مین بطریق مخالفین نقل کیا ہے عن ابن عباس

قال قال رسول الله لعبد الرحمن بن عوف یا عبد الرحمن انتم
اصحابی و علی بن ابی طالب منی و انا من علی فمن قاسه
بغیری فقد جفانی و من جفانی اذانی و من اذانی فعلیه لعنة
ربی یا عبد الرحمن الله تعالی انزل علی کتابا مبینا
وامرنی ان ابین للناس ما خلا علی بن ابی طالب فانه لم یحتج
الی بیان لان الله تعالی جعل فصاحته کفصاحتی ودرایته
کدرایتی ولو کان الحکم رجلا لکان علیا ولو کان
العقل رجلا لکان الحسن ولو کان السخاء رجلا کان الحسین
ولو کان الحسن شخصا لکان فاطمة بل هی اعظم ان
فاطمة ابنتی خیر اهل الارض عنصرا وشرفا وکرما

ابن عباس سے منقول ہے کہا اونہون نے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے عبد الرحمن بن عوف
سے کہ ای عبد الرحمان تم سب میرے اصحاب ہو اور علی بن ابی طالب مجھسے ہے اور مین علی
سے ہون پس جو شخص قیاس کرے اوسکا میرے غیر سے پس تحقیق کہ جفا کی اوسنے
مجھپر اور جسنے مجھپر جفا کی اذیت دی مجھکو اور جسنے مجھے اذیت دے اوسپر لعنت ہے میرے رب
کی ای عبد الرحمان تحقیق کہ خدا نے نازل کیا مجھپر کتاب واضح کو اور حکم کیا مجھے کہ بیان کرون
مین لوگون سے جو کچھ کہ اونکی طرف نازل ہوتا ہے سوائی علی بن ابی طالب کے پس وہ
محتاج بیان نہین ہے اسلئے کہ گردانی خداوند عالم نے فصاحت اوسکی مثل میری فصاحت
کے اور فہم اوسکا مثل میرے فہم کے اور اگر حلم کوئی مرد ہوتا تو علی ہوتے اور اگر عقل کوئی
مرد ہوتی تو حسن ہوتے اور اگر سخاوت کوئی مرد ہوتی تو حسین ہوتے اور اگر حسن کوئی
شخص ہوتا تو فاطمہ ہوتین بلکہ وہ اعظم ہوتین سب سے تحقیق کہ فاطمہ بیٹی میری بہترین اہل
زمین ہے از روئی عنصر اور شرف اور بزرگی کی کتاب ارشاد مین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے

مرسلاً روایت کی ہے قال علی بن الحسین انّی جالس فی تلک اللّیلة التی قتل ابی فی صبیحتها وعندی عمّتی زینب تمرضنی اذا اعتزل ابی فی خبائه وعنده فلان مولی ابی ذر الغفاری وهو یعالج سیفه ویصلحه وابی یقول

یادهر افٍ لک من خلیل ... کم لک بالاشراق والاصیل

من صاحب او طالب قتیل ... والدّهر لایقنع بالبدیل

وانّما الامر الی الجلیل ... وکلّ حیّ سالک سبیل

فاعادها مرّتین او ثلثا حتّی فهمتها وعلمت ما اراد فخنقتنی العبرة فرددتها ولزمت السّکوت وعلمت انّ البلاء قد نزل واما عمّتی فلمّا سمعت ما سمعت وهی امراة ومن شان النّساء الرّقة والجزع فلم تملک نفسها ان وثبت تجرّ ثوبها وهی لحاسرة حتّی انتهت الیه فقالت واثکلاه لیت الموت اعدمنی الحیوة الیوم ماتت امّی فاطمة وابی علی واخی الحسن علیهم السّلام یا خلیفة الماضی وثمال الباقی فنظر الیها الحسین فقال لها یا اخیّة لایذهبنّ حلمک الشیطان وترقرقت عیناه بالدّموع وقال لو ترک القطا لنام فقالت یا ویلتاه افتغتصب نفسک اغتصابا فذالک اقرح لقلبی واشدّ علی نفسی ثمّ لطمت وجهها وهوت الی جیبها فشقّته وخرّت مغشیّة علیها فقام الیها الحسین فصبّ علی وجهها الماء وقال لها یا اختاه اتّقی الله وتعزّی بعزاء الله واعلمی انّ اهل الارض یموتون واهل السّماء لایبقون وانّ کلّ شیٔ هالک الا وجه الله الّذی خلق الخلق

بقدرته ويبعث الخلق ويعيده وهو فرد وحده جدّي خيرٌ منّي وابي خيرٌ منّي وامّي خيرٌ منّي واخي خيرٌ منّي الحديث

فرمایا جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے کہ مین بیٹھا تہا اوس رات کو جسکے صبح کو میری پدر بزرگوار شہید ہوئے اور میری پاس میری پہوپھی زینب بیٹھے میری بیمارداری کرتے تہین اور میری والد بزرگوار ایک طرف اپنے خیمہ مین بیٹھے تھے اور پاس اونحضرت کی فلان غلام ابوذر غفاری اپنے تلوار کو صاف و درست کر رہا تہا اور میری پدر بزرگوار فرماتے تہے کہ ای زمانہ وائی ہو تیری دوست پر کتنی تیری دوست صبح کو اور کتنی تیری طالب شام کو قتل ہوتے ہین اور ای زمانہ تو بدلہ پر راضی نہین ہوتا اور جز این نیست کہ حکم طرف خدائی جلیل کی ہے اور ہر ایک ذی حیات کو بھی راہ درپیش ہے پس اسکو دو بار یا تین بار حضرت نے فرمایا تا اینکہ مین نے بھی سمجھا اوسی اور سمجھہ لیا جس امر کا حضرت نے ارادہ کیا پس مجھے گریہ گلوگیر ہوئی اور پہیر دیا مین نے اوسی اور سکوت اختیار کیا اور سمجھہ لیا مین نے کہ اب بلا نازل ہوئی مگر جب میری پہوپھی نے یہ کلام سُنا اور وہ عورت ہین اور عورتون کے شان سے گریہ و بیقراری ہے اپنے نفس کو ضبط نکر سکین اور اپنے کپڑی کو کہینچتے سر برہنہ کہڑے ہوگئین تا اینکہ قریب حضرت کے پہونچین اور کہا واویلا کاش موت میری حیات کو نابود کر دیتے آج کے دن میری مان فاطمہؑ اور پدر بزرگوار علیؑ اور میری بہائی حسنؑ نے انتقال کیا ای خلیفہ گذشتہ اور پناہ باقی ماندہ کے پس جناب امام حسینؑ علیہ السلام نے طرف جناب زینب کے دیکہا اور فرمایا ای بہن تمہاری حلم کو شیطان نہ لیجائے اور آنکہونمین حضرت کے آنسو بھر آئے اور فرمایا کہ اگر قطا چہوڑ دیا جائے تو سو جائے پس جناب زینبؑ نے کہا واویلاہ ای بہائی کیا جان آپ کی ظلم و ستم سے نکالی جائیگے پس یہ امر میری دل کا زخم ہے اور میری نفس پر بہت دشوار

ہی پھر اپنے مونھ پر طمانچہ مارے اور دست مبارک بڑھا کے گریبان چاک کر ڈالا اور غش کہا کر گر پڑین پس جناب امام حسین علیہ السلام اوٹھی اور روئی الانور پر جناب زینب کے پانی چھڑکا اور فرمایا ای بہن پرہیزگاری کرو خدا کی اور صبر کرو اور جانو کہ اہل زمین مرجائینگے اور اہل آسمان نہ باقی رہینگے اور کل شئی ہلاک ہوگی مگر خدائی عزوجل جسنے اپنی قدرت سے خلق کو پیدا کیا ہے اور پھر زندہ کریگا خلق کو اور وہ واحد و تنہا ہے جد بزرگوار میرے مجھسے افضل ہین اور پدر بزرگوار میری مجھسے افضل ہین اور والدۂ ماجدہ میری مجھسے افضل ہین اور برادر عالی وقار میرے مجھسے افضل ہین **اقول** کیا عجب ہے کہ اس حدیث مین خیریت باعتبار امیت ہو کتاب **مقتل عوالم** اور بحار الانوار جلد عاشر مین منجملہ اشعار رجز جناب سید الشہدا علیہ الاف التحیۃ والثنا کے بعض اشعار یہ بھی مذکور ہین

خیرة اللہ من الخلق ابی ؎ ثم امی فانا ابن الخیرتین ؎ فضۃ قد خلصت من ذہب فانا الفضۃ وابن الذہبین ؎ من لہ جد کجدی فی الوری ؎ اوکشیخی فانا ابن العالمین فاطم الزہراء امی وابی ؎ قاصم الکفر ببدر وحنین ؎ فابی شمس وامی قمر فانا الکوکب وابن القمرین

یعنے برگزیدۂ خدا تمام خلق سے میری پدر بزرگوار ہین پھر والدۂ ماجدہ میرے ہین اور مین فرزند ہون دو بہترین خلق خدا کا چاندی خالص ہوتی ہے سونے سے اور مین چاندی ہون اور فرزند ہون دو چاندیون کا کون شخص ہے کہ جسکا نانا مثل میرے نانا کے ہی خلق مین اور باپ اوسکا مثل میرے باپ کے ہی پس مین بیٹا ہون دو عالمونکا فاطمہ زہرا ماں ہین میری اور والد بزرگوار میری توڑنی والی کفر کے ہین بدر وحنین مین پدر بزرگوار میرے آفتاب ہین اور والدۂ ماجدہ میری ماہتاب ہین اور مین ستارہ ہون اور فرزند ہون دو قمر کا کتاب **علل الشرایع** مین ہے عن عبد اللہ بن الفضل الہاشمی قال قلت لابی عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق

عليه السلام يابن رسول الله كيف صار يوم عاشوراء يوم مصيبة
وغم وجزع وبكاء دون اليوم الذى قبض فيه رسول الله صلى الله
عليه وآله واليوم الذى ماتت فيه فاطمة عليها السلام
واليوم الذى قتل فيه امير المؤمنين عليه السلام عليه السلام واليوم
الذى قتل فيه الحسن عليه السلام بالسم فقال ان يوم قتل الحسين
اعظم مصيبة من جميع سائر الايام وذالك ان اصحاب
الكساء الذين كانوا اكرم الخلق على الله عز وجل كانوا
خمسة فلما مضى عنهم النبى صلى الله عليه وآله بقى
امير المؤمنين وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام
فكان فيهم للناس عزا وسلوة فلما مضت فاطمة عليها السلام كان
فى امير المؤمنين والحسن والحسين عليهما السلام للناس عزا وسلوة الحديث

عبد اللہ بن فضل ہاشمی سے منقول ہے کہا اوسنے کہ مین نے خدمت جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ کیونکر ہوگیا روز عاشورا
روز مصیبت وغم وجزع وبکا سوائی اوس روز کے کہ اوس مین جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ نے رحلت فرمائے اور اوس روز کے کہ اوس مین جناب فاطمہ زہرا
علیہا السلام نے انتقال فرمایا اور اوس روز کے کہ اوسمین جناب امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ وآلہ قتل ہوئے اور اوس روز کے کہ اوس مین جناب امام حسن
علیہ السلام زہر سے شہید ہوئے پس فرمایا حضرت نے کہ بتحقیق کہ روز قتل جناب
امام حسینؑ اعظم ترین مصیبت کا روز ہے سائر ایام سے اسلئے کہ وہ اصحاب کساء
جو بزرگ ترین خلق تھے نزدیک خدائی عز وجل کے پانچ تھے پس جبکہ اون مین
سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے انتقال فرمایا تو جناب امیر المومنینؑ او

اور جناب فاطمہؑ اور جناب امام حسنؑ اور جناب امام حسین صلے اللہ علیہم باقی رہ گئے پس بسبب انحضرات کے لوگون کو صبر وتسلے تھے پس جبکہ جناب فاطمہؑ نے انتقال فرمایا جناب امیر المومنین اور جناب امام حسنؑ اور جناب امام حسین علیہم السلام کے سبب سے لوگون کو صبر وتسلے تھے اور حدیث طویل ہے کتاب مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۴۳ مین ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ضجت الملائکۃ الی اللہ فقالوا الہنا وسیدنا اعلمنا ما مہرها لنعلم وتبین انها اکرم الخلق علیک فاوحی الیہم ملائکتی وسکان سماواتی اشہدکم ان مہر فاطمۃ بنت محمد نصف الدنیا

ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ فریاد کیا ملائکہ نے طرف خدا کے اور کہا کہ ای سید ہمارے ہمکو آگاہ کر کہ مہر فاطمہ علیہا السلام کا کیا ہے تا کہ ظاہر ومعلوم ہو کہ بتحقیق کہ وہ معظمہ بزرگ ترین خلق ہین تیری نزدیک پس وحی کی خدا نے طرف اونکی کہ اے ملائکہ اور سکان سماوات میرے گواہ رہنا کہ مہر فاطمہ بنت محمد کا نصف دنیا ہے کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین کتاب بشارۃ المصطفی سے بحدیث طویل جابر بن عبد اللہ الانصاری سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے

ان اللہ قد اعطی فاطمۃ فی الدنیا ذلک انا ابوها وما احد من العالمین مثلی وعلی بعلها ولولا علی ما کان لفاطمۃ کفو ابدا واعطاها الحسن والحسین وما للعالمین مثلهما سیدا شباب اسباط الانبیاء وسیدا شباب اهل الجنۃ الحدیث

یعنے تحقیق کہ خدایتعالی نے عطا کیا فاطمہ کو دنیا مین یہ کہ مین باپ اوسکا ہون اور نہین ہے کوئے عالمین سے مثل میرا اور علی شوہر اوسکا ہے اور اگر نہوتے علی تو نہوتا فاطمہ کا کفو مانند کبھے کوئے اور عطا کیا اوسکے تئین حسن اور حسین کو کہ نہین ہے واسطے تمام عالمون کے مثل اون دونون کا سید ہین دو نوجوانان اسباط انبیا کے اور سردار جوانان اہل

اہل جنت ہین کتاب عیون اخبار الرضا مین دو سند سے نقل کی ہے عن ابی الحسن علی بن موسیٰ الرضا عن ابیه عن آبائه عن علی قال قال لی رسول اللہ یا علی لقد عاتبنی رجال من قریش فی امر فاطمة وقالوا اخطبناها الیك فمنعتنا وزوجت علیا فقلت واللہ ما انا منعتکم وزوجته بل اللہ منعکم وزوجه فهبط علی جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ جل جلاله یقول لو لم اخلق علیا لما کان لفاطمة ابنتك کفو علی وجه الارض آدم فمن دونه جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبار طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین ع نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا نے مجھسے کہ اے علی خشمگین ہوے مجھسے مردم قبیلۂ قریش کے امر فاطمہ مین اور کہا اونھون نے کہ درخواست نکاح کی ہمنے جناب فاطمہ کی آپ سے تو آپنے انکار کیا ہم سے اور تزویج کردیا علی سے پس مین نے کہا اون سب سے کہ قسم ہے خدا کی کہ مین نے نھین انکار کیا تمسے اور نہ مین نے تزویج کیا علی سے بلکہ خدا نے باز رکھا تمکو اور تزویج کیا علی سے پس نازل ہوے مجھپر جبرئیل اور کہا کہ اے محمد بتحقیق کہ خداے تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اگر نہ پیدا کرتا مین علی کو تو ہر آئینہ نھوتا فاطمہ تیری بیٹی کے لیے کفو روے زمین پر نہ آدم نہ سواے آدم کے کوئی کتاب کافی مولد فاطمہ علیہا السلام مین ہے اور کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین امالی سے کی ہے اور عبارت اول کی یہ ہے عن یونس بن ظبیان عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال سمعته یقول لو لا ان اللہ تبارك وتعالی خلق امیر المؤمنین علیه السلام لفاطمة ما کان لها کفو علی ظهر الارض من آدم فمن دونه یونس بن ظبیان سے منقول ہے کہا اونھنے کہ سنا مین نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے کہ اگر نہ پیدا کرتا خدا امیر المومنین ع کو جناب فاطمہ کے لیے تو نھوتا اون معظمہ کا

کفو و مانند پشت زمین پر نہ آدم ع نہ سوائے آدم ع کے کوئی اعلام جناب ملا صالح
رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح مین تحریر فرماتے ہین کہ مقصود یہ ہے کہ فاطمہ علیہا السلام
افضل ہین آدم ع سے اور جو سوائے آدم علیہ السلام کے ہے اوس سے ساتھہ قطع
نظر حرمت و حلت نکاح کے پس نہین وارد ہوگا کہ وہ معظمہ حرام تہین آدم علیہ السلام پر
اور جبکہ وہ معظمہ افضل تہین رجال سے تو افضل نساء سے بھی تہین اعلام ملا
آقا دربندی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ نہین دیکھتا تو طریقہ ایک گروہ کا کہ حقیت اخبار متسامعہ
متظافرہ واردہ کا جو شان مین صدیقہ کبری معصومہ مظلومہ فاطمہ زہرا کی ہے یقین کیا ہے
اور اونہین اخبار سے یہ خبر ہے کہ اگر خدائے تعالے الخلق نکرتا امیر المومنین ع کو جناب
فاطمہ کے لیے تو کفو اون معظمہ کا نہوتا پشت زمین پر نہ آدم ع نہ سوائے آدم کے کوئی
اور باوجود اسکے توقف کیا ہے اوس معصومہ کی فضیلت مین اوپر جمیع انبیاء و مرسلین کے
سوا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور ایک گروہ نے توقف کیا ہے اون معظمہ کی
افضلیت مین اوپر گیارہ فرزندون حضرت کے ائمہ طاہرین سے اور ایک گروہ نے
توقف کیا ہے اوس مظلومہ کے فضیلت مین اوپر دو فرزندون اون حضرت حسن اور
حسین علیہم السلام کے اور نظائر اس حدیث کی بہت ہین کلمات ائمہ مین جیسا کہ نہین
پوشیدہ ہے متتبع متدبر حاذق پر اقول کوئی شک نہین کہ اس حدیث سے افضلیت
جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا کی جمیع انبیاء اولو العزم وغیرہم پر ثابت ہے مگر
ممکن ہے کہ کہا جائے کہ یہ حدیث افضلیت جناب فاطمہ زہرا پر ائمہ طاہرین جو اولاد سے
حضرت کی ہین اور حسنین علیہم السلام پر قطع نظر اعتبار امیت کے اس وجہ سے دلالت
نہین کرتے کہ ممکن ہے کہ ذکر آدم ع واسطے اشتمال اجناس آدم علیہ السلام ہو نہ ایسی تعمیم
کہ اوسمین ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین بھی داخل ہوجائین اور نہین ہے
کوئی شک کہ حضرت آدم ع نبی ہین پس شرح حدیث یہ ہوگی لولا ان اللہ خلق

امیر المؤمنین لفاطمة لما کان لھا کفو علی ظھر الارض من ادم
فمن دونه من الانبیاء یعنی اگر نہ خلق کرتا خدا امیر المومنینؑ کو جناب سیدہؑ کے لیے
تو نہوتا پشت زمین پر کفو اون معظمہ کا نہ آدم نہ سواے آدمؑ کے کوئی انبیا سے اور جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اس وجہ سے مستثنے ہین کہ ائمہؑ علیہم السلام سے افضل ہین
کتاب انوار نعمانیہ مین ہے قال النبیؐ لو لا علیؑ لم یکن لفاطمة کفو ادم
فمن دونه فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اگر نہوتے علیؑ تو نہوتا فاطمہ
کے لیے کفو نہ آدمؑ نہ سواے آدمؑ کے کوئی اعلام جناب سید نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ
بعد نقل حدیث تحریر فرماتے ہین کہ رازی نے اعتراض کیا ہے اس حدیث پر کہ ابراہیمؑ
و اسمٰعیلؑ باپ ہین ان دونو حضرات کے پس نہ داخل ہون گے اس عموم مین اور
جواب ظاہر ہے کہ مراد کفویۃ کی قطع نظر ابوۃ سے ہے باوجود اس امر کے کہ سواے
حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کے اور بھی ہین باب تفضیل مین اس لیے
کہ کوئی درمیان حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے فرق کا قائل نہین ہے کتاب
بحار الانوار جلد عاشر مین امالی و علل الشرائع و خصال و دلائل طبری سے نقل
کی ہے عن یونس بن ظبیان قال قال ابو عبد اللہ علیه السلام لفاطمة
تسعة اسماء عند اللہ فاطمة و الصدیقه و المبارکه و الطاھرۃ
و الزکیه و الراضیه و المرضیه و المحدثه و الزھراء ثم قال
اتدری لای شئی سمیت فاطمة قلت اخبرنی یا سیدی قال
فطمت من الشر قال ثم قال لو لا ان امیر المؤمنین تزوجھا لما
کان لھا کفو الی یوم القیامة علی وجه الارض ادم فمن دونه
یونس بن ظبیان سے منقول ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ جناب فاطمہ کے نو نام ہین نزدیک خداے تعالےٰ کے فاطمہ صدیقہ مبارکہ طاہرہ

قوله اعترض الرازی علی هذا بان ابراهیم و اسمٰعیل ع ابوا محمد فیلزم ان لا یکونا کفوین و الجواب ان المراد الکفویة مع قطع النظر عن الابوة مع ان تغیرها عن غیرهما الی التفضیل لا قائل بالفرق بین موسی و ابراهیم ۱۲

زکیہ راضیہ مرضیہ محدثہ زہرا پھر فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ حضرت کا فاطمہ کیون نام رکھا گیا
مین نے عرض کی کہ آپ مجھے آگاہ فرمایئن فرمایا کہ قطع کی گئی ہین شر سے پھر فرمایا
حضرت نے کہ اگر نہ تزویج کرتے جناب امیر المومنینؑ اون معظمہ سے تو ہر آئینہ نہوتا اون
معصومہ کا کفو ومانند قیامت تک روئے زمین پر نہ آدمؑ نہ سوائے آدم کے کوئی
اعلام جناب ملا محمد باقر مجلسی بعد نقل حدیث تحریر فرماتے ہین کہ ممکن ہے کہ اس حدیث سے
استدلال کیا جائے جناب امیر المومنین وجناب سیدۃ نساء عالمین کے اشرف ہونے پر
سائر انبیاء اولو العزم سے سوائے ہمارے نبی کے نہ کہا جائے گا کہ یہ حدیث دلالت
نہین کرتی فضیلت پر اون دونو حضرات کی اوپر نوح وابراہیم علیہما السلام کے بسبب
احتمال نہونے کفو او نہین دونو حضرات کے اس لیے کہ وہ دونو حضرات اجداد جناب
سیدہ سے ہین اس لیے کہ ہم کہتے ہین کہ ذکر آدم کا دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ وہ حضرات
کفو جناب سیدہ نہ تھے ساتھ قطع نظر موانع آخر کے علاوہ اس امر پر یہ ہے کہ ممکن ہے
کہ چنگل مارا جائے ساتھ عدم قول بالفصل کے ہان ممکن ہے کہ مناقشہ کیا جائے
اس حدیث کی دلالت مین فضیلت جناب فاطمہ پر اوپر انبیاء اولو العزم علیہم السلام
کے ساتھ اس امر کے کہ ممکن ہے کہ مشترط ہو کفائۃ مین ہونا زوج کا افضل اور بعید
نہین ہے کہ یہ امر عرف سے مفہوم ہو واللہ یعلم **اقول** کلام اول مجلسی علیہ الرحمہ
سے افضلیت حضرت سیدہ کی انبیاء اولو العزم سے معلوم ہوتی ہے اور تقریر ثانی
مساوات پر دلالت کرتی ہے وچونکہ درباب فضیلت جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا
کی انبیاء علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام پر جناب مستطاب فخر المحققین وخیر المتکلمین
مولانا السید حامد حسین صاحب قبلہ وسلمہ اللہ تعالے سے استفسار کیا گیا تھا
جناب ممدوح نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ احادیث کثیرہ سے افضلیت حضرت فاطمہ
علیہا السلام کی بعد جناب امیر المومنین علیہ السلام کی سائر مخلوقات سے انبیا ہون

خواہ غیر انبیاء ثابت ہوتی ہے بنائے علیٰ ہذا مولانا المجلسی علیہ الرحمہ کی عبارت سابقہ بھیجکر جناب ممدوح سے جواب طلب کیا گیا پس اوس تقریر کے جواب مین یہ تحریر فرمایا کہ ممکن ہونا اشتراط افضلیت زوج کا کفائۃ مین اور بعید ہونا اس اشتراط کا تفاہم عرف سے غیر ظاہر ہے اور نہین مسلم ہے پس تحقیق کہ مراد کفائۃ سے مماثلۃ ومساواۃ ہے فضیات وشرف مین اور مقتضی نفی مماثلۃ اور مساواۃ کا نفی افضلیت غیر علی علیہ السلام کے ہے جناب فاطمہ پر اور فہم اہل عرف مین افضیلت زوج کی اگر تسلیم کیجائے گی تو جنین منیت کہ بعد حصول زوجیۃ کے تسلیم کیجائے گی نہ قبل عقد وزوجیت کے اور نہین وارد ہوتا اس امر پر کہ یہ مستلزم ہے عدم افضلیت علی علیہ السلام کے جناب فاطمہ پر اسلیے کہ فضیات جناب امیر المومنین کی دوسری وجہ سے ہے لکن اعتبار کفائۃ معتبرۃ فی الزوجین سے دونوں حضرت برابر ہین اقول کتاب تفسیر امام علیہ السلام مین ہے قال رسول اللہ انہ ما من رجل ردی الا والمرأۃ التردیۃ اردی منہ ومن امراۃ صالحۃ الا والرجل الصالح افضل منہا وما سوی اللہ قط امراۃ برجل الا ما کان من تسویۃ اللہ فاطمۃ بعلی والحاقہا بہ وہی امرأۃ بافضل رجال العالمین وکذالک ما کان من الحسن والحسین والحاق اللہ ایاہما بالافضلین الاکرمین لما ادخلہا فی المباہلۃ قال رسول اللہ فالحق اللہ فاطمۃ بمحمد وعلی فی الشہادۃ والحق الحسن

والحسین بھم محصّل اس حدیث کا یہ ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ کوئی مرد قبیح نہین ہے لیکن زن قبیح
قبیح تر ہے اوس سے اور نہین ہے کوئی زن صالح لیکن یہ کہ مرد
صالح افضل ہے اوس سے اور نہین مساواۃ کیا خدا نے کبھی کسی عورت کو
ساتھہ کسی مرد کے لیکن جو کچھ کہ ہے مساواۃ کرنا خدا کا فاطمہ کو ساتھہ
علیؑ کے اور الحاق اوسی خدا کا اوس معظمہ کو ساتھہ علیؑ کے باوجود اسکے
کہ وہ ایک عورت ہے اور خدا نے ملحق کیا اوسے ساتھہ افضل رجال
عالمین کے اور اسی طرح حسن اور حسین ہین اور ملحق کیا خدا نے
اون دونو کو ساتھہ افضلین و بزرگترین کے جبکہ داخل کیا خدا نی مباہلہ
مین فرمایا جناب رسول خدا نے پس ملحق کیا شہادۃ مین خدا نے فاطمہؑ کو ساتھہ
محمد و علیؑ صلی اللہ علیہما و آلہما کے اور ملحق کیا حسن و حسین کو ساتھہ ان حضرات کو
رجعنا الی کلامہ اور حاصل حدیث شریف کا یہ ہے کہ اگر نہ خلق کیے جاتے
امیر المومنین علیہ السلام تو نہوتا کوئی تا اینکہ آدمؑ مماثل اور مساوی فاطمہ علیہا السلام کا
پس یہ صریح ہے کہ آدمؑ اور سوائے آدم کے انبیاء علیہم السلام بہی سوائے خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ و آلہ کے کوئی ان حضرات سے مماثل اور مساوی شرف و فضیلت مین جناب
سیدۃ النساء عالمین کا نہ تھا اور جبکہ کوئی انبیاء سابقین سے مماثل اور مساوی شرف
و فضیلت مین جناب فاطمہ کا نہوا تو ضرور ہے کہ وہ حضرات مفضول و مرجوح
ہون بسبب نہونے واسطے کے درمیان نفی مساواۃ اور ثبوت مفضولیۃ
کے اور اوپر تقدیر اشتراط افضلیت زوج کے کفاءۃ مین معنی
حدیث یہہ ہون گے کہ اگر نہ خلق کیے جاتے امیر المومنین
علیہ السلام تو نہوتا کوئی افضل فاطمہ علیہا السلام سے پس

پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ کوئی جناب فاطمۂ سے افضل نہین ہی اور نہو ناکسی کا افضل جناب فاطمہ علیہا السلام سے بھی مثبت ہی فضیلت کا اون معظمہ کی انبیا پر اسلیے کہ احتمال مساوات انبیا کا فاطمہ علیہا السلام سے غیر صحیح ہی بسبب دلالت دوسری احادیث کے اون معظمہ کی فضیلت پر اور بسبب مخالفت اجماع مرکب کے مساواۃ پر باوجود اس امر کے کہ اہل عرف سمجھتے ہین قول قائل سے نہین ہی کوئی افضل زید سے یعنے زید افضل ہی اپنے غیر سے اور اوس مصحف کی دعا مین ہی جو شبہاے قدر مین پڑھا جاتا ہی کا احد اعرف بحقک منک یعنے نہین ہی کوئی عارف تر تیرے حق کا تجھ سے اور ظاہر ہی یہ کہ اس نفی سے مراد اثبات اس امر کا ہی کہ خداے عز وجل اپنے حق کا عارف تر ہی اور بہت سی اسکی نظیرین ہین جیسا کہ نہین پوشیدہ ہی صاحبان بصیرت پر ملا علی بن عیسی علیہ الرحمہ بھی کشف الغمہ مین اس فضیلت کے قائل ہوے ہین جیسا کہ ترجمہ بعض الفاظ اونکے یہ ہین اور جناب ملا محمد علی الضاری نے بھی لمعۃ البیضائی شرح خطبۃ الزہرا مین اوسی کتاب سے نقل کیا ہی کہ وہ معظمہ سلام اللہ علیہا فخر تھین اپنے آبا کی اور شرف تھین اپنی اولاد کی حضرت آدم اونکی بزرگی سے فخر کرتے تھے اور حضرت نوح بسبب کمال جلالت اون حضرت کے خوش ہوتے تھے بلند مرتبہ ہو گئے ابراہیم کہ وہ معظمہ اونکی نسل سے ہین اور فخر کرتے تھے اسمٰعیل اوس جناب کے سبب سے اپنے بھائیون پر کہ وہ حضرت اونکی اصل کی فرع ہین پس نہ مقابلہ کریگا اوس سیدہ کا بزرگی مین مگر مغلوب اور نہ معارضہ کریگا اوس طاہرہ کا بزرگی مین کوئی مگر اونکو ہیسیدہ اور او راونحضرت کا انکار حق نکریگا کوئی مگر ضعیف عقل اور اپنے روے اخلاص کو اون معظمہ سے نہ پھیریگا مگر ردی الراے پھر ملا محمد علی الضاری لکھتے ہین کہ پھر ذکر کیا اونھون نے کلام طویل حاصل اوسکا یہ ہی کہ وہ معظمہ اشرف ہین انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سے سواے خاتم النبیین سید المرسلین اور اپنے زوج

... فرماتے ہین

کہ لخص اوسکا یہ ہی فصل بیان مین افضلیت بعض انوار اربعہ عشر کی بعض دوسرے پر اور
بیان مین افضلیت چہاردہ معصومین کی مطلقاً اور برادرسکے جو سواے اونکے ہی انبیاء و اولیاء
وغیرہم سے آگاہ ہو کہ جو شخص تتبع اخبار و آثار کرے اوسکو مثل آفتاب تابان معلوم ہوگا
کہ افضل جمیع مخلوقات اور اشرف جمیع موجودات سے انوار چہاردہ معصومین ہین
اور یہ لوگ ایک زمرہ کے لوگ ہین کہ وہ زمرہ اعلے ہی کل زمروں سے کوئی زمرہ فوق
اوسکے نہین ہی شرف و فضیلت مین اور وہ سب ایک ہی طینت سے ہین اور نور ہر ایک کا
اونمین سے جنس ہی دوسرے نور کا لیکن تقدم و تاخر ہین مثل ضوء کے ہین ضوء سے
جیساکہ حدیث مین آیا ہی اور شروع اوس زمرہ بزرگ اور سلسلہ عظیم الشان کا خاتم
الانبیا ہین اور منتہے فاطمہ زہرا ہین اور بعد جناب رسالت مآب کے مرتبہ مین
امیرالمؤمنین ہین اور بعد اونکے اولاد معصومین حضرت کے ہین علی الترتیب
جسطرح خلق ہوے لیکن فاطمہ علیہا السلام کہ مرتبہ حضرت کا بعد ائمہ کے ہی اعلام
ملا حسن حائری اپنے رسالہ وعظیہ مین لکھتے ہین واجب است اعتقاد باینکہ اوصیاء
اثنا عشر پیغمبر آخر الزمان و ہمچنین حضرت فاطمہ صدیقہ صلوات اللہ علیہم اجمعین مانند
پیغمبر خود افضل اند در جمیع صفات کمالیہ از جمیع پیغمبران و اوصیاء ایشان و ملائکہ و تمام
خلق اولین و آخرین **اقول** ان احادیث و اقوال علما سے بخوبی ثابت ہوا کہ
جناب سیدۃ النساء افضل ہین جمیع انبیاء اولوا العزم وغیرہم صلوات اللہ علیہم سے
پس اگر یہ کہے تو کہ احادیث کثیرہ مین جناب سیدہ کو سیدۃ النساء یا خیر النساء یا مثل
اسکے وارد ہوا ہی پس انبیاء پر فضیلت کیونکر ہو سکتی ہی تو مین کہونگا کہ چونکہ جناب
سیدہ اصناف نسا مین ہین لہذا اون معظمہ کو سیدۃ النساء وغیرہ فرمایا پس
اس سے تنقیص شان جناب سیدہ انبیاء سے نہو گی جسطرح امیرالمؤمنین کی نسبت
سید الاوصیاء وارد ہوا ہی معہذا جناب امیرالمؤمنین افضل ہین جمیع انبیاء و مرسلین سے

فصل في بيان افضلية بعض الانوار الاربعة عشر على بعض آخر وبيان افضليتهم مطلقا على من سواهم من الانبياء والاولياء وغيرهم اعلم ان من تتبع الاخبار والآثار وجاس خلال تلك الديار يظهر عنده كالشمس في رابعة النهار ان افضل جميع المخلوقات واشرف جميع الموجودات هم الانوار الاربعة عشر وهم اهل دائرة واحدة هي اعلى الدوائر كلها [illegible]

پس اگر یہ کہے تو کہ خیر الاوصیاء کے کہنے سے انبیاء پر حضرت کی فضیلت ہو سکتی ہی اسلیے کہ اوصیاء
انبیا بھی انبیا تھے اور لفظ خیر النساء سے افضلیت جناب سیدہ کی انبیاء پر نہین ہو سکتی تو
تو مین کہونگا کہ فقط بلفظ خیر الاوصیاء جناب امیر المومنین کی بھی فضیلت جمیع انبیاء اولوالعزم
وغیرہم پر نہین ہو سکتی بلکہ اون نبین انبیاء پر ہوگی جو اوصیاء تھے پس اگر یہ کہے تو کہ وصی اور ادریس
اور وصی ادریس متوشلخ اور وصی متوشلخ لمک اور وصی لمک نوح علیہم السلام تھے
اور وصی یعقوب یوسف اور وصی یوسف موسے علیہم السلام تھے پس جب فضیلت حضرت
امیر المومنین کی نوح و موسے پر کہ یہ دونون حضرات اولوالعزم سے تھے ہوئی تو جمیع انبیاء
اولوالعزم وغیرہم پر بھی باستثنائے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ ہوے پس جناب
فاطمہ زہرا سیدۃ النسا ہونے سے انبیا سے کیونکر افضل ہو سکتی ہین تو مین کہونگا کہ اگر
امیر المومنین سید الاوصیا ہونے سے انبیا سے افضل تھے تو جناب سیدہ سیدۃ النساء
ہونے سے انبیا سے کم رتبہ نہین ہو سکتین اسلیے کہ جب یہ امر بخوبی ثابت ہو چکا ہی کہ ائمۂ
طاہرین جمیع انبیا سے افضل ہین تو پھر اونحضرات کی نسبت سادات الاسباط کیون
فرمایا پس سوائے مناسبت مقام و رعایت صنفیت اور کچھ جواب نہوگا پس اگر یہ کہے
تو کہ فقط سادات الاسباط وغیرہ سے افضلیت ائمہ طاہرین کی جمیع انبیا سے ثابت نہین
ہوتی بلکہ اون احادیث کے ضم کرنے سے جو صریحۃ الدلالۃ آنحضرات کی فضیلت پر جمیع
انبیا سے ہین یہ فضیلت منکشف ہو جاتی ہی تو مین کہونگا کہ اسیطرح جناب سیدہ کی
فضیلت انبیا سے بعد احادیث واضحۃ الدلالۃ کے ضم کرنے کے ثابت ہوتی ہی پس
کسیطرح لفظ سیدۃ النسا اسم جناب فاطمۂ زہرا صلوات اللہ علیہا پر صادق آنے سے
انبیا علیہم السلام اون معظمہ سے افضل نہین ہو سکتے بلکہ آور احادیث کے تتبع سے
جناب سیدۃ النساء باستثنائے من لستثنےٰ حضور سیدۃ الانبیاء بھی جانینگی
فضیلہ نہین ... [illegible]

کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ ۵۰۳ و ۵۰۴ مین کتاب خصال و کتاب مناقب اور امالی شیخ طوسی اور کشف الغمہ سے بروایت امیر المومنین و ابن عباس نقل کیا ہے اور کتاب مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۵۰ مین بھی چار سندسے اور ایک بطریق مخالفین نقل کیا ہے عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ادخلت الجنۃ فرایت علی بابہا مکتوبا بالذہب لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ علی ولی اللہ فاطمۃ امۃ اللہ الحسن والحسین صفوۃ اللہ علی مبغضیہم لعنۃ اللہ جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ داخل کیا گیا مین جنت مین پس دیکھا مین نے اوسکے دروازہ پر سونے سے لکھا ہے نہین ہے کوئی خدا سوائے خدا کے اور محمد حبیب خدا ہین علی ولی خدا ہین فاطمہ کنیز خدا ہین حسن و حسین برگزیدۂ خدا ہین انکے دشمنون پر لعنت خدا کی کتاب مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۴۵ مین کتاب نصوص ابن بابویہ سے نقل کیا ہے عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لما اسری بی الی السماء نظرت فاذا مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی و نصرتہ بعلی و رایت انوار علی و فاطمۃ والحسن والحسین و انوار علی بن الحسین و محمد ابن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد والحسن بن علی و رایت نور الحجۃ یتلالا بینہم کانہ کوکب دری فقلت یا رب من ہذا و من ہولاء فنودیت یا محمد ہذا نور علی و فاطمۃ و ہذا نور سبطیک الحسن والحسین و ہذا نور الائمۃ من ولدک الحسین مطہرون معصومون و ہذا نور الحجۃ یملا الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما ام سلمہ رض سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے

کہ جب مین آسمان پر سیر کرایا گیا تو دیکھا مین نے عرش پر لکھا ہوا نہین ہی کوئی خدا سوائے
خدا کے محمد رسول خدا ہین تائید کی ہی مین نے اوسکی علی سے اور مدد کی ہی مین نے اوسکی
علی سے اور دیکھا مین نے انوار علی و فاطمہ و حسن و حسین کو اور انوار علی بن الحسین
و محمد بن علی و جعفر ابن محمد و موسے بن جعفر و علی بن موسے و محمد بن علی و علی بن محمد
و حسن بن علی کو اور دیکھا مین نے نور کو حجت کے کہ چمکتا ہی درمیان اون سب کے
گویا کہ ستارۂ روشن ہی پس کہا مین نے کہ خداوندا یہ کون ہی اور یہ سب
کون ہین تو ندا کیا گیا مین کہ یہ نور علی و فاطمہ کا ہی اور یہ نور تیرے دونون نواسونکا
یعنے حسن و حسین کا ہی اور یہ نور ائمہ کا ہی فرزندان حسین سے کہ جو پاک و پاکیزہ
و معصوم ہین اور یہ نور حجۃ کا ہی بھر دیگا زمین کو عدل سے جسطرح بھری ہوئی ہی
جور و ظلم سے انتہی ستارہ لکھا جانا اسم مبارک جناب سیدہ کا عرش پر فصل توسل
و فصل فضل کمین بھی بیان ہو چکا ہی امالی شیخ طوسی علیہ الرحمہ مین ہی عن بشیر
الدھان قال قلت لابی جعفر جعلت فداك ای الفصوص افضل
اس کبہ علی خاتمی فقال یا بشیر این انت من العقیق الاحمر والعقیق
الاصفر والعقیق الابیض فانھا ثلثۃ جبال فی الجنۃ فاما الاحمر فمظل
علی دار رسول اللہ واما الاصفر فمظل علی دار فاطمۃ صلوات اللہ
علیھا واما الابیض فمظل علی دار امیر المومنین والدور کلھا
واحدۃ یخرج منھا ثلثۃ انھار من تحت کل جبل نھر اشد بردا من الثلج
واحلی من العسل واشد بیاضا من اللبن لا یشرب منھا الا محمد
والہ وشیعتھم ومصبھا کلھا واحد ومجراھا من الکوثر وان ھذہ
الثلاثۃ جبال تسبح اللہ وتقدسہ وتمجدہ وتستغفر لمحبی ال محمد
فمن تختم بشئ منھا من شیعۃ ال محمد لم یر الا الخیر والحسنی والسعۃ

فی رزقه والسلامة من جمیع انواع البلاء وهو امان من السلطان

الجابر ومن کل ما یخافه الانسان ویحذره بشیر دہان سے منقول ہی کہا

اوسنے کہ عرض کیا مین نے خدمت جناب امام محمد باقر علیہ السلام مین کہ جان میری

آپ پر سے فدا ہو کونسا نگینہ افضل ہی جسکو مین اپنی انگوٹھی پر بٹھلاؤن فرمایا حضرت نے

کہ ای بشیر کہان غافل ہی تو عقیق سرخ اور عقیق زرد اور عقیق سفید سے پس تحقیق

کہ اوسکے تین پہاڑ ہین جنت مین پس سرخ سایہ افگن ہی خانہ جناب رسول خدا پر اور

زرد سایہ افگن ہی خانہ جناب فاطمہ پر اور سفید سایہ افگن ہی خانہ جناب امیر پر اور سب

گھر ایک ہی ہین ان پہاڑونسے تین نہرین نکلتی ہین نیچے کل پہاڑ کے ایک نہر ہی کہ

برف سے زیادہ سرد ہی اور شہد سے شیرین تر ہی اور دودھ سے سفید تر ہی نہ پئین گے

اوسمین سے لکن محمد اور آل اوٓنحضرت کی اور شیعہ اون سب کے اور ہر ایک کے گرنے

کی جگہ ایک ہی اور بہاؤ اون سب کا کوثر سے ہی اور یہ تینون پہاڑ تسبیح و تقدیس

و تمجید خدا کرتے ہین اور استغفار کرتے ہین دوستداران آل محمد کے لیے پس جو

شخص شیعیان آل محمد سے ایک کے بھی انمین سے انگوٹھی پہنے نہ دیکھے گا مگر نکوئی اور بہتری کو

اور وسعت اپنے رزق مین اور سلامتی جمیع انواع بلا سے اور وہ امان ہی بادشاہ ظالم

سے اور اون چیزونسے جس سے انسان ڈرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی کتاب بحار

الانوار جلد عاشر مین کتاب علل الشرائع و مصباح الانوار سے نقل کیا ہی عن جعفر

بن محمد بن علے عن ابیه قال قال رسول الله یا فاطمة اتدرین لم سمّیت

فاطمة فقال علی یا رسول الله لم سمیت قال لانها فطمت هے

و شیعتها من النار جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے

روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اے فاطمہ تم جانتی ہو کہ تمھارا نام

فاطمہ کیون رکھا گیا تو امیر المؤمنین نے عرض کیا کہ اے رسول خدا کیون یہ نام

ہوا فرمایا کہ بازرکھی گئی ہی وہ اور شیعہ اوسکے جہنم سے کتاب عیون اخبار الرضا مین ہی
قال رسول الله صلی الله علیه وآله انما سمیت ابنتی فاطمة لان الله
تعالیٰ فطمها وفطم من احبها من النار ترجمہ جناب رسول خدا نے کہ نام
رکھی گئی بیٹی میری فاطمہ کا اسلیے کہ خدا نے باز رکھا ہی اوسکو اور جو اوسے دوست
رکھے جہنم سے کتاب بحار الانوار جلد ثالث ۲۱۷ مین ہی عن ابی بکر الحضرمی
عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا بلغت نفس احدکم هذه قیل له
اما ما کنت تحزن من هم الدنیا وحزنها فقد امنت منه ویقال له
امامک رسول الله وعلی وفاطمة والحسن والحسین علیهم السلام
ابوبکر حضرمی سے منقول ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب
یہ بجھتی ہی جان ایک تمھارے کی اس تک یعنے حلق تک تو کہا جاتا ہی اوس سے کہ
آگاہ ہو کہ جو کچھ حزین ہوتا تھا تو غم والم دنیا سے پس تو نے امان پائی اوس سے
اور کہا جاتا ہی اوس سے کہ سامنے تیرے رسول خدا اور علی و فاطمہ و حسن و حسین
صلوات اللہ علیہم ہین اور اوسی کتاب مین عبد الحمید بن قواض سے مثل اسکے
روایت کی ہی لیکن لفظ حسن و حسین نہین ہی اقول اوسی کتاب مین و دیگر کتب مین
اکثر اس مضمون کے احادیث ہین کہ جناب سیدہ بھی وقت موت تشریف لاتی ہین
کتاب علل الشرائع مین ہی اور بحار الانوار جلد سابع صفحہ ۵۹۴ مین کافی سے
نقل کیا ہی عن المفضل بن عمر قال قلت لابی عبد الله علیه السلام
جعلت فداك من غسل فاطمة علیها السلام قال ذاك امیر المؤمنین
علیه السلام قال فکانی استعظمت من قوله فقال کانك ضقت
مما اخبرتك به قلت قد کان ذلك جعلت فداك قال لا تضیقن فانها
صدیقة ولم یکن یغسلها الا صدیق اما علمت ان مریم لم یغسلها

اکال عیسےٰ مفضل بن عمر سے منقول ہو کہ عرض کیا مین نے خدمت جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام مین کہ میرے جان آپ پر سے فدا ہو جناب فاطمہ کو کسنے غسل دیا تھا فرمایا
کہ امیر المؤمنین نے کہا مفضل نے کہ گویا حضرت کے اس قول کو بہت عظیم سمجھا مین
پس فرمایا حضرت نے کہ گویا تو ضیق مین ہو گیا اوس امر سے جسکی مین نے تجھے خبر دی
عرض کیا ایسا ہی ہوا میری جان آپ پر سے فدا ہو فرمایا حضرت نے کہ نہ ضیق مین پڑ
کہ وہ حضرت صدیقہ تھین اور اون معظمہ کو کوئی غسل نہین دے سکتا تھا مگر صدیق
کیا نہین جانا تو نے کہ مریم کو نہین غسل دیا مگر عیسےٰ نے کتاب امالی شیخ صدوق مین ہی
عن التمیمی قال دخلت علی عائشۃ فحدثتنا انھا رأت رسول اللہ ص
دعا علیا و فاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام فقال اللھم ھؤلاء
اھلبیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا تمیمی نے کہا کہ آیا مین
عائشہ کے پاس تو اوسنے مجھے خبر دی کہ دیکھا اوسنے جناب رسول خدا ص کو کہ بلایا
حضرت نے علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کو اور فرمایا کہ خداوندا یہ سب میرے
اہل بیت ہین پس دور کر انسے نجاست کو اور طاہر و مطہر کر ان سب کو کتاب
غایۃ المرام صفحہ ۲۹ مین بطریق مخالفین ہی قال ثوبان مولے رسول اللہ
اجلس رسول اللہ الحسن والحسین علی فخذیہ و فاطمۃ فی حجرہ فاعتنق
علیا ثم قال ھؤلاء اھلبیتی ثوبان غلام رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہا
کہ بٹھایا حضرت نے امام حسن اور امام حسین کو اپنے دونون زانوؤن پر اور فاطمہ کو
اپنی گود مین اور گلے لگا لیا امیر المؤمنین کو پھر فرمایا کہ یہ سب میرے اہل بیت ہین
کتاب امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ مین ہی عن ابن عباس قال قال النبی
ان علیا وصیی وخلیفتی و زوجتہ فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین ابنتی

فقد والانی ومن عاداهم فقد عادانی ومن ناواهم فقد ناوانی ومن
جفاهم فقد جفانی ومن برهم فقد برنی وصل الله من وصلهم
وقطع الله من قطعهم ونصر من نصرهم واعان من اعانهم وخذل
من خذلهم اللهم من کان له من انبیائک ورسلک ثقل واهلبیت
فعلی وفاطمة والحسن والحسین اهلبیتی وثقلی فاذهب عنهم الرجس
وطهرهم تطهیرا ابن عباس سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے
کہ علی وصی وخلیفہ میرا ہی اور زوجہ اوسکی فاطمہ سیدۃ النساء عالمین ہی کہ میری بیٹی
ہے اور حسن وحسین بہترین شباب اہل جنت فرزند میرے ہین جسنے ان سبکی
محبت کی اوسنے میری محبت کی اور جسنے انکی عداوت کی اوسنے میری عداوت
کی اور جسنے انسے دشمنی کی اوسنے مجھسے دشمنی کی اور جسنے انپر جفا کی اوسنے مجھپر
جفا کی اور جسنے انپر احسان کیا اوسنے مجھپر احسان کیا ملادے خدا اوسے جو انہین
ملادے اور قطع کرے اوسے جو انھین قطع کرے اور نصرت کرے خدا اوسکی
جو انکی نصرت کرے اور اعانت کرے خدا اوسکی جو انکی اعانت کرے اور ذلیل
کرے خدا اوسکو جو انھین ذلیل کرے خداوندا تیرے انبیاء ورسل کے اہل بیت
اور ثقل تھے پس علی وفاطمہ وحسن وحسین میرے اہل بیت اور میرے ثقل ہین
پس دور کر تو انسے نجاست کو اور طاہر ومطہر کر ان سب کو کتاب نفس الرحمان
مین ارشاد القلوب دیلمی اور کتاب مناقب سے نقل کیا ہی عن سلمان الفارسی
قال قال رسول الله صلعم من احب فاطمة فهو فی الجنة معی ومن ابغضها
فهو فی النار یا سلمان حب فاطمة ینفع فی مائة من المواطن ایسر تلک
المواطن الموت والقبر والمیزان والحشر والصراط والمحاسبة

عنه ومن غضبت علیه فاطمة غضبت علیه ومن غضبت علیه غضب الله علیه و ویل لمن یظلمها و بعلها امیر المؤمنین علیاً و ویل لمن یظلم ذریتها وشیعتها سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص محبت کرے فاطمہ سے تو میرے ساتھ جنت مین ہوگا اور جو دشمنی کرے اوسسے تو وہ جہنم مین ہی اے سلمان محبت فاطمہ کی سو مقامات مین نفع کریگی آسان تر اون مقامات کا موت ہی اور قبر ہی اور میزان ہی اور حشر ہی اور صراط ہی اور محاسبہ ہی بس جس سے میری بیٹی راضی ہو اوس سے مین راضی ہون اور جس سے مین راضی ہوا اوس سے خدا راضی ہوا اور جس پر فاطمہ غضبناک ہوا اوسپر مین غضبناک ہون اور جسپر مین غضبناک ہوا اوسپر خدا غضبناک ہوا وائے ہی اوس شخص پر جو اوسپر اور اوسکے شوہر امیر المؤمنین علیؑ پر ظلم کرے اور وائے ہی اوسپر جو اوسکی ذریت اور شیعہ پر ظلم کرے کتاب صحیفۃ الرضا وعیون اخبار الرضا مین ہی قال رسول الله ان الله تعالی یغضب لغضب فاطمة ویرضی لرضاها فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق کہ خداوند عالم غضبناک ہوتا ہی بسبب غضب فاطمہؑ کے اور راضی ہوتا ہی رضائے فاطمہؑ سے اقوال حدیث من اذاها فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله باختلاف الفاظ فریقین مین مشہور ومعروف ہی کتاب علل الشرائع مین ہی اور بحار الانوار مین مناقب ابن شہر آشوب اور کتاب بشارۃ المصطفیٰ سے بتغیر نقل کیا ہی اور عبارت اول کی یہ ہے عن ابی ذر قال کنت انا وجعفر بن ابی طالب مهاجرین الی بلاد حبشة فاهدیت لجعفر جاریة قیمتها اربعة الاف درهم فلما قدمنا المدینة اهداها لعلی علیه السلام تخدمه فجعلها علی

علیه السلام فی منزل فاطمة فدخلت فاطمة علیها السلام یوماً فنظرت
الی راس علی علیه السلام فی حجر الجاریة فقالت یا ابا الحسن فعلتها
فقال لا والله یا بنت محمد ما فعلت شیئاً فما الذی تریدین قالت
تاذن لی فی المصیر الی منزل ابی رسول الله صلی الله علیه واله فقال
لها قد اذنت لك فتجللت بجلالها وتبرقعت ببرقعها وارادت
النبی صلی الله علیه واله فهبط جبرئیل علیه السلام فقال یا محمد
ان الله یقرأك السلام ویقول لك ان هذه فاطمة قد اقبلت الیك
تشکو علیاً فلا تقبل منها فی علی شیئاً فدخلت فاطمة فقال لها
رسول الله صلی الله علیه واله جئت تشکو علیاً قالت ای ورب
الکعبة فقال لها ارجعی الیه فقولی له رغم انفی لرضاك فرجعت
الی علی علیه السلام فقالت یا ابا الحسن رغم انفی لرضاك تقولها ثلثاً
فقال علی علیه السلام شکوتنی الی خلیلی وحبیبی رسول الله صلی الله
علیه واله واسواتاه من رسول الله اشهد الله یا فاطمة ان الجاریة
حرة لوجه الله وان الاربع مأة درهم التی فضلت من عطائی
صدقة علی فقراء اهل المدینة ثم تلبس وانتعل واراد النبی صلی الله
علیه واله فهبط جبرئیل علیه السلام فقال یا محمد ان الله یقرئك السلام
ویقول لك قل لعلی قد اعطیتك الجنة بعتقك الجاریة فی رضاء
فاطمة والنار بالاربع مأة درهم التی تصدقت بها فادخل الجنة
من شئت برحمتی واخرج من النار من شئت بعفوی فعندها
قال علی علیه السلام انا قسیم الله بین الجنة والنار ابوذر رضی الله
عنه فرماتے ہیں کہ ابو طالب ابن جعفر نے ہجرت کرنیولے [illegible]

تھے طرف شہر حبش کے کہ ہدیہ لائی گئی جعفرؓ کے لیے ایک کنیز کہ قیمت اوسکی چار ہزار
درہم تھی پس جبکہ ہم دونوں مدینہ مین آئے تو جعفر نے اوس کنیز کو ہدیۃً جناب امیرؑ کو
دیا کہ حضرت کی خدمت کرے پس جناب امیرالمومنین نے اوسے منزل جناب
سیدہ مین جگہ دی پس ایک روز جناب سیدہ تشریف لائین تو دیکھا سر
امیرالمومنین کا کنار جاریہ مین پس کہا اے ابوالحسن کچھ کیا تمنے فرمایا حضرت نے
کہ نہین قسم خدا کی اے دختر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ مین نے کچھ نہین کیا تم کیا قصد
رکھتی ہو عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین طرف منزل جناب رسولخدا کے
جاؤن فرمایا حضرت نے کہ مین نے تمکو اجازت دی پس جناب سیدہؑ نے پردہ
پوشی کی چادر عزت وجلال سے اور برقع پہنا اور قصد کیا کہ خدمت جناب رسول خدا مین
حاضر ہون پس نازل ہوے جبرئیل اور کہا کہ اے محمدؐ خداوند عالم بعد تحفۂ سلام
فرماتا ہی کہ فاطمہ علیؑ کی شکایت کرنے آتی ہی پس اوسکی شکایت علیؑ کے باب مین کچھ
نہ قبول کرو پس آئین جناب سیدہ تو جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے
فرمایا کہ تم علیؑ کی شکایت کرنے آئی ہو عرض کیا ہان قسم ہی خداے کعبہ کی پس حضرت نے
فرمایا کہ پھر جاؤ اور کہو علی سے کہ محصل یعنے اوس کلام کا یہ ہی کہ مین پابند کی گئے
آپ کی خوشنودی کی پس پھرین وہ معظمہ طرف جناب امیرؑ کے اور کہا وہ کلمہ کہ
محصل اوسکا یہ ہی کہ اے ابوالحسن پابند کی گئی مین واسطے آپکی رضامندی کے اور
اسے تین بار کہتی گئین پس جناب امیرؑ نے فرمایا کہ تمنے میری شکایت کی میرے حبیب
رسول خدا سے ہاے رسوائی اور برائی میری رسول خداؐ سے گواہ کرتا ہون مین
خدا کو اے فاطمہ کہ یہ کنیز آزاد ہی واسطے خوشنودی خدا کے اور چار سو درہم
جو میری عطا سے بچ گیا ہی صدقہ ہے فقراء مدینہ پر پھر حضرت نے لباس پہنا

کہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا کہ اے محمدؐ خداے تعالیٰ بعد تحفہ سلام ارشاد فرماتا ہی
کہ کہو علی سے کہ مین نے تمکو عوض مین کنیز کے آزاد کرنے کے رضاے فاطمہ مین جنت
دی اور عوض مین اون چار سو درہم کے جہنم دیا پس داخل کرو جسے چاہو جنت مین
میری رحمت سے اور نکالو جہنم سے جسے چاہو بسبب میرے عفو کے پس اوسوقت
فرمایا جناب امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین قسیم جنت و نار ہون
کتاب امالی شیخ طوسی علیہ الرحمہ مین ہی عن زید بن علی عن اٰبائہ عن علی
صلوات اللہ علیہم قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ای الخلق احب الیک قال رسول اللہ
وانا الی جنبہ ھذا وابناہ وامھما ھم منی وانا منھم وھم معی فی الجنۃ
ھکذا وجمع بین اصبعیہ زید بن علی نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کی ہی
کہ فرمایا جناب امیر المؤمنینؑ نے کہ ایک مرد خدمت جناب رسول خداؐ مین آیا
پس کہا یا رسول اللہ کون خلق محبوب تر ہی آپکے نزدیک فرمایا حضرت نے اور
مین پہلو مین حضرت کے تھا کہ یہ اور دونون بیٹے اسکے اور مان اون دونون کی
یہ سب مجھ سے ہین اور مین انسے ہون اور یہ سب میرے ساتھ ہونگے جنت مین
اسطرح اور دونون اونگلیونکو حضرت نے ملا دیا **کتاب غایۃ المرام** صفحہ
۶۴۹ مین امالی شیخ صدوق سے نقل کیا ہی عن لیث بن سلیم قال اتی النبی
علی وفاطمۃ والحسن والحسین کلھم یقول انا احب الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ فاخذ فاطمۃ مما یلی بطنہ وعلیا مما یلی ظھرہ والحسن
عن یمینہ والحسین عن شمالہ ثم قال علیہ السلام انتم منی وانا منکم
لیث بن سلیم سے منقول ہی کہا اونسے کہ حاضر ہوے خدمت جناب رسولخداؐ مین
علی وفاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام اور ہر ایک کہتے تھے کہ مین محبوب تر ہون

رسول خدا کا پس حضرت نے جناب سیدہ کو اپنی گود مین بٹھایا اور جناب امیر المومنین
کو پشت مبارک سے لگایا اور امام حسن کو داہنے طرف اور امام حسین کو بائین طرف
پھر فرمایا حضرت نے کہ تم سب مجھ سے ہو اور مین تمسے ہوا؛ کتاب امالی شیخ
طوسی علیہ الرحمہ مین ہی علی بن موسے عن ابیہ عن محمد بن علی عن ابیہ علی
بن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ لعلی یا علی انک اعطیت ثلثا لم اعط قلت یا رسول اللہ
ما اعطیت فقال اعطیت صهرا مثلی ولم اعط واعطیت زوجتک
فاطمة ولم اعط واعطیت مثل الحسن والحسین ولم اعط جناب امام رضا
علیہ السلام نے اپنے آبا رطاہرین سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امیر المومنین
نے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت سے کہ اے علی تو تین چیزین ایسی
عطا کیا گیا ہی کہ مین نہین عطا کیا گیا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ وہ کیا عطا
کیا گیا مین فرمایا کہ تو خسر مجھ سا عطا کیا گیا اور مین نہین عطا کیا گیا اور تیری
زوجہ فاطمہ ہی اور مین یہ نہین عطا کیا گیا اور تو مثل حسن اور حسین کے عطا کیا گیا
اور مین نہین عطا کیا گیا کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین ہی قال
رسول اللہ لعائشة یا حمیراء ان فاطمة لیست کنساء الآدمیین
لا تعتل کما تعتللن فرمایا جناب رسول خدا نے عائشہ سے کہ اے حمیرا
فاطمہ مثل عورتون کے نہین ہی نہین حائض ہوتی جسطرح تم سب حائض ہوتی ہو
اوسی کتاب مین ہے سئل عالم فقیل ان اللہ تعالے قد انزل
ہل اتی فی اهل البیت ولیس شئ من نعیم الجنة الا وذکر فیه
الا الحور العین قال ذلك اجلالا لفاطمة جناب امام موسے کاظم علیہ
السلام سے کسی نے پوچھا کہ خداوند عالم نے ہل اتی اہل بیت کی شان مین نازل کیا

عــه اطلاق لفظ عالم مصطلح اہل حدیث مین حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام پر اکثر [illegible] اسی لفظ مین دو نون احتمال ہین بنا بر احتمال اول [illegible] فضیلت جناب سیدہ [illegible] فافہم

اور کوئی نعمت جنت کی نہین ہے مگر اوسمین مذکور ہے سوائے حور العین کے فرمایا
کہ یہ بسبب اجلال و بزرگی جناب فاطمہ کے ہی اور اوسی کتاب مین صحیح
دار قطنی سے روایت کی ہی ان رسول الله امر بقطع لص فقال اللص
یا رسول الله قدمته فی الاسلام و تامره بالقطع فقال لو کانت
ابنتی فاطمة فسمعت فاطمة فحزنت فنزل جبرئیل بقوله
لان اشرکت لیحبطن عملک فحزن رسول الله فنزل لو کان
فیہما آلھة الا الله لفسدتا فتعجب النبی من ذالک فنزل جبرئیل
وقال کانت فاطمة حزنت من قولک فھذہ الایات لموافقتها
لترضٰی یعنے جناب رسول خدا نے کسی چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اوسنے
عرض کیا کہ اس ہاتھ کو مین نے اسلام لانے مین بڑھایا تھا اور اب آپ
اوسی کے کاٹنے کو ارشاد فرماتے ہین حضرت نے فرمایا ایسا ہی کرتا اگر میری
بیٹی فاطمہ بھی ہوتین پس جناب سیدہ یہ سنکے محزون ہوئین پس جبرئیل یہ آیہ
لائے جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے محمد اگر تو شرک کرتا تو تیرا عمل حبط ہو جاتا پس
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ محزون ہوے پس جبرئیل یہ آیہ لائے کہ
جسکا ترجمہ یہ ہی کہ اگر زمین و آسمان مین بہت سے خدا ہوتے تو دونون
خراب جاتے پس حضرت متعجب ہوے اور آئے جبرئیل اور عرض کیا کہ
فاطمہ تمھارے قول سے محزون ہوئین تھین پس یہ آیات اونکی رضامندی
کے لیے تھین اوسی کتاب مین ہی ابو عبد الله علیه السلام قال
حرم الله النساء علےٰ علیؑ مادامت فاطمة حیة لانھا طاھرة
لا تحیض جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے جناب امیرؑ پر
عورتون کو جب تک جناب سیدہ زندہ تھین حرام کیا اسلیے کہ وہ معظمہ

طاہرہ تھین حیض ہوتا تھا اوسی کتاب مین مصباح الانوار سے نقل کیا ہی
عن ابی جعفر عن اٰبائہ قال انما سمیت فاطمۃ بنت محمد الطاہرۃ
لطہارتہا من کل دنس وطہارتہا من کل رفث وما رأت قط
یوما حمرۃ ولا نفاسا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے
روایت کی ہی کہ جناب فاطمہ کا نام طاہرہ اوس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ حضرت
ہر ایک گناہ وفحش سے پاک تھین اور اونھون نے کبھی سرخی اور نفاس کو نہین دیکھا کتاب
کافی مین ہے عن علی بن جعفر عن اخیہ ابی الحسن علیہ السلام
قال ان فاطمۃ علیہا السلام صدیقۃ شہیدۃ وان بنات الانبیاء
لا یطمثن علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسے کاظم علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ فرمایا حضرت نے بتحقیق کہ فاطمہ علیہا السلام صدیقہ شہیدہ ہین اور
بتحقیق کہ بیٹیان انبیاء کی نہین حائض ہوتین کتاب امالی شیخ صدوق
مین ہے قال النبی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد الا انا وعلی
وفاطمۃ والحسن والحسین ومن کان من اہلی فانہم منی فرمایا جناب
رسولخدا نے کہ نہین حلال ہے کسی کو کہ جنب ہو اس مسجد مین لیکن مین اور
علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور جو میرے اہل بیت سے ہین پس وہ مجھ سے
ہے کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین ہے جعفر بن محمد عن ابیہ ان
فاطمۃ کانت تکنے ام ابیہا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے
پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ فاطمہ علیہا السلام کنیت رکھتی تھین ام
ابیہا کی یعنے مان اپنے باپ کی اوسی کتاب مین ہی ابو ہاشم العسکری
سئلت صاحب العسکر لما سمیت فاطمۃ الزہراء فقال کان
وجہہا یزہر لامیر المؤمنین من اول النہار کالشمس الضاحیۃ

وعند الزوال كالقمر المنير وعند غروب الشمس كالكوكب الدری یعنی ابو ہاشم نے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام سے سوال کیا کہ جناب فاطمہ کا نام زہرا کیون رکھا گیا فرمایا کہ حضرت کا روے انور روشن ہوتا تھا امیر المؤمنین ؑ کے لیے صبح سے مثل آفتاب تابان کے اور وقت زوال مثل ماہتاب روشن کے اور وقت غروب شمس مثل ستارۂ روشن کے اوسی کتاب مین ہے الحسن بن یزید قال قلت لابی عبد الله علیه السلام لم سمیت فاطمة الزهراء قال لان لها فی الجنة قبة من یاقوتة حمراء ارتفاعها فی الهواء مسیرة سنة معلقة بقدرة الجبار لا علاقة لها من فوقها فتمسکها ولا دعامة لها من تحتها فتلزمها لها مائة الف باب علی کل باب الف من الملائکة یراها اهل الجنة کما یری احدکم الکوکب الدری الزاهر فی افق السماء فیقولون هذه الزهراء لفاطمة حسن بن یزید نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جناب فاطمہ کا نام زہرا کیون رکھا گیا فرمایا اسلیے کہ بہشت مین اون معظمہ کے لیے ایک قبہ ہے یاقوت سرخ کا اور بلندی اوس قبہ کی ایک سال کا راستہ ہے وہ قبہ معلق ہے قدرت خدا سے نہ اوپر اوسکے کوئی لگاؤ ہے کہ اوسکے تئین پکڑے رہے اور نہ نیچے اوسکے کھنبا ہے کہ ٹھہرے اوسپر سو ہزار دروازہ اوسکے ہین ہر ایک دروازے پر ہزار ملائکہ ہین اہل جنت اوس قبہ کو اسطرح دیکھتے ہین جسطرح تم ستارۂ روشن آسمان مین دیکھتے ہو پس کہتے ہین کہ یہ زہرا یعنے نورانی جناب فاطمہ ؑ کے لیے ہے اوسی کتاب مین ہے روی ان علیاً استقرض من یهودی شعیرا فاسترهنه شیئاً فدفع الیه ملاءة فاطمة ؑ و هنا

وكانت من الصوف فادخلها اليهودى الى دارہ ووضعها فى بيت
فلما كانت الليلة دخلت زوجته البيت الذى فيه الملاءة بشغل
فرأت نورا ساطعا فى البيت اضاء به كله فانصرفت الى زوجها
فاخبرته بانها رأت فى ذلك البيت ضوءا عظيما فتعجب اليهودى
زوجها وقد نسى ان فى بيته ملاءة فاطمة فنهض مسرعا ودخل
البيت فاذا ضياء الملاءة ينتشر شعاعها كانه يشتعل من بدر منير
يلمع من قريب فتعجب من ذلك فانظم النظر فى موضع الملاءة فعلم ان
ذلك النور من ملاءة فاطمة فخرج اليهودى يعدو الى اقربائه فاجتمع
ثمانون من اليهود فرأوا ذلك فاسلموا كلهم مروی ہے کہ جناب امیر المومنینؑ
نے ایک یہودی سے جو قرض لینا چاہا اوسنے کوئی چیز رہن کے لیے طلب کی پس
حضرت نے چادر جناب سیدہؑ کی دیدی اور وہ چادر صوف کی تھی پس وہ
یہودی اپنے گھر اوسکو لیگیا اور ایک مکان مین رکھدیا پس جبکہ رات ہوئی
اوسکی زوجہ اوس گھر مین جسمین چادر جناب سیدہؑ کی تھی گئی کسی ضرورت سے
پس نور ساطع دیکھا کہ تمام گھر کو اوسنے روشن کر دیا تھا پس پھری طرف اپنے
شوہر کے اور اوسے خبر کی کہ اوسنے اوس گھر مین شدید روشنی دیکھی ہے پس
اوسکا شوہر نہایت متعجب ہوا اور بھول گیا کہ اوسکے گھر مین چادر جناب سیدہؑ
ہے پس جلدی سے اوس گھر مین گیا تو دیکھا کہ شعاع اوس چادر کی ایسی پھیلی
ہے کہ گویا بدر منیر سے مشتعل ہے چمک رہی ہے قریب سے پس نہایت متعجب ہوا
اور نظر کرہ اوسکے چادر کو دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ نور چادر جناب فاطمہؑ کا ہے
پس یہ دیکھکر وہ اپنے اعزہ کے پاس گیا پس اسی یہودی اور جمع ہوے

احادیث بہت ایسی ہیں جو اسس فصل میں درج کی مناسبت رکھتی ہیں مگر چونکہ مقصود
اختصار ہی لہذا ترک کیا اور بتقریب استدلال ان احادیث میں وہی ہے جو
بکرات ومرات مذکور ہوئی **فصل** وہم رفعت شان جناب سیدہ بروز قیامت
انبیاء پر اور شفاعت کرنا حضرت کا کتاب بحار الانوار جلد عاشر باب مناقب
وفضائل جناب سیدہ میں ہے عن ابی عبد اللہ جعفر ابن محمدؐ قال قال
جابر لابی جعفر جعلت فداک یا ابن رسول اللہ حدثنی بحدیث فی
فضل جدتک فاطمہؑ اذا انا حدثت بہ الشیعۃ فرحوا بذلک قال
ابو جعفر حدثنی ابی عن جدی عن رسول اللہ قال اذا کان یوم القیامۃ
الی ان قال ثم ینادی المنادی وھو جبرئیل این فاطمۃ بنت محمدؐ
این خدیجۃ بنت خویلد این مریم بنت عمران این اسیۃ بنت مزاحم
این ام کلثوم ام یحیی بن زکریا فیقمن فیقول اللہ تعالے یا اھل الجمع
لمن الکرم الیوم فیقول محمدؐ وعلیؑ والحسن والحسین للہ الواحد القھار
فیقول اللہ تعالے یا اھل الجمع انی قد جعلت الکرم لمحمدؐ وعلیؑ
والحسن والحسین وفاطمۃ یا اھل الجمع طاطأوا الرؤس وغضوا
الابصار فان ھذہ فاطمۃ تسیر الی الجنۃ فیاتیھا جبرئیلؑ
بناقۃ من نوق الجنۃ مدبجۃ الجنبین خطامھا من اللؤلؤ الرطب
المحقق الرطب علیھا رحل من المرجان فتناخ بین یدیھا فترکبھا
فیبعث الیھا مائۃ الف ملک فیصیرون علی یمینھا ویبعث
الیھا مائۃ الف ملک فیصیرون علی یسارھا ویبعث الیھا
مائۃ الف ملک یحملونھا علی اجنحتھم حتی یصیرونھا علی باب

حبیبی ما التفاتك وقد امرت بك الی جنتی فتقول یا رب احببت ان یعرف قدری فی مثل هذا الیوم فیقول الله یا بنت حبیبی ارجعی فانظری من کان فی قلبه حب لك او لاحد من ذریتك خذی بیده فادخلیه الجنة قال ابو جعفر والله یا جابر انها ذلك الیوم لتلتقط شیعتها و محبیها کما یلتقط الطیر الحب الجید من الحب الردی فاذا صار شیعتها معها عند باب الجنة یلقی الله فی قلوبهم ان یلتفتوا فیقول الله یا احبائی ما التفاتکم وقد شفعت فیکم فاطمة بنت حبیبی فیقولون یا رب احببنا ان یعرف قدرنا فی مثل هذا الیوم فیقول الله یا احبائی ارجعوا وانظروا من احبکم لحب فاطمة انظروا من اطعمکم لحب فاطمة انظروا من کساکم لحب فاطمة انظروا من سقاکم شربة فی حب فاطمة انظروا من رد عنکم غیبة فی حب فاطمة خذوا بیده وادخلوه الجنة قال ابو جعفر والله لا یبقی فی الناس الا شاك او کافر او منافق فاذا صاروا بین الطبقات نادوا کما قال الله تعالی فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم فیقولون فلو ان لنا کرة فنکون من المؤمنین قال ابو جعفر هیهات هیهات منعوا ما طلبوا ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه وانهم لکاذبون جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جابر نے خدمت جناب امام محمد باقر علیہ السلام میں عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ میری جان آپ پرسے فدا ہو مجھے خبر دیجیے ایک ایسی حدیث کی اپنی جدہ ماجدہ فاطمہ زہرا کی فضیلت میں کہ جبوقت میں شیعوں سے

میرے باپ نے میرے جد نامدار سے اور اونحضرت نے جناب رسول خدا ﷺ سے کہ
فرمایا حضرت نے کہ جب قیامت ہوگی تا اینکہ فرمایا کہ پھر ندا کریگا منادی اور
وہ جبرئیلؑ ہین کہ کہان ہین فاطمہ بنت محمدؐ کہان ہین خدیجہ بنت خویلد کہان ہین
مریم بنت عمران کہان ہین آسیہ بنت مزاحم کہان ہین ام کلثوم مادر یحیے بن زکریا
پس کھڑی ہونگی یہ سب بیبیان پس خداے عزوجل فرمائیگا کہ اے اہل مجمع
کسکے لیے کل بزرگی ہی آجکے دن پس عرض کرینگے محمدؐ و علی و حسن و حسین صلے اللہ
علیہم کہ واسطے خداے واحد قہار کے پس خداے تعالے فرمائیگا کہ اے اہل مجمع
مین نے گردانا کل بزرگی کو واسطے محمدؐ و علی و حسن و حسین و فاطمہؑ کے اے اہل مجمع اپنے
سرونکو جھکالو اور اپنی آنکھون کو بند کرلو کہ فاطمہؑ جنت کیطرف جائینگی
پس جبرئیلؑ ایک ناقہ ناقہاے جنت سے لائینگے کہ پہلو اوسکے مزین ہونگے مہار
اوسکی گوہر آبدار و روشن کی ہوگی اوپر اوسکے ایک کجاوہ ہوگا مرجان کا
پس بٹھایا جائیگا وہ ناقہ سامنے جناب فاطمہؑ کے پس سوار ہونگی حضرت اوسپر
پس بھیجے جائینگے پاس اون معظمہ کے لاکھ ملائکہ کہ وہ سب داہنی طرف
حضرت کے کھڑے ہونگے اور پھر لاکھ ملائکہ بھیجے جائینگے کہ وہ سب بائین طرف
کھڑے ہونگے اور پھر لاکھ ملائکہ بھیجے جائینگے کہ اوٹھائینگے اون معظمہ کو اپنے
پرونپر تا اینکہ پہونچائینگے دروازہ جنت پر پس جبکہ حضرت قریب در پہونچین گی
تو ملتفت ہونگی تو خداے تعالے فرمائیگا کہ اے بیٹی میرے حبیب کی یہ کیسا التفات
تیرا ہے مین نے تو تجھے جنت مین جانیکا حکم کیا ہی پس عرض کرینگی وہ معظمہ کہ
مجھے خوش آیا کہ مثل آجکے دن کے میری منزلت پہچانی جائے پس خدائے تعالے
فرمائیگا کہ اے بیٹی میرے حبیب کی پھر جا اور دیکھ جسکے قلب مین تیری محبت ہو
یا کسی اولاد کی تیری [illegible]

امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ واللہ اے جابر اوس روز چُن لینگی اپنے
شیعون اور محب کو وہ معظمہ اسطرح جیسے طائر دانۂ عمدہ کو دانۂ ردی سے
چن لیتا ہی پس جبکہ شیعہ اون معظمہ کے ساتھ اونحضرت کے قریب دروازۂ
جنت کے پہونچین گے خداوند عالم اونکے قلوب مین القا کریگا کہ التفات کرین
پس جب ملتفت ہونگے خداوند عالم فرمائیگا کہ اے دوستو میرے کیسا
یہ التفات تمھارا ہے تمھاری شفاعت تو فاطمہ بنت رسول خدا نے کی ہے
پس وہ سب عرض کرینگے کہ خداوندا ہم سب کو خوش آیا کہ مثل آجکے دن کے
ہماری بزرگی پہچانی جائے پس خداوند عالم فرمائیگا کہ اے دوستو میرے پہر جاؤ
اور دیکھو اوسے جسنے محبت فاطمہ مین تمسے محبت کی ہی دیکھو اوسے جسنے تم کو
محبت فاطمۂ مین کھانا کھلایا ہی دیکھو اوسے جسنے تمھین حب فاطمہ مین ایک جرعۂ
پانی پلایا ہے دیکھو اوسے جسنے تمسے بسبب حب فاطمہ کے رد غیبت کی ہے پکڑو ہاتھ
اوسکا اور داخل جنت کرو فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ واللہ
نہ باقی رہیگا آدمیون مین کوئی مگر شاک یا کافر یا منافق پس جبکہ طبقات جہنم مین
پہونچین گے ندا کرینگے جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے فَمَا لَنَا اِلٰی اٰخرہٖ یعنے
ہمارا کوئی شفاعت کرنے والا نہین ہے اور نہ کوئی دوست قرابتی ہے پس
کہین گے کہ اگر ہم پہر خلق کیے جائین تو ہون مومنین سے فرمایا امام علیہ السلام نے
کہ افسوس افسوس باز رکھے گئے ہین جسے طلب کرتے ہین اور اگر پھیرے جائین
تو پہر وہی کرین جسکی ممانعت ہوئی ہے بتحقیق کہ وہ سب جھوٹے ہین اقول
قول حضرت کا بزبان خدا انی قد جعلت الکرم لمحمد وعلی والحسن
والحسین وفاطمۃ یعنے مین نے کل بزرگی کو گردانا واسطے محمد وعلی وحسن وحسین

تو اعتراض لازم آتا ہے کہ کیا انھین حضرات کو بزرگی خدا نے عطا کی اور کسی
نبی یا وصی کو نہین عطا کی ہان انکی سی بزرگی کسی کو نہین عطا فرمائی اور ان
حضرات کو جمیع مدارج علو و کرم مین سب پر مرتفع کیا چنانچہ حملۂ ماقبل میرے اس
قول کی تصدیق کرتا ہے یا اہل الجمع لمن الکس الیوم فیقول محمد و علے
والحسن والحسین للہ الواحد القہار یعنے اے اہل مجمع کسکے لیے کل بزرگی
ہے آجکے دن تو محمد و علی و حسن و حسین علیہم السلام عرض کرینگے کہ خدا کے لیے
پس معلوم ہوا کہ بعد خدا جو بزرگی ان حضرات کو ہے وہ کسی کو بھی نہین ہے پس
جناب سیدۂ کی فضیلت بھی اس حدیث کی رو سے انبیا علیہم السلام پر ہوگی
روحی و روح العالمین لہا الفدا کتاب علل الشرائع مین ہے اور معلم
الزلفے صفحہ ۱۷۵ مین کتاب کشف الغمہ سے نقل کیا ہے اور عبارت اول کی ہے
عن محمد بن مسلم الثقفی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول
لفاطمۃ وقفۃ علے باب جہنم فاذا کان یوم القیامۃ کتب بین
عینی کل رجل مومن او کافر فیومر بمحب قد کثرت ذنوبہ الی
النار فتقرأ فاطمۃ علیہا السلام بین عینیہ محبا فتقول الٰھی
وسیدی سمیتنی فاطمۃ وفطمت بی من تولانی وتولی ذریتی
من النار و وعدک الحق وانت لا تخلف المیعاد فیقول اللہ
عزوجل صدقت یا فاطمۃ انی سمیتک فاطمۃ وفطمت بک
من احبک وتولاک واحب ذریتک وتولاھم من النار و وعدی
الحق وانا لا اخلف المیعاد وانما امرت بعبدی ھذا الی النار
لتشفعی فیہ فاشفعک فلیتبین لملائکتی وانبیائی و رسلی

بین عینیه مؤمنا فخذ بیدہ وادخلیہ الجنۃ محمد بن مسلم ثقفی سے
منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے تھے کہ جناب سیدہؑ
در جہنم پر کھڑی ہونگی پس جب قیامت ہوگی لکھا جائیگا پیشانی پر ہر مرد کے مؤمن
یا کافر پس ایک محب کو بسبب بہت ہونے اوسکے گناہ کے جہنم کیطرف حکم
کیا جائیگا پس پڑھینگی جناب سیدہؑ کہ اوسکی پیشانی پر محب لکھا ہوگا
پس عرض کرینگی کہ خداوندا اور اے سید میرے تونے میرا نام فاطمہ رکھا ہے
اور باز رکھا ہے تونے میری وجہ سے اوس شخص کو جو دوست رکھے مجھے اور دوست
رکھے میری ذریت کو جہنم سے اور وعدہ تیرا حق ہے اور تو خلاف وعدگی نہین کرتا
پس فرمائیگا خدائے تعالےٰ کہ سچ کہا تونے اے فاطمہ مین نے تیرا نام فاطمہ رکھا ہے
اور مین نے تیری وجہ سے اوس شخص کو جو تجھے اور تیری ذریت کو دوست رکھے
جہنم سے قطع کیا ہے اور وعدہ میرا حق ہے اور مین خلاف وعدگی نہین کرتا اور
جز این نیست کہ مین نے حکم کیا اس اپنے بندیکو طرف جہنم کے تاکہ تو اوسکی
شفاعت کرے اور مین شفاعت قبول کرون پس ظاہر ہوجاے میرے
ملائکہ اور انبیاء و رسل کو میرے مرتبہ اور بزرگی تیری میرے نزدیک پس جسکی
پیشانی پر مؤمن لکھا ہوا ہو اوسکا ہاتھ پکڑکے داخل جنت کر کتاب صحیفۃ
الرضا و عیون اخبار الرضا مین ہے قال رسول اللہ تحشر ابنتی فاطمۃ
وعلیھا حلۃ الکرامۃ قد عجنت بماء الحیوان فینظر الیھا
الخلائق فیتعجبون منھا ثم تکسے ایضا من حلل الجنۃ الف حلۃ
مکتوب علی کل حلۃ بخط اخضر ادخلوا بنت محمد الجنۃ علی
احسن الصورۃ واحسن الکرامۃ واحسن منظر فتزف الی

فرمایا جناب رسول خدا نے کہ محشور ہوگی بیٹی میری فاطمہ درحالیکہ حلۂ کرامت پہنے
ہوگی بتحقیق کہ وہ حلہ دھویا ہوا ہوگا آب حیات سے پس خلائق اوسکو
دیکھکر متعجب ہوگی پھر پہنائے جائینگے ہزار حلے حلہ ہائے جنت سے ہر ایک حلہ پر
بخط سبز لکھا ہوگا کہ داخل کرو بنت محمدؐ کو جنت مین اچھی طرح بزرگی کے
ساتھ اور بخوبی نگاہبانی سے پس اسطرح جناب سیدۂ جنت کیطرف
پہونچائی جائینگی جیسے عروس اپنے شوہر کے پاس پہونچائی جاتی ہے اور ستر
ہزار کنیزین خدمت کے لیے ہونگی اعلام بعد نقل حدیث مولانا مجلسی بحار
مین لکھتے ہین قول حضرت کا عجنت بعض نسخون مین بار موحدہ سے ہے بناء
مفعول بر باب تفعیل سے یعنے گردانا گیا عجب بسبب دھونے کے آب حیات سے
اور بعض نسخون مین نون سے کنایہ ہے اوسے دھونے سے یا اس حیثیت سے
ہے کہ جو اوسے پیے گا کبھی نہ مریگا کتاب تفسیر علی بن ابراہیم تحت
سورۂ آل عمران ہے اور معالم الزلفے صفحہ ۱۷۱ مین اسی کتاب سے نقل
کیا ہے عن ابی بصیر عن ابی عبد اللهؑ قال اذا کان یوم القیامة
دعی محمدؐ فیکسی حلة وردية ثم يقام عن يمين العرش ثم يدعى
بابراهيم فيكسى حلة بيضاء فيقام عن يسار العرش ثم يدعى بامير
المؤمنين فيكسى حلة وردية فيقام عن يمين النبي ثم يدعى
باسمعيل فيكسى حلة بيضاء فيقام عن يسار ابراهيم ثم يدعى
بالحسن فيكسى حلة وردية فيقام عن يمين امير المؤمنين
ثم يدعى بالحسين فيكسى حلة وردية فيقام عن يمين الحسن
ثم يدعى بالائمة فيكسون حللا وردية ثم يقوم كل واحد عن

بفاطمة ونسائها من ذريتها وشيعتها فيدخلون الجنة
بغير حساب الحديث ابو بصیر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر
صادق علیہ السلام نے کہ جب قیامت ہوگی تو جناب رسالت مآبؐ طلب
کیے جائینگے اور جامۂ گلابی پہنائے جائینگے پھر کھڑے کیے جائینگے داہنے طرف
عرش کے پھر ابراہیمؑ طلب کیے جائینگے اور جامہ سفید پہنائے جائینگے پھر
کھڑے کیے جائینگے بائین طرف عرش کے پھر امیر المومنینؑ طلب کیے جائینگے اور
جامۂ گلابی پہنائے جائینگے اور داہنی طرف جناب رسولخدا کے کھڑے کیے
جائینگے پھر اسماعیلؑ طلب کیے جائینگے اور جامہ سفید پہنائے جائینگے پھر کھڑے
کیے جائینگے بائین طرف ابراہیمؑ کے پھر امام حسن علیہ السلام طلب کیے جائینگے
اور پہنائے جائینگے جامۂ گلابی اور کھڑے کیے جائینگے داہنی طرف امیر المومنینؑ کے
پھر امام حسینؑ طلب کیے جائینگے اور جامۂ گلابی پہنائے جائینگے اور داہنی طرف
امام حسن علیہ السلام کے کھڑے کیے جائینگے پھر ائمہؑ طلب کیے جائینگے پس
جامہ ہاے گلابی پہنائے جائینگے پھر کھڑا ہوگا ہر ایک اپنے صاحب کے داہنی
طرف پھر شیعہ طلب کیے جائینگے اور کھڑے ہونگے سامنے ان حضرات کے
پھر جناب فاطمہؑ طلب کی جائینگی اور وہ عورتین جو حضرت کی ذریت مین
اور شیعون مین ہین طلب کی جائینگی پھر سب بغیر حساب داخل جنت
ہونگے کتاب بحار الانوار جلد عاشر مین ہے عن ابی جعفر محمدؐ
بن علی الباقر قال سمعت جابر بن عبد الله الانصاری
یقول قال رسول الله صلعم اذا کان یوم القیامة تقبل ابنتی فاطمة
علی ناقة من نوق الجنة مدبجة الجنبین خطامها من لؤلؤ
[illegible]

عيناها ياقوتتان حمراوان عليها قبة من نور يرى ظاهرها
من باطنها وباطنها من ظاهرها داخلها عفو الله وخارجها
رحمة الله على راسها تاج من نور التاج سبعون ركنا كل
ركن مرصع بالدر والياقوت يضيئ كما يضيئ الكوكب الدري
في افق السماء وعن يمينها سبعون الف ملك وعن شمالها
سبعون الف ملك وجبرئيل اخذ بخطام الناقة ينادي
باعلى صوته غضوا ابصاركم حتى تجوز فاطمة بنت محمد فلا يبقى
يومئذ نبي ولا رسول ولا صديق ولا شهيد الا غضوا ابصارهم
حتى تجوز فاطمة فتسير حتى تحاذي عرش ربها فتزج بنفسها عن
ناقتها وتقول الهي وسيدي احكم بيني وبين من ظلمني اللهم
احكم بيني وبين من قتل ولدي فاذا النداء من قبل الله
جل جلاله يا حبيبتي وابنة حبيبي سليني تعطي واشفعي تشفعي
فوعزتي وجلالي لاجازني ظلم ظالم فتقول الهي وسيدي
ذريتي وشيعتي وشيعة ذريتي ومحبي ذريتي فاذا النداء
من قبل الله جل جلاله اين ذرية فاطمة وشيعتها ومحبوها
ومحبو ذريتها فيقبلون وقد احاط بهم ملائكة الرحمة
فتقدمهم فاطمة حتى تدخلهم الجنة جناب امام محمد باقر علیہ السلام
نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا
نے کہ جب روز قیامت ہوگا آویگی بیٹی میری فاطمہ ایک ناقہ پر ناقہائے
جنت سے کہ پہلو اوسکے مزین ہونگے مہار اوس ناقہ کی در آبدار کی ہوگی ہاتھ پانون

اوسکی یا قوت سرخ کی ہونگی اوپر اوسکے ایک قبہ نور کا ہوگا کہ باطن اوسکا
اوسکے ظاہر سے اور ظاہر باطن سے نمایاں ہوگا داخل اوسکا عفو خدا ہوگا
اور خارج اوسکا رحمت خدا ہوگی سر پر جناب سیدہ کے ایک تاج ہوگا نور کا
اور اوس تاج مین ستر رکن ہونگے ہر ایک رکن مرصع ہوگا درو یاقوت سے
چمکتا ہوگا جسطرح چمکتا ہے ستارۂ روشن درمیان آسمان کے داہنی طرف
حضرت کے ستر ہزار فرشتے ہونگے اور بائین طرف ستر ہزار فرشتے ہونگے اور
جبرئیل مہار ناقہ کی پکڑے ہوئے باواز بلند ندا کرتے ہونگے کہ اپنی آنکھونکو بند کرلو
تا اینکہ گذر جائین جناب فاطمہ بنت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ پس نہ باقی
رہیگا اوس دن کوئی نبی اور نہ کوئی رسول اور نہ کوئی صدیق اور نہ کوئی شہید
مگر اپنی آنکھونکو بند کریگا تا اینکہ جناب سیدہ گذر جائینگی پس جبکہ مقابل
عرش ہونگی پس گرا دینگی اپنے تئین ناقہ سے اور عرض کرینگی کہ بار الہا واے
سید میرے حکم کر درمیان میرے اور میرے ظالم کے خداوندا حکم کر درمیان میرے
اور درمیان اوس شخص کے جسنے میری اولاد کو قتل کیا ہے پس ندا آویگی
جانب خداے تعالے سے کہ اے حبیبہ میری اور اے بیٹی میرے حبیب کی سوال کر
مجھسے مین تجھے عطا کرونگا اور شفاعت کر مجھسے مین شفاعت قبول کرونگا پس
قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ نہ تجاوز کریگا مجھ سے ظلم کسی ظالم کا پس
عرض کرینگی جناب سیدہ کہ خداوندا اور اے سید میرے بخش دے میری
ذریت اور شیعونکو اور بخش دے میری ذریت کے شیعونکو پس ندا آوے گی
خدا کیجانب سے کہ کہان ہین ذریت فاطمہ کے اور شیعہ اوسکے اور محب اوسکے
اور اوسکی ذریت کے پس آوینگے وہ سب کہ احاطہ کیے ہونگے ملائکہ رحمت

کرینگی علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین قول حضرت کا داخل ہونگا عفو خدا
ہوگا یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ قبہ شامل ہوگا ساتھ عفو خدا کے اور اوسکی رحمت
کے اور تشریف لائینگی جناب سیدہ طرف قیامت کے درحالیکہ شفاعت
خواہ ہونگی واسطے عباد کے ساتھ اون معظمہ کے عفو و رحمت خدا عباد کیلیے ہوگی
کتاب معالم الزلفی مین اور کتاب بحار الانوار جلد سابع صفحہ ۴۵ مین ہے
عن ابی ذر رحمہ اللہ قال رایت سلمان وبلالا یقبلان الی
النبیّ اذ انکب سلمان علے قدم رسول اللہ یقبّلہا فزجرہ النبیّ
عن ذلک ثم قال لہ یا سلمان لا تصنع بی ما تصنع الاعاجم بملوکہا
انا عبد من عبید اللہ اکل کما یاکل العبد واقعد کما یقعد العبد
فقال سلمان یا مولای سئلتک باللہ الا اخبرتنی بفضل
فاطمۃ یوم القیامۃ قال فاقبل النبیّ علیہ ضاحکا مستبشرا
ثم قال والذی نفسی بیدہ انہا الجاریۃ التی تجوز فی عرصۃ
القیامۃ علے ناقۃ راسہا من خشیۃ اللہ وعیناہا من نور اللہ
وذنبہا من قدس اللہ وقوائمہا من مجد اللہ ان مشت سبحت
وان رغت قدست علیہا ہودج من نور فیہ جاریۃ انسیۃ
حوریۃ عزیزۃ جمعت فخلقت وصنعت ومثلت من ثلثۃ
اصناف فاولہا مسک اذفر واوسطہا من العنبر الاشہب
واخرہا من الزعفران الاحمر عجنت بماء الحیوان لو تفلت تفلۃ
فی سبعۃ ابحر مالحۃ لعذبت ولو اخرجت ظفر خنصرہا
الی دار الدنیا یغشی الشمس والقمر جبرئیل عن یمینہا ومیکائیل
[illegible]

ویحفظها فیجوزون فی عرصة القیامة فاذا النداء من قبل الله
جل جلالہ معاشر الخلائق غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم
هذه فاطمة بنت نبیکم زوجة علی امامکم ام الحسن والحسین
فتجوز الصراط وعلیها ریطتان بیضاوان فاذا دخلت الجنة
ونظرت الی ما اعد الله لها من الکرامة قرأت بسم الله الرحمن
الرحیم الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور
شکور الذی احلنا دار المقامة من فضله لا یمسنا فیها نصب
ولا یمسنا فیها لغوب قال فیوحی الله عز وجل یا فاطمة سلینی
اعطک وتمنی علی ارضک فتقول الٰهی انت المنی وفوق المنی
اسألک ان لا تعذب محبتی ومحبی عترتی بالنار فیوحی الله الیها
یا فاطمة وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لقد الیت علی نفسی
من قبل ان اخلق السمٰوات والارض بالفی عام ان لا اعذب
محبیک ومحبی عترتک بالنار ابوذر رض سے منقول ہی کہا اونھون نے کہ دیکھا
مین نے سلمان رض و بلال کو کہ متوجہ ہین طرف جناب رسالتماب صلعم کے
کہ دفعۃً سلمان قدم جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر گر پڑے اور چومنے
لگے قدم مبارک حضرت کا پس منع کیا حضرت نے اور فرمایا کہ اے سلمان
نکر میرے ساتھ جیسا کہ اہل عجم اپنے بادشاہونکے ساتھ کرتے ہین مین ایک بندہ
ہون بندگان خدا سے کھاتا ہون جسطرح بندہ کھاتا ہے اور بیٹھتا ہون جسطرح
بندہ بیٹھتا ہے پس عرض کیا حضرت سلمان نے کہ اے مولا میرے سوال
کیا مین نے کہ آپ خبر دین مجھے فضل فاطمہ علیہا السلام کی قیامت کے دن

کی قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ وہ وہ کنیز ہے
کہ گذریگی میدان قیامت مین ایک ناقہ پر کہ سر اوسکا خوف خدا کا ہوگا اور
آنکھین اوسکی نور خدا کی ہونگی اور دم اوسکی قدسس خدا کی ہوگی اور ہاتھ پیر
اوسکے بزرگی خدا کے ہونگے اگر چلے گا تو تسبیح کریگا اور اگر بولے گا تو تقدیس کریگا
اوپر اوسکے ایک ہودج نور کا ہوگا اوسمین ایک کنیز مظہر انسان کی خلقت
مین ہوگی کہ اجزا اوسکے جمع کیئے گیئے پس خلق کیے گئے اور بنائے گئے اور تین قسمون سے
ہنل کی گئی ہوگی پس اول اوسکا مسک خوشبودار کا ہوگا اور اوسط اوسکا
عنبر سفید کا ہوگا اور آخر اوسکا زعفران سُرخ کا ہوگا خمیر کی گئی ہوگی آب
حیات سے اگر تھوکے ایک مرتبہ سات کھاری دریائے زمین تو میٹھا ہو جائے
اور اگر نکالے ناخون اپنی خنصر کا طرف دار دنیا کے تو خیرہ کر دے آفتاب
و ماہتاب کو جبرئیل داہنی طرف اوسکے ہونگے اور میکائیل بائین طرف اوسکے
ہونگے اور علی پیش نظر ہونگے اور حسن اور حسین سامنے اوسکے ہونگے اور خدا وند عالم
نگہبانی اور حفاظت اوسکی کریگا پس سب گذرینگے میدان قیامت مین لیس دفعۃً
ندا جانب خدا سے آویگی کہ اے گروہ خلائق آنکھین اپنی بند کرلو اور سرونکو
اپنے جھکا لو کہ یہ فاطمہ تمہارے نبی کی بیٹی ہے زوجہ تمہارے امام علی کی ہے مان ہے
حسن و حسین کی پس گذر جائینگی صراط سے اور اوپر اوسکے دو چادرین سفید ہونگی
پس جبکہ داخل ہونگی جنت مین اور دیکھے گی اوسے جو بزرگیان خدانے اوسے عطا
فرمائی ہین پڑھیگی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الے آخرہ یعنے جمیع حمد ثابت ہے
واسطے اوس خدا کے جسنے دور کیا ہمسے حزن کو بتحقیق کہ رب ہمارا بخشندہ اور
قبول کنندہ ہے کہ اوتارا ہمکو جاے قیام مین اپنے فضل سے کہ نہ چھوئیگا ہمکو

پس وحی کریگا خدا کہ اے فاطمہ سوال کر مجھسے مین تجھے عطا کرونگا اور امید کر تو مجھپر اپنی بہتری کی پس عرض کریگی کہ خداوندا تو ہی امید ہے اور امید سے بڑھکر ہے سوال کرتی ہون مین تجھسے کہ نہ عذاب کر میرے محب اور میری عترت کے محب کو جہنم سے پس وحی کریگا خدا طرف اوسکے کہ اے فاطمہ قسم ہے مجھے میرے عزت اور جلال کی اور میرے ارتفاع مکان کی کہ لازم کیا ہے مین نے اپنے نفس پر پہلے اسکے کہ خلق کرون آسمان وزمین کو دو ہزار برس کہ نہ عذاب کرونگا مین تیرے محب اور تیری عترت کے محب کو جہنم سے کتاب امالی شیخ طوسی علیہ الرحمہ مین بحدیث طویل جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے مخاطب ہوکر جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے قال انا اول من یدخل الجنة وانت معی تدخلہا والحسن والحسین وفاطمة علیہم السلام الحدیث فرمایا حضرتؐ نے کہ مین اول وہ شخص ہون جو داخل جنت ہوگا اور تو میرے ساتھ داخل جنت ہوگا اور حسن اور حسین اور فاطمہ علیہم السلام قد تم تسوید مؤلفه السید محمد مرتضی الاثنا عشری والحمد للہ اولا واخرا وصلے اللہ علے فاطمة وابیہا وعلے بعلہا وبنیہا ولعن اللہ ائمة ازالتہا وازالتہم عن مراتبہم التی رتبہم اللہ فیہا ط

قد قرّظ علےٰ ذٰلك الكتاب، المملو من الصّواب، خير العلماء الكرام، وفخر الفضلاء الفخام، سيّدى وسندى ومن هو ثقتى ومعتمدى، افضل الاتقياء ممّن بقى استادنا السيد علےٰ نقى لازالت قموراً فاداته لامعة وما دامت بدور افاضاته ساطعة ﷻ

بسم اللهِ الرحمٰن الرّحيم

الحمد لله الّذى فضّل محمّداً وآله، علےٰ جميع اهل النبوّة والرّساله واتم فيهم جوده ونواله واسبغ عليهم منّه وافضاله صلّے الله عليه وعليهم ما طلع غزالة امّا بعد فقد اكتحلت ناظرى بما الّفه السيّد السعيد، الحميد الرّشيد ذو البصر الحديد، والذّهن السّديد، السيد الرّضى المرتضى، قرة عينى السيّد محمّد مرتضى فى تفضيل سيدة النساء فاطمة الزهرأ علےٰ الانبياء، سوى نبينا الباقى شريعته ما بقيت الارض والسّماء فما ورد فى تفضيل الزّهرأ البتول، احاديث كثيرة ماثورة من آل الرّسول، مضمونها مستفيض، ومدلولها لايحتمل النقيض، وذكر فيه من الدّلائل ما يضى بالمطلوب ويكفيه وينفے الوهم ويشفيه واجاب بالطف جواب، عن كلمات المتوقفين فى ذٰلك الباب، فجعل الله سعيه مشكوراً، واجره موفوراً، وزاد فى علمه وعمله وانعم عليه فے تحقيق امله، حرره اقلّ عباد الله عملاً واكثرهم زللاً السيّد علے نقے عفا الله عن سيئاته، بموالیه وساداته

تمام شد بتاريخ ۱۶ - ماه ربيع الثانى سنه ۱۳۰۳ هجرى مطابق ۲۲ - ماه جنورى سنه ۱۸۸۶ ع بمقام لكهنؤ محله فراشخانه وزيرگنج طبع شد